ہمارے
آس پاس کی دنیا

حصّہ ۲

تیسری جماعت

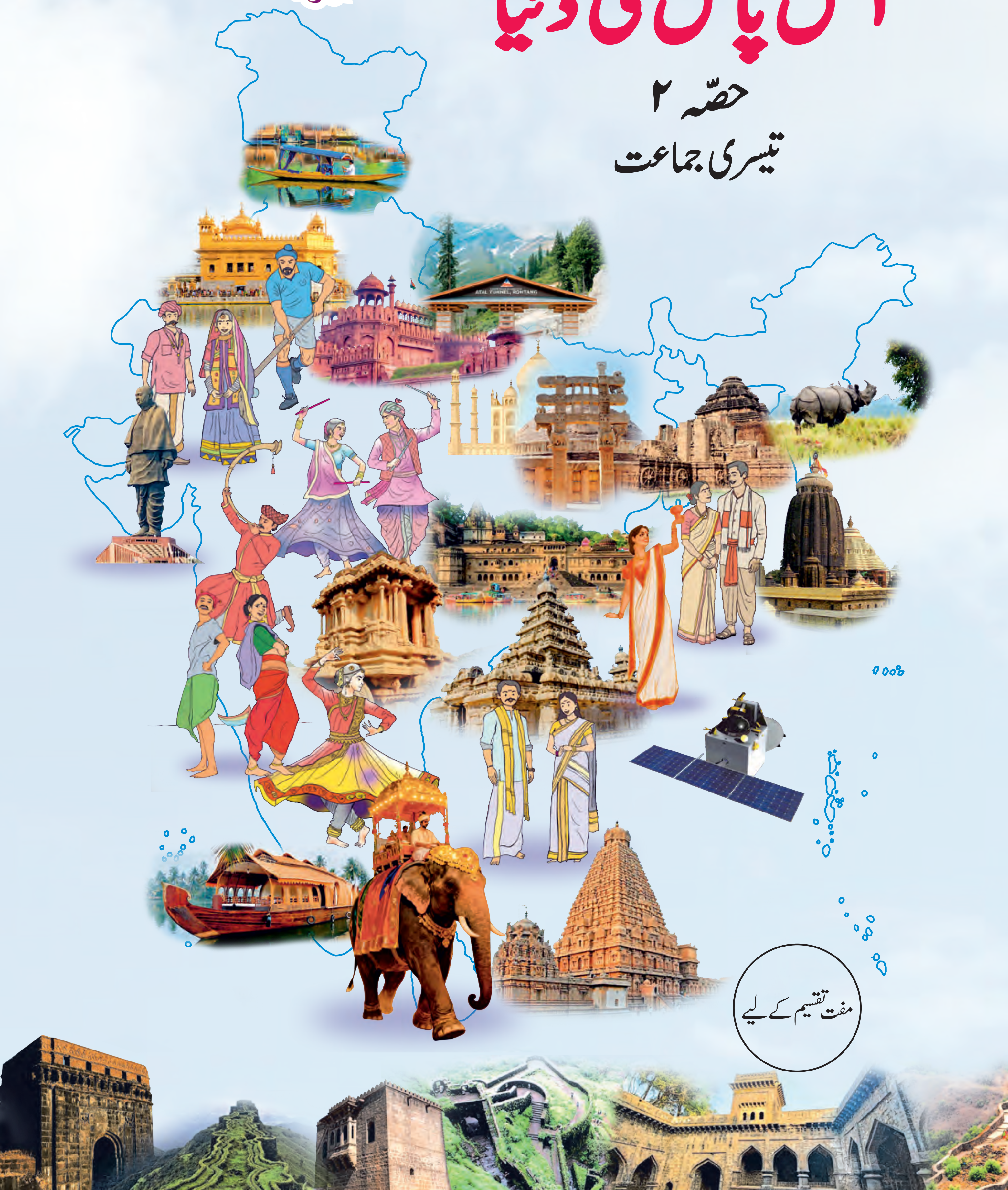

مفت تقسیم کے لیے

Tele MANAS
National Tele Mental Health Programme
14416

(ٹیلی مینٹل ہیلتھ اسسٹنس اینڈ نیٹ ورکنگ اَکراس اسٹیٹس)

Tele MANAS (Tele Mental Health Assistance and Networking Across States)

(14416/1800-89-14416)

قومی ذہنی صحت پروگرام کے تحت 'ٹیلی مانس' مرکزی حکومت کی اسپانسر شُدہ ایک اسکیم' ہے جو ریاست مہاراشٹر میں شروع کی گئی ہے۔ یہ پروگرام اکتوبر 2022 سے جاری ہے۔ ٹیلی مانس کے تحت فون نمبر 1441 کے ذریعے ہفتے کے ساتوں دن، 24 گھنٹے ذہنی صحت سے متعلق جامع خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس پروگرام کے تحت مختلف ذہنی مسائل کے شکار افراد کے لیے ماہرین کے ذریعے مشورے اور علاج سے متعلق معلومات دستیاب ہے۔ ٹیلی مانس ہیلپ لائن پر کی جانے والی کال کے ذریعے دی گئی تمام معلومات مکمل رازداری میں رکھی جاتی ہے۔ والدین، طلبہ اور اساتذہ بلا جھجک اپنے مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں فون پر بات کریں اور اس ہیلپ لائن سے دیگر لوگوں کو بھی فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

منودرپن ہیلپ لائن

منودرپن (844844632) یہ مفت ٹیلی فون خدمات جولائی ۲۰۲۰ء سے وزارتِ تعلیم کی جانب سے نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ میں 'منودرپن سیل' کے ذریعے طلبہ، سرپرستوں اور اساتذہ کو نفسیاتی رہنمائی اور مدد دینے کے لیے ہفتے کے آٹھوں دن صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک فراہم کی جارہی ہیں۔ طلبہ، سرپرست اور اساتذہ ضروری رہنمائی اور مشاورت حاصل کرنے کے لیے اس ہیلپ لائن پر بھی فون کر سکتے ہیں۔

راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونہ کی جانب سے تیار کردہ نصاب اور درسیات کے مطابق یہ درسی کتاب بنائی گئی ہے اور اس کے ذریعے اس کی جانچ کی گئی ہے۔

سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/ (پر۔نمبر۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴، مؤرّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کردہ رابطہ کار کمیٹی کی یکم اپریل ۲۰۲۶ء کو منعقدہ نشست میں اس درسی کتاب کو تعلیمی سال ۲۰۲۶-۲۰۲۷ء سے متعین کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔

ہمارے
آس پاس کی دنیا
حصّہ ۲
تیسری جماعت

سمگر شِکشا

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پُستک نِرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ - ۴۱۱۰۰۴۔

درسی کتاب میں درج Q.R. Code کے ذریعے ڈیجیٹل درسی کتاب، اسی طرح درس و تدریس کے مواد کے لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن : جون ۲۰۲۶ء

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پُستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ - ۴۔
اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

تاریخ کمیٹی

ڈاکٹر گنیش راؤت (صدر)
ڈاکٹر منجیری بھالے راؤ (رکن)
شری باپو صاحب شندے (رکن)
شری وبجناتھ کالے (رکن)
شری سبھاش راٹھوڑ (رکن)
شریمتی اوشا کھوپڑے (رکن)
شری وجے کمار اِنگولے (رکن)
شریمتی پلّوی گھرنیکر (رکن)
شری راج کماررائے (رکن)
شری ناگیش شنگنے (رکن)
شری روندر بھاپکر (رکن)
شری سنتوش تلے کر (رکن)
شری نتن بڑے (رکن)
شری راجن گروڈ (رکن)
شری نلیش پورے (رکن)
شری سنیل میشرام (رکن)
شری ہنومنت جادھو (رکن)
کماری پراجکتا امبولکر (رکن)
شری دتاتریہ چودھری (رکن)
شری اویناش بگاڑے (رکن)
ڈاکٹر سدانند ڈونگرے (رکن)
شری رام داس ٹھاکر (رکن)
شریمتی منیشا سونونے (رکن)
ڈاکٹر سومناتھ روڈے (مدعو)
شری موگل جادھو (مدعو)
شری ارون جادھو
(نصاب رابطہ کار)
شری رامیشور لوٹکے
(نصاب رابطہ کار)
شریمتی ورشا سرودے
(رکن سکریٹری)

شہریت کمیٹی

ڈاکٹر سنجیوت آپٹے (صدر)
پروفیسر راجندر بھوئی وار (رکن)
شری عرفان سیّد (رکن)
شری ناگناتھ ایولے (رکن)
شری وکرم اڈسول (رکن)
شری راجندر ٹیکاڑے (رکن)
شریمتی روہنی گوھانے (رکن)
ڈاکٹر اشوک بانگر (رکن)
شریمتی بھارتی اَوٹی (رکن)
شری شیام کانت رولے (رکن)
شری چاند خان پٹھان (رکن)
شری ناگناتھ وِبھوتے (رکن)
شری آکاش جھاڑے (رکن)
شری ونود اورادی (رکن)
شری شری نواس مورے (رکن)
شریمتی سپرہا اِندو (رکن)
شری انیل راج گرو (رکن)
شری پرمود واگھموڑے
(رکن)
ڈاکٹر پریمل سدھاکر
(مدعو رکن)
ڈاکٹر وِراج مہاجن
(مدعو رکن)
ڈاکٹر اجنکیا گائیکواڑ
(مدعو رکن)
پروفیسر وینا قینچی (رکن)
شریمتی ورشا رانی بھوپلے
(نصاب رابطہ کار)
شریمتی ورشا سرودے
(رکن سکریٹری)

ارکان مرکزی کمیٹی

ڈاکٹر مہیشو رکڑلاوے
شری پرشانت دِویکر
شری موہن شیٹے
شریمتی پرتیما گپتے

معیار جائزہ کار

ڈاکٹر سدانند مورے
(معیار جائزہ کار)
ڈاکٹر نیتا بوکیل
(معیار جائزہ کار)
ایڈوکیٹ شریکانت دلوی
(ماہر قانون)
ڈاکٹر شرمشٹھا اوک
(ماہر CWSN)

مراٹھی مصنّفین: شریمتی اِندرانی چوہان | ڈاکٹر گایتری لیلے

اُردو مترجمین

خان حسنین عاقب
وجاہت عبدالستار
ڈاکٹر ناصرالدین انصار

اُردو کمپوزنگ

آصف نثار سیّد، یسریٰ گرافکس، ۳۰۵، سوموار پیٹھ، پونہ
سرورق : شری دیودت بلکوڑے

رابطہ کار اُردو

جناب خان نوید الحق انعام الحق
انچارج اسپیشل آفیسر برائے اُردو، بال بھارتی، پونہ
جناب ناصر علی یعقوب علی شیخ
انچارج اسسٹنٹ آفیسر برائے اُردو، بال بھارتی، پونہ

پروڈکشن

شریمتی بیتالی شتپ
چیف پروڈکشن آفیسر
شری ششانک کنک ڈلے
پروڈکشن آفیسر

ناشر

شری ہیمنت بابر
انچارج کنٹرولر
پاٹھیہ پستک نرمتی منڈل، پربھادیوی، ممبئی - ۲۵۔

پیپر : 70 جی ایس ایم، کریم واو
پرنٹ آرڈر :
پرنٹر :

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اوراس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :
انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،
اور ان سب میں
اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

بھارت کا آئین

حصہ 4 الف

شہریوں کے بنیادی فرائض

اقتباس 51 الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ -

(الف) آئین پر کاربند رہے اوراس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔
(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔
(ج) بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے۔
(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔
(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔
(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔
(ز) قدرتی ماحول کو محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔
(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے۔
(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔
(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔
(ک) سرپرستوں کو چاہیے کہ چھے سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

راشٹر گیت

جَنَ گَنَ مَنَ - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدَھاتا۔

پَنجاب، سِندُھ، گُجراتَ، مَراٹھا
دراوِڑَ، اُتکَل، بَنگَ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَلَ دِھ تَرَنگ،

تَوَ شُبھ نامے جاگے، تَوَ شُبھ آشِس ماگے،
گاہے تَوَ جَیَہ گاتھا،

جَنَ گَنَ منگل دایَک جَیَہ ہے،
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا وطن ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

مَیں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

مَیں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ ان کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

राज्यगीत

जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।धृ।।

भिती न आम्हा तुझी मुळी ही गडगडणाऱ्या नभा
अस्मानाच्या सुलतानीला जबाब देती जिभा
सह्याद्रीचा सिंह गर्जतो शिव शंभू राजा
दरी दरीतून नाद गुंजला महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।१।।

काळ्या छातीवरी कोरली, अभिमानाची लेणी
पोलादी मनगटे खेळती, खेळ जीवघेणी
दारिद्र्याच्या उन्हात शिजला
निढळाच्या घामाने भिजला
देश गौरवासाठी झिजला
दिल्लीचे ही तख्त राखितो, महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा ।।२।।

پیش لفظ

پیارے طلبہ،

اکیسویں صدی کی پہلی 'قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء' کے مطابق ریاستِ مہاراشٹر کے تیار کردہ نصاب کے تحت، تاریخ اور شہریت مضامین سے متعارف کرانے والی کتاب 'ہمارے آس پاس کی دنیا حصہ ۲' آپ کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے ہمیں بے حد خوشی ہورہی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ ہے جب آپ تیسری جماعت سے اس مضمون کا مطالعہ کررہے ہیں۔ اس مضمون کے مطالعے سے آپ کو اپنے اردگرد اور اطراف کی مختلف چیزوں کی ایک نئے سرے سے پہچان ہوگی۔

اس کتاب کے مواد کا آغاز ہمارے خاندان سے ہوتا ہے۔ آپ رشتے داروں، متعلقین، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ساتھ اپنے پسندیدہ اسکول کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔ آپ اپنے علاقے میں لگنے والے بازاروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ ساتھ ہی اپنی ضرورتوں اور مسائل کو سمجھیں گے۔ پانی کی اہمیت، بچت، علاقے کی مختلف تاریخی عمارتیں، آمد ورفت کی سہولیات اور فطرت کے تحفظ کے بارے میں بھی آپ کو معلومات حاصل ہوگی۔ چونکہ ہم بھارت میں رہتے ہیں اس لیے ہم یہاں کی روایات، تنوع، معاشرے کی عظیم شخصیات اور مصلحینِ قوم کے بارے میں بھی سیکھیں گے۔ آپ یہ سمجھ سکیں گے کہ ہمیں اپنے ملک میں اتحاد کے ساتھ رہنا بہت ضروری ہے۔

نصابی کتاب کے اس مقصد کو تصویری شکل میں ظاہر کرنے والے سرورق پر بھارت کے تنوع کو دکھانے کے لیے بھارت کے نقشے کے خاکے کا استعمال کیا گیا ہے۔

کتاب میں دی ہوئی مختلف سرگرمیاں انجام دیتے وقت آپ کو ایک خوشگوار احساس ہوگا۔ اس کتاب میں بحث ومباحثہ، تحریر، تصویر کا مشاہدہ، تفہیم، دوسروں کی رائے جاننا اور اپنی رائے پیش کرنا جیسی مختلف سرگرمیوں کے ذریعے آپ آسان طریقے سے مضمون کی اہمیت کو پہچان سکیں گے۔ کتاب میں دل کش تصاویر دی ہوئی ہیں۔ تصویروں کے ذریعے بھی مواد کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ کتاب میں ہنستے کھیلتے تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ آپ تمام کا اس نئے مضمون کی دنیا میں بہت بہت خیر مقدم اور تیسری جماعت کے مطالعے کے لیے نیک خواہشات!

کتاب کی ترتیب وتزئین میں اور کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں تاریخ وشہریت کی کمیٹی، مجلسِ ادارت، مصوّر اور مترجمین نے نہایت خلوص اور دلجمعی سے کام کیا ہے۔ ادارہ ان تمام کا تہہ دل سے شکرگزار ہے۔ والدین، طلبہ اور اساتذہ کو اگر کتاب کے مواد کے بارے میں کوئی دشواری محسوس ہو تو وہ پاٹھیہ پستک منڈل کو ضرور مطلع کریں۔

(انورادھا اوک)
ڈائرکٹر
مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و
ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

پونہ۔
تاریخ: ۱۹؍اپریل ۲۰۲۶ء
بھارتی سَور: ویشاکھ ش ۲، شکے ۱۹۴۸، اکشے ترتیہ

اپنے آس پاس کی دنیا حصہ-۲

نمبر شمار	سبق کا نام	نصابی صلاحیت	آموزشی ماحصل	صفحہ نمبر
نصابی ہدف CG-1 : طلبہ کے آس پاس کے قدرتی اور سماجی و ثقافتی ماحول کو تلاش کرنا اور انھیں اس میں مصروف رکھنا۔				
۱۔	ہمارا خاندان	C-1.2: خاندانی اور سماجی باہمی تعلقات (انسان، جانور/ فطرت) اور تہذیب و ثقافت (فنون، تہوار - تقریب) کی وضاحت کرتا ہے۔	• خاندان کی مختلف اقسام اور نوعیت واضح کر کے رشتہ داری بتاتا ہے۔ i) خاندان میں رشتے داری کو واضح کرتا ہے۔ ii) خاندان کی اقسام اور نوعیت واضح کرتا ہے۔	 ۱، ۲، ۳، ۵، ۶ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶
۲۔	خاندانی شجرہ	C-1.5 مقامی وسائل کا استعمال کر کے خود سے چیزیں (شجرہ، لفافے، کاغذی جانور) اپنے گھر یا جماعت کی سجاوٹ کے لیے بناتا ہے۔	• اپنے خاندان کے شجرے کی وضاحت کرتا ہے۔	۷، ۸، ۹، ۱۰
۳۔	میرا اسکول	C-1.4 مقامی اداروں (خاندان، اسکول، بینک، پوسٹ آفس، مارکیٹ اور گرام پنچایت) کے کام مختلف طریقوں (کہانی، تصویروں، چارٹ پر مبنی معلومات، رپورٹ) سے واضح کرتا ہے اور ان کے کردار کا تجزیہ کرتا ہے۔	• مقامی اداروں کے کام بتا کر ان کے کردار کا تجزیہ کرتا ہے۔ i) اسکول کے کاموں کی وضاحت کر کے ان کے کردار کا تجزیہ کرتا ہے۔	۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷
۴۔	بازار	C-1.4 : مقامی اداروں (خاندان، اسکول، بینک، پوسٹ آفس، مارکیٹ اور گرام پنچایت) کے کام مختلف طریقوں (کہانی، تصویروں، چارٹ پر مبنی معلومات، رپورٹ) سے واضح کرتا ہے اور ان کے کردار کا تجزیہ کرتا ہے۔	• بازار (مارکیٹ) کے کاروبار کو واضح کرتے ہوئے اس کے کردار کا تجزیہ کرتا ہے۔	۱۸، ۱، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵
نصابی ہدف CG-6 : مختلف ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کا استعمال آس پاس کے مسائل کے حل تلاش کرنے کے لیے کرنا۔ **CG-4 : سماجی اور قدرتی ماحول کے بارے میں حساسیت پیدا کرنا۔** **نصابی ہدف CG-9 : بھارت کی شاندار تاریخ کی عظیم شخصیات (خاص طور پر مہاراشٹر کے تناظر میں) کے حالات زندگی کے بارے میں دلچسپی پیدا کرنا۔ ملک کی تعمیر میں ان کے تعاون اور سماجی تبدیلی میں ان کے کردار کو واضح کرنا۔**				
۵۔	ہماری ضرورتیں اور مسائل	C-4.3 آس پاس کے ماحول میں موجود قدرتی وسائل کے استعمال کے بارے میں بتاتا ہے۔ C-4.6 مختلف حالات میں لوگوں کی ضروریات کی شناخت کرتا ہے۔ مثلاً: وسائل کی دستیابی کی شرائط، مساوی مواقع، کام کی تقسیم، مسکن وغیرہ۔ C-6.1 انفرادی طور پر یا گروہ میں مخصوص سوالات کرتا ہے۔ C-9.2 ذہانت، ہمت اور دانشمندی سے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے، یہ عظیم شخصیات کی زندگیوں سے سیکھتا ہے۔	• آس پاس کے ماحول میں موجود قدرتی وسائل کے استعمال کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔ • انسانوں کی بنیادی ضرورتوں کی فہرست بنا کر ان کی اہمیت بتاتا ہے۔ • دستیاب وسائل اور مہارت کے مطابق لوگوں میں کام کی تقسیم ہوتی ہے، یہ بتاتا ہے۔ • علاقے کے لوگوں کے مسائل اور ضرورتوں کو مناسب سوالات کے ذریعے سمجھ کر حل تجویز کرتا ہے۔ • معذور افراد کے لیے عوامی مقامات پر موجود سہولیات کی معلومات سوالات کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔ i) علاقے کے لوگوں کی ضرورتیں اور مسائل کی فہرست بنا کر ان کی درجہ بندی کرتا ہے۔ • ذہانت، ہمت اور دانشمندی سے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے، اس کی مثالیں بتاتا ہے۔	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۳، ۳۴ ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶ ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶ ۱۳، ۱۴، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۸۳ ۲۶، ۲۸، ۲۹ ۳۴، ۳۶

۶۔	آب خواندگی	C-9.3 عظیم شخصیات کے کردار سے مساوات، انصاف، تحفظِ ماحول اور آب خواندگی جیسے امور کا سبق لیتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔	• آب خواندگی کے تصور کو سمجھ کر عظیم شخصیات کے ذریعے آب خواندگی کے لیے کیے گئے کاموں کو سمجھتا ہے اور انہیں عمل میں لاتا ہے۔	۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳

نصابی ہدف **CG-4** : سماجی اور قدرتی ماحول کے بارے میں حساسیت پیدا کرنا۔

CG-2 : آس پاس اور اطراف کے باہمی تعلقات کو مشاہدے اور تجربے سے سمجھ کر ’ساری دنیا ایک کنبہ‘ کے تصور کو سمجھنا۔

CG-6 : مختلف ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کا استعمال آس پاس کے مسائل کے حل تلاش کرنے کے لیے کرنا۔

CG-8 : انسانی ارتقا کے مراحل اور ہر مرحلے میں ہونے والی ثقافتی و سماجی تبدیلیوں کا ادراک کرنا۔

۷۔	بھارتی روایات اور ثقافتی رنگارنگی	C-2.2 آس پاس کے قدرتی ماحول اور ثقافتی اثرات کے تعلق (کام کی اقسام، خوراک، تہوار، روایات) کو واضح کرتا ہے۔	• فصلوں کے موسم اور ان سے متعلق آنے والے تہواروں اور جشن کی معلومات بتاتا ہے۔ • آس پاس کے قدرتی ماحول اور ثقافتی روایات کے درمیان باہمی تعلق جوڑتا ہے۔ • علاقے کے ماحولیاتی اجزا کی تفصیل بتاتا ہے۔ • ثقافتی اثرات/روایات کا آس پاس کے ماحول سے باہمی تعلق جوڑتا ہے۔	۴۴، ۴۵، ۵۱ ۴۶، ۴۸ ۴۶، ۴۷، ۴۹
		C-4.2 آس پاس اور اطراف کی ثقافتی رنگارنگی (خوراک، لباس، کھیل، مختلف موسم، کٹائی اور بوائی سے متعلق تہوار) کا مشاہدہ کرکے بیان کرتا ہے۔	• علاقے کے لوگوں کی غذاؤں اور لباس میں پائی جانے والی رنگارنگی کو بتاتا ہے۔ • علاقے کے کھیلوں کی معلومات بیان کرتا ہے۔	
		C-6.2 مشاہدات اور نتائج کو تخلیقی ذرائع (تصویریں، خاکہ، نظم، ڈرامہ، اسکرپٹ، کھیل، زبانی یا تحریری اظہار) کے ذریعے پیش کرتا ہے۔	• روایتی کھیلوں کے مشاہدات اور نتائج کو پیش کرتا ہے۔ • روایتی لوک فنون کے مشاہدات اور نتائج کو پیش کرتا ہے۔	۴۸، ۴۹، ۵۰ ۴۴، ۴۵، ۴۷، ۵۰
		C-8.2 ماضی اور حال کے رسم و رواج، روایات اور ٹکنالوجی میں ہونے والی تبدیلیوں کی معلومات حاصل کرتا ہے اور واضح کرتا ہے۔	• ماضی اور موجودہ دور کے رسم و رواج اور روایات کی معلومات واضح کرتا ہے۔	۴۷، ۴۹، ۵۰، ۵۱
۸۔	نقل وحمل	C-2.3 آس پاس اور اطراف کی تبدیلیوں کا، خاندان اور بزرگوں کی بتائی ہوئی باتوں سے (پیشوں میں تبدیلی، کھانے پینے کی عادات، وسائل، نقل وحمل، تقریبات) تعلق قائم کرتا ہے۔	• روایتی اور جدید نقل وحمل کے ذرائع کے تصور کو واضح کرتا ہے۔ i) نقل وحمل کے تصور کو بتا کر اس کی اقسام واضح کرتا ہے۔ ii) نقل وحمل کے روایتی اور جدید ذرائع بتاتا ہے۔ iii) وقت کے ساتھ نقل وحمل کے ذرائع میں ہونے والی تبدیلیوں کو بتاتا ہے۔	۵۲، ۵۳، ۵۵، ۵۷ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸

نصابی ہدف **CG-9** : بھارت کی شاندار تاریخ کی عظیم شخصیات (خاص طور پر مہاراشٹر کے تناظر میں) کے حالات زندگی کے بارے میں دلچسپی پیدا کرنا۔ ملک کی تعمیر میں ان کے تعاون اور سماجی تبدیلی میں ان کے کردار کو واضح کرنا۔

۹۔	تاریخی عمارتیں	C-9.5 مقامی علاقے کے تاریخی واقعات، قصے، مقامات اور یادگاروں کے بارے میں معلومات جمع کرتا ہے۔	• مقامی علاقے کی تاریخی عمارتوں، مقامات اور یادگاروں کی سیر کرکے، ان سے متعلق تاریخی واقعات اور قصوں کی معلومات جمع کرتا ہے اور انھیں بیان کرتا ہے۔	۵۵، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴

نصابی ہدف CG-9 : بھارت کی شاندار تاریخ کی عظیم شخصیات (خاص طور پر مہاراشٹر کے تناظر میں) کے حالات زندگی کے بارے میں دلچسپی پیدا کرنا۔ ملک کی تعمیر میں ان کے تعاون اور سماجی تبدیلی میں ان کے کردار کو واضح کرنا۔				
۱۰۔	داستان: بہادری اور انقلاب کی	C-9.4 سماجی مساوات، بھائی چارہ اور ہم آہنگی جیسی اقدار قائم کرنے کے لیے سنتوں اور سماجی مصلحین کی کوششوں سے ترغیب حاصل کرتا ہے اور ان اقدار کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔	• سماجی مساوات، بھائی چارہ اور برابری جیسی اقدار کو پروان چڑھانے کی کوشش کرنے والی عظیم شخصیات اور مصلحین کی معلومات بتا کر، ترغیب دینے والے واقعات سے سبق لے کر عمل کرتا ہے۔	۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸
		C-9.6 بھارت کو آزادی دلانے والے عظیم انسانوں اور انقلابیوں کی بہادری کی داستانیں سناتا ہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔	• اپنے علاقے کے عظیم انسانوں، مجاہدینِ آزادی اور انقلابیوں کی بہادری کی داستانیں سنا کر، آزادی کی جدوجہد میں ان کی شرکت کی معلومات دیتا ہے۔	۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸
		C-9.2 ذہانت، ہمت اور دانشمندی کے استعمال کے ذریعے زندگی کے مسائل پر قابو پاتا ہے۔	• عظیم شخصیات کے کردار سے سیکھتا ہے کہ کس طرح ذہانت، ہمت اور دانشمندی کے ذریعے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔	۶۶، ۶۷، ۶۸
		C-9.1 تاریخ کی عظیم شخصیات مثلاً چھترپتی شیواجی مہاراج کی شخصیت کے مختلف متاثر کن واقعات سناتا ہے اور ان کا تجزیہ کرتا ہے۔	• عظیم شخصیات کی زندگی کے متاثر کن واقعات کو بیان کرتا ہے۔	۶۵، ۶۷، ۶۸، ۶۹
۱۱۔	ماحول کا تحفظ: میری ذمہ داری	C-10.5 صفائی مہم، شجرکاری اور دیگر سماجی کاموں میں حصہ لیتا ہے اور اپنی ذمہ داری کو پہچانتا ہے۔	• علاقے کی صفائی مہم میں شامل ہو کر اس کی اہمیت بتاتا ہے۔ • شجرکاری کی مہم میں شامل ہو کر درختوں کے تحفظ کی مہم کو بیان کرتا ہے۔	۷۰، ۷۱، ۷۲ ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵
نصابی ہدف CG-9 : بھارت کی شاندار تاریخ کی عظیم شخصیات (خاص طور پر مہاراشٹر کے تناظر میں) کے حالاتِ زندگی کے بارے میں دلچسپی پیدا کرنا۔ ملک کی تعمیر میں ان کے تعاون اور سماجی تبدیلی میں ان کے کردار کو واضح کرنا۔ CG-10 : دستوری ذمے داریوں کا احساس پیدا کرنا اور جمہوریت کا تصور سمجھنا۔				
۱۲۔	قومی یکجہتی	C-10.3 قومی یکجہتی کے بنیادی عناصر کے تصور کو سمجھتا ہے اور بھارت کی قومی یکجہتی کو برقرار رکھنے کے نقطہ نظر سے بنیادی عناصر کی تشریح اور تجزیہ کرتا ہے۔	• بنیادی عناصر میں قومی یکجہتی کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔	۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹
۱۳۔	آؤ سنیں، بولیں اور سمجھیں	C-9.2 عظیم شخصیات کے کردار سے سیکھتا ہے کہ ذہانت، ہمت اور دانشمندی کے ذریعے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔	• ذہانت، ہمت اور دانشمندی کے ذریعے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے، اس کی مثالیں دیتا ہے۔	۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴
		C-10.6 اپنے خیالات اور رائے کا کھلے دل سے اظہار کر کے دوسروں کی رائے کا احترام کرتا ہے اور سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہے۔	• مختلف موضوعات پر اپنے خیالات پیش کر کے دوسروں کی رائے کا احترام کرتا ہے۔	۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴

• **نقشوں کے بارے میں ہدایت** – مذکورہ درسی کتاب میں استعمال کردہ نقشے تعلیمی مقصد کے تحت بنائے گئے ہیں۔ انھیں سیاسی اور جغرافیائی پیمانے پر معیار قرار نہ دیا جائے۔ لہٰذا اگر کچھ خامیاں در آئی ہوں تو وہ تکنیکی وجوہات کی بنا پر ہوسکتی ہیں۔

اساتذہ کے لیے درسی کتاب کے استعمال کی ہدایات

- قومی تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد ریاست کے تمام طلبہ کے آموزشی ماحصل کو بہتر بنانا ہے، اس لیے تمام اساتذہ کے لیے درسی کتاب کے ابتدائی صفحات میں شامل آموزشی ماحصل کو تدریس کے دوران سامنے رکھنا ضروری ہے۔
- ہر سبق کی تدریس کی منصوبہ بندی کرتے وقت، آموزشی ماحصل کے مطابق سبق میں اکتسابی تجربات اور مختلف سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنا چاہیے۔
- اسباق میں بین الشعبہ جاتی نقطۂ نظر سے مختلف اکتسابی تجربات مرتب کیے گئے ہیں، ان پر مکمل غور کیا جانا چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ طلبہ مختلف مضامین کی مدد سے مربوط طریقے سے آسانی سے سیکھ سکیں۔
- مختلف سرگرمیوں کی بنیاد پر مضمون اور موضوع کے فہم کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔
- طلبہ کو مختلف تجربات فراہم کرتے وقت ہندوستانی علمی نظام اور 'پنچ کوش' کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوں، اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- آس پاس کے مختلف عناصر کا تحفظ، فروغ، ہندوستانی ثقافت، روایات اور تنوع کا تعارف کرانا ضروری ہے۔ درسی کتاب کے سرورق پر، جو اس موقف کو تصویروں کے ذریعے بیان کرتا ہے، ہندوستان کے تنوع کو دکھانے کے لیے ہندوستان کے نقشے کا خاکہ استعمال کیا گیا ہے۔ ملک کی ترقی کے لیے قومی یکجہتی کو برقرار رکھنا انتہائی اہم ہے۔ اکتسابی تجربات کی تشکیل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- کتاب میں مقامی علاقے کی تمام تاریخی عمارتوں، عظیم شخصیات وغیرہ کی معلومات صفحات کی محدود تعداد کی وجہ سے دینا ممکن نہیں ہوتا ہے، اس لیے تدریس کے دوران مقامی علاقے کی مختلف مثالوں کو شامل کیا جانا چاہیے۔ سرگرمیوں اور پروجیکٹ میں مقامی امور کو شامل کرنا ضروری ہے۔
- ہماری ضرورتیں، انھیں پورا کرنے میں درپیش مسائل، نیز ماحول کا تحفظ اور آب خواندگی جیسے اہم موضوعات کے بارے میں بھی سادہ زبان میں، مختلف تجربات کی بنیاد پر آگاہی پیدا کرنا ضروری ہے۔
- اپنے علاقے کی تاریخی عمارتوں کی شناخت اور ان کے تحفظ کی اہمیت سے طلبہ کو روشناس کرایا جائے۔
- تدریسی مواد یعنی درسی متن کا بوجھ نہ بڑھے، اس لیے درسی کتاب میں ہر نکتے کی تفصیلی معلومات مثالوں اور وضاحت کے ساتھ دینا ممکن نہیں ہوتا۔ اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریس سے پہلے مختلف حوالوں کی بنیاد پر طلبہ کو مواد آسان بنانے کے لیے ضروری معلومات فراہم کریں۔
- اساتذہ کو تعلیمی دوروں کے ذریعے 'فیلڈ وزٹ' کا اہتمام کرنا چاہیے۔ طلبہ کو عملی تجربات فراہم کیے جائیں۔ مثلاً بچوں کا میلہ، عمارتوں کی سیر، مختلف عجائب گھروں کا دورہ، علاقائی سیر وغیرہ۔
- طلبہ کی شخصیت سازی کے لیے مفید ثابت ہونے والے مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔
- مخصوص ضروریات کے حامل طلبہ کی درس و تدریس کے لیے اساتذہ اشاراتی علامات کی زبان (Sign Language) اور دیگر معاون تدریسی طریقوں کا استعمال کریں۔ مخصوص ضروریات کے حامل طلبہ جس طریقے سے بھی ممکن ہو انھیں اظہار کرنے کا موقع دیں۔

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۱۔	ہمارا خاندان	۱
۲۔	خاندانی شجرہ	۷
۳۔	میرا اسکول	۱۱
۴۔	بازار	۱۸
۵۔	ہماری ضرورتیں اور مسائل	۲۶
۶۔	آب خواندگی	۳۷
۷۔	بھارتی روایات اور ثقافتی رنگارنگی	۴۴
۸۔	نقل وحمل	۵۲
۹۔	تاریخی عمارتیں	۵۹
۱۰۔	داستان: بہادری اور انقلاب کی	۶۵
۱۱۔	ماحول کا تحفظ : میری ذمہ داری	۷۰
۱۲۔	قومی یکجہتی	۷۶
۱۳۔	آؤ سنیں، بولیں اور سمجھیں	۸۰

۱۔ ہمارا خاندان

مینا کے گھر میں خوٗب چہل پہل تھی۔ دو دن بعد اس کے رضوان بھیّا کی شادی ہونے والی تھی۔ اس لیے پوٗرے گھر میں خوشی کا ماحول تھا۔ بھابھی کے آنے کے خیال سے مینا بہت خوش تھی۔ مینا کے چاچا چاچی اور چچازاد بھائی، ماموں ممانی اور ماموں زاد بہن، خالہ اور خالہ زاد بھائی، پھوپھی اور پھوپھی زاد بہن جیسے تمام رشتے دار شادی کی وجہ سے ایک جگہ جمع ہوگئے تھے۔ ماموں ممانی کے ساتھ ان کا چار سالہ نواسا بھی تھا۔ سارے لوگ اس بچّے کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہوگئے تھے اور ہر کوئی اس کا خیال بھی رکھ رہا تھا۔

مینا کی ماں کے والد اور والدہ کے ساتھ ساتھ اس کے ابّا کے والد اور والدہ یعنی مینا کے نانا نانی اور دادا دادی بھی موجوٗد تھے۔ اس لیے مینا کا خوٗب لاڈ پیار ہو رہا تھا۔ مینا اور اس کے بھائی بہن گھر کے بڑوں کا ہاتھ بٹا رہے تھے۔ دادا دادی اور نانا نانی گھر کے سارے کاموں کی نگرانی کر رہے تھے۔ وہ آنے والے مہمانوں کا استقبال بھی کر رہے تھے۔ سارے رشتے دار ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر، ہنستے کھیلتے کام کر رہے تھے۔

پہچانو تو بھلا۔

رشتے پہچانو – والد کے بھائی، والدہ کی بہن، پھوپھی کی بیٹی، خالہ کا بیٹا

بتاؤ تو بھلا!

- تم کون سے کاموں میں اپنے والدین کی مدد کرتے ہو؟
- ان کاموں میں تمھیں کون سا کام زیادہ پسند ہے؟

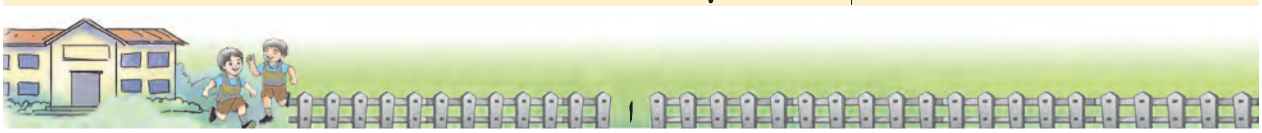

مینا کے خاندان میں اس کے والدین، چاچا چاچی، دادا دادی اور اس کے بہن بھائی ایک ساتھ رہتے ہیں۔ سیما باجی مینا کی سگی بہن ہیں۔ رضوان بھیّا سیما اور مینا کا چچازاد بھائی ہے کیوں کہ وہ ان کے چاچا چاچی کا بیٹا ہے۔ یعنی مینا اور سیما دونوں رضوان بھیّا کی چچازاد بہنیں ہیں۔

آؤ ہم اس طرح کا اپنے خاندان کا خاکہ بنائیں۔

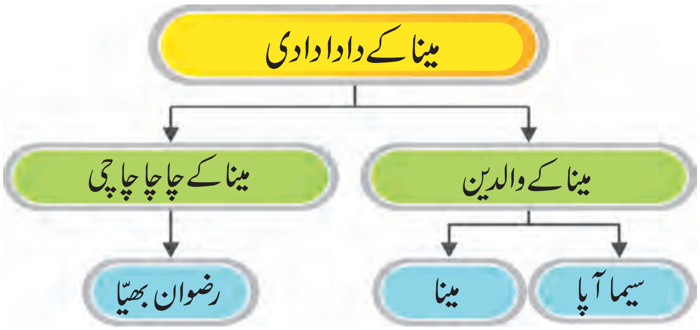

ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ رکھنے والے لوگوں کے گروہ کو خاندان کہتے ہیں۔ اس کی قسمیں اس طرح ہیں۔

بڑا خاندان: جس خاندان میں ماں باپ، دادا دادی، چاچا چاچی، چچازاد بھائی بہن مل کر رہتے ہیں اسے 'بڑا خاندان' کہتے ہیں۔ اسے 'مشترکہ خاندان' بھی کہا جاتا ہے۔

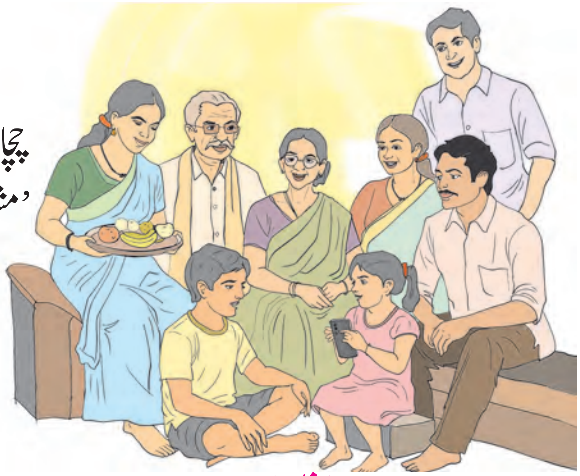

بڑا خاندان

چھوٹا خاندان : جس خاندان میں ماں باپ اور ان کے بچّے ایک ساتھ رہتے ہیں اسے 'چھوٹا خاندان' کہتے ہیں۔

چھوٹا خاندان

وسیع خاندان

وسیع خاندان : اپنے والد کی جانب کے اور والدہ کی جانب کے رشتے دار یعنی 'وسیع خاندان'۔ وسیع خاندان کے افراد ایک ہی گھر میں ایک ساتھ نہیں رہتے لیکن ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد ضرور کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں شریک ہوتے ہیں۔

واحد سرپرست والا خاندان

واحد سرپرست والا خاندان : کسی خاندان میں ماں، باپ دونوں میں سے صرف ایک ہی سرپرست بچے کی کفالت اور پرورش کرتا ہے۔ ایسے خاندان کو 'واحد سرپرست والا خاندان' کہتے ہیں۔

بات چیت کرو۔

- مینا کا خاندان کس قسم کا ہے؟
- تمھارا خاندان کس قسم کا ہے؟

سیما آپا کی سہیلی سنیتا اور یاسمین نے مل جل کر دروازے کے سامنے رنگولی بنائی۔ رضوان بھیّا کے دوست ڈیوڈ اور گُردیپ نے پھول کے ہاروں سے گھر سجایا۔ مینا کے پڑوسی بھی مدد کے لیے آئے۔ کسی کے گھر کوئی تقریب ہو تو سب مل جل کر اسے مناتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ پچھلے سال مینا کے دادا بیمار پڑ گئے تو اس وقت پڑوسیوں نے ان کی بہت مدد کی تھی۔ چُھٹّی کے دنوں میں شام کے وقت پڑوس کے چھوٹے بچّے مینا کے گھر کے آنگن میں جمع ہو جاتے ہیں۔ مینا کی دادی بچّوں کو دلچسپ اور مزے دار کہانیاں سناتی ہیں۔

بتاؤ تو بھلا!

تم اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کون سے تہوار-تقریب مناتے ہو؟

کیا تم جانتے ہو؟

ہم خود، ہمارا خاندان، ہمارے دوست، پڑوسی وغیرہ ہمارے معاشرے کا حصّہ ہوتے ہیں۔ بہت سارے خاندان مل کر معاشرہ بنتا ہے۔

سانپ سیڑھی کا کھیل کھیلتے ہوئے

مینا کے گھر میں ایک کتّا اور ایک بلّی بھی تھی۔ گھر میں اتنے سارے لوگوں کو ایک ساتھ دیکھ کر کتّے موتی کو بہت خوشی ہوئی۔ وہ اِدھر اُدھر اپنی دُم ہلاتے ہوئے گھوم رہا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد جب خاندان کے کچھ افراد سانپ سیڑھی کھیلنے بیٹھے تو موتی بھی وہاں آ کر بیٹھ گیا لیکن میٹھی میاؤں ہمیشہ کی طرح دودھ پینے کے بعد ایک کونے میں جا کر گہری نیند سو چکی تھی۔

مینا کے گھر کے آنگن کے ایک گوشے میں مٹّی کے دو برتن رکھے ہوئے ہیں۔ مینا روزانہ ان برتنوں میں پرندوں کے لیے پانی اور دانہ ڈالتی ہے۔

- ہمارے آس پاس کے درخت، جانور، پرندے وغیرہ بھی ہماری زندگی کا اہم حصّہ ہوتے ہیں۔
- ہم درخت لگاتے ہیں اور مختلف جانوروں اور پرندوں کا خیال رکھتے ہیں۔
- ہم مختلف تہواروں-تقریب کے موقعوں پر اکٹھے جمع ہوتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں۔

آؤ لکھیں۔

کام	گھر میں یہ کام کون کرتا ہے؟
کھانا بنانا۔	
گھر کی صفائی کرنا۔	
کپڑے دھونا۔	
بازار سے سودا سلف لانا۔	
گھر کے بڑوں/ بیماروں کا خیال رکھنا۔	

تصویر میں کون کیا کام کر رہا ہے، چوکون میں لکھو۔

خاندان چھوٹا ہو یا بڑا، خاندان کے لوگ مل جل کر ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور کاموں میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے ان کے دلوں میں محبّت اور عزّت ہوتی ہے۔ خاندان کے ماحول میں تحفّظ کا احساس ہوتا ہے۔ مختلف ثقافتوں والے کئی خاندان مل کر ایک معاشرہ بنتا ہے۔ ایسے خوش حال خاندان مل کر ایک خوش حال معاشرہ بناتے ہیں۔

کرکے دیکھو۔

- اپنے وسیع خاندان کے افراد کی فہرست بناؤ۔
- پڑوسی کے خاندان کے افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔

مشق

سوال ۱ : یہ کون ہے، لکھو۔

(الف) ماموں ممانی کے ساتھ آئے ہوئے ....

(ب) سارے کاموں کی نگرانی کرنے والے ....

(ج) اپنے سے بڑوں کی مدد کرنے والے ....

(د) مینا کا چچازاد بھائی ....

سوال ۲ : کون کون رہتا ہے، لکھو۔

چھوٹا خاندان

....

....

....

....

واحد سرپرست والا خاندان

....

....

....

....

بڑا خاندان

....

....

....

....

سوال ۳ : تمھارے خاندان کے درج ذیل افراد گھر میں کیا کام کرتے ہیں، لکھو۔

(الف) امّی

(ب) ابّو

(ج) دادا

(د) دادی

(ہ) مَیں

(و) میرے بھائی بہن

سوال ۴ : درج ذیل غلط بیان کو درست کر کے لکھو۔

(الف) سیما آپا مینا کی چچازاد بہن ہیں۔

....

(ب) وسیع خاندان میں صرف والد کی جانب کے رشتے دار ہوتے ہیں۔

....

(ج) پالتو جانور خاندان کے رکن نہیں ہوتے۔

....

سوال ۵ : دو تین جملوں جواب لکھو۔

(الف) رضوان بھیّا کی شادی کے لیے کس نے کیا تیاری کی؟

(ب) خاندان میں ہماری کون سی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں؟

(ج) تمھارا پسندیدہ پالتو جانور کون سا ہے؟ تم اس کا خیال کیسے رکھتے ہو؟

سرگرمی

- اپنے خاندان کے رشتے داروں کی تصویریں حاصل کر کے انھیں ایک بیاض میں چسپاں کرو اور ہر تصویر کے نیچے ان سے تمھارا رشتہ لکھو۔
- اپنے آس پاس موجود پالتو جانوروں اور پرندوں کی فہرست بناؤ۔

***

۲۔ خاندانی شجرہ

الماری کا سامان درست کرتے ہوئے شگفتہ کے ہاتھ اپنے والدین کی شادی کا البم لگ گیا۔ البم کے ورق پلٹتے ہوئے اُس نے دیکھا کہ اس میں موجود لوگ آج سے کچھ الگ دکھائی دے رہے ہیں۔ البم میں امّی اور ابّو کے ساتھ پورے خاندان کی ایک تصویر تھی۔ شگفتہ نے اپنی امّی سے اس تصویر کے بارے میں پوچھا۔ امی نے بتانا شروع کیا۔ وہ بولیں، ’’شگفتہ، اس تصویر میں ہمارا پورا خاندان ایک ساتھ دکھائی دے رہا ہے۔ ہے نا؟ ذرا بتاؤ تو کہ ان میں سے کس کس کو پہچان سکتی ہو؟‘‘ شگفتہ نے غور سے تصویر کو دیکھا اور پھر تصویر میں وہ جن لوگوں اور رشتے داروں کو پہچان سکی، ان کے نام بتائے۔ کچھ لوگوں کو وہ بالکل پہچان نہیں پائی۔

’’امّی، اس تصویر میں کون کون ہیں؟‘‘ شگفتہ نے پُوچھا۔ امّی بولیں، ’’شگفتہ، یہ تمھارے ابّو کی دادی ہیں۔‘‘ شگفتہ کو اپنے ابّو کی دادی یعنی اس کی پردادی کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ آج شگفتہ کو اپنے والدین، نانا نانی، دادا دادی اور پردادی جیسے رشتے داروں کی تصویریں دیکھنے کو ملیں۔ اس تصویر میں اسے والد – دادا – پردادا؛ اِن تین نسلوں کی پہچان ہوئی۔ نسل کے معنی ہیں ہر خاندان کا پہلا فرد۔ اب یہی دیکھ لو، شگفتہ اپنے والدین، دادا دادی اور ان کے والدین کے ذریعے اپنے خاندان کا ’شجرہ‘ تیار کر پائی۔

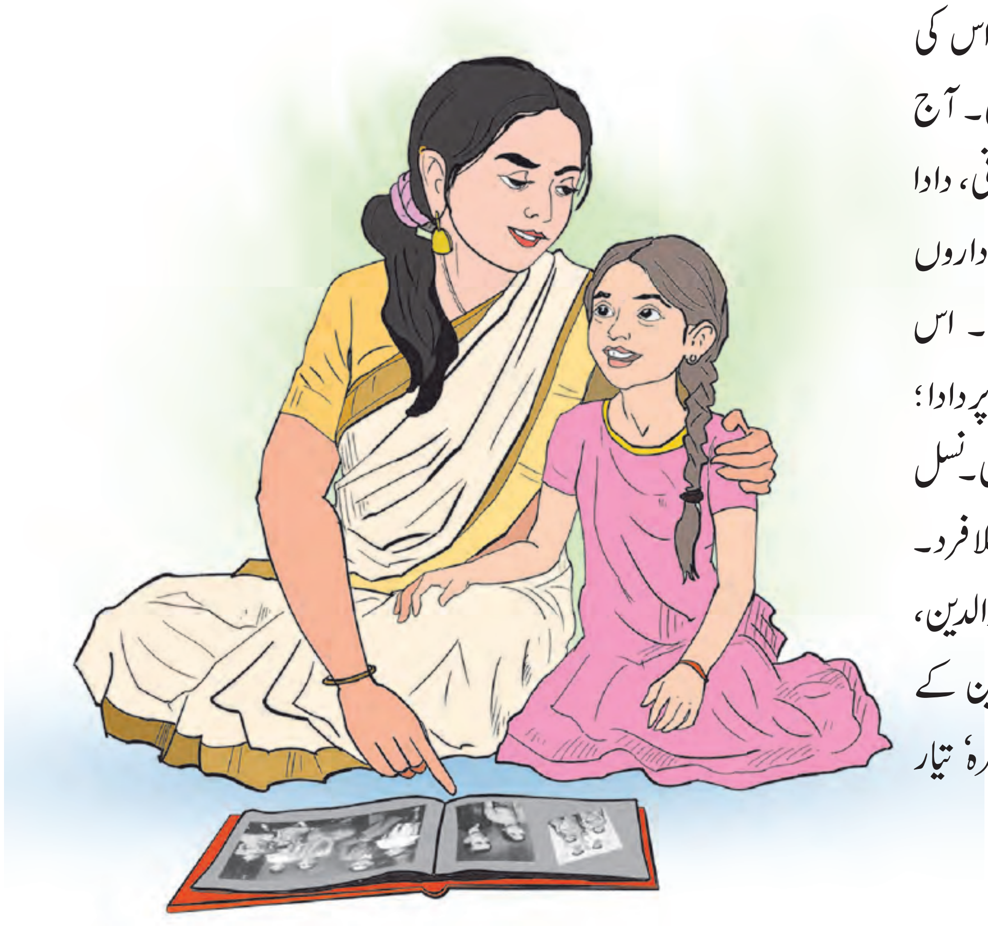

مَیں تمھارے ابّو کی ماں ہوں،
تو مَیں تمھاری کون ہوں؟
....

مَیں تمھارے ابّو کا بیٹا ہوں،
تو مَیں تمھارا کون ہوں؟
....

مَیں تمھاری امّی کی امّی ہوں،
تو مَیں تمھاری کون؟
....

مَیں تمھاری امّی کا والد ہوں،
تو مَیں تمھارا کون ہوں؟
....

بتاؤ مَیں کون ہوں؟

مَیں تمھارے ابّو کا والد ہوں،
تو مَیں تمھارا کون ہوں؟
....

مَیں تمھارے ابّو کا بھائی ہوں،
تو مَیں تمھارا کون ہوں؟
....

میں تمھارے ابّو کی بیٹی ہوں،
تو مَیں تمھاری کون ہوں؟
....

مَیں تمھارے ابّو کی بہن ہوں،
تو مَیں تمھاری کون ہوں؟
....

خاندانی شجرہ

نسلوں کے لحاظ سے خاندان کے افراد کی ترتیب کو خاندانی شجرہ کہا جاتا ہے۔ ان میں والدین، دادا - دادی، پر دادا - پر دادی جیسی نسلوں کے نام ہوتے ہیں۔

شجرہ اپنے خاندان کی ایک مختصر سی تاریخ ہی ہوتی ہے۔ اس شجرے کی مدد سے ہمارے خاندان کی تاریخ کا پتا چلتا ہے۔ ہم یہ جان سکتے ہیں کہ ہمارے خاندان کے آبا و اجداد کون تھے۔ ہمارے شجرے میں موجود خاندان کے افراد کے نام اور ان کے سرنیم (خاندانی نام) بھی معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

نیچے دیے ہوئے خاکے کی مدد سے ہم شجرہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آؤ سمجھیں۔

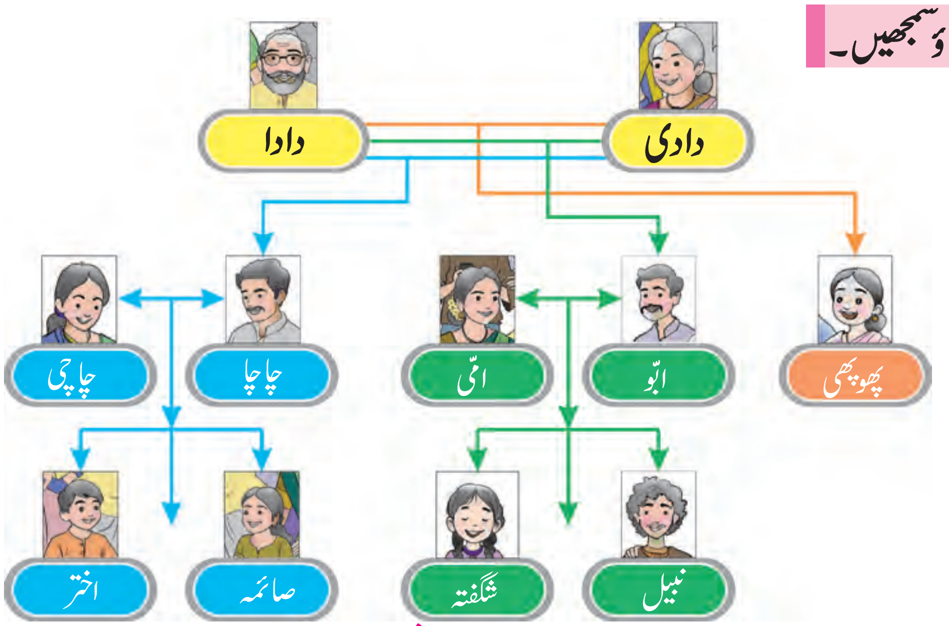

شگفتہ کا خاندانی شجرہ

خاندانی شجرے کا مطالعہ کیوں کیا جاتا ہے؟

- **خاندان کی تاریخ سمجھنے کے لیے :** خاندان کی تاریخ اور آبا و اجداد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے خاندانی شجرے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- **رشتوں کو سمجھنے کے لیے :** خاندان کے افراد کے ایک دوسرے کے ساتھ رشتے شجرے سے سمجھ میں آتے ہیں۔
- **نسل کی معلومات حاصل کرنے کے لیے :** یہ طریقہ کسی فرد یا خاندان کی بنیادی پہچان تلاش کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

خاندانی شجرہ کیسے بنایا جاتا ہے؟

خاندان کے شجرے کو ایک درخت کی شکل میں لکھا جاتا ہے یعنی خاندان کا درخت (شجر) تیار کیا جاتا ہے۔ جب خاندان کی اگلی نسل پیدا ہوتی ہے تو خاندان میں اضافہ ہوتا ہے اور درخت پھیلتا جاتا ہے۔ شجرے کی وجہ سے خاندان کے تمام افراد کو اپنے بزرگوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ پرانی نسل سے نئی نسل کی پہچان ہوتی ہے۔

مشق

سوال ۱ : مناسب جوڑیاں لگاؤ۔

کالم 'الف'	جواب	کالم 'ب'
۱) امّی کے بھائی	....	الف) پھوپھی
۲) ابّو کی بہن	....	ب) چاچا
۳) امّی کی بہن	....	ج) ماموں
۴) ابّو کے بھائی	....	د) خالہ

سوال ۲ : دیے ہوئے بیان صحیح ہیں یا غلط، لکھو۔ غلط بیان کو درست کر کے دوبارہ لکھو۔

(الف) نسل سے مراد خاندان کے بزرگ لوگ۔ [ ]

....

(ب) ابّو کی جانب کے تمام رشتے داروں کے سرنیم ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔ [ ]

....

(ج) خاندانی شجرے کے مطالعے سے خاندان کی تاریخ کا علم نہیں ہوتا ہے۔ [ ]

....

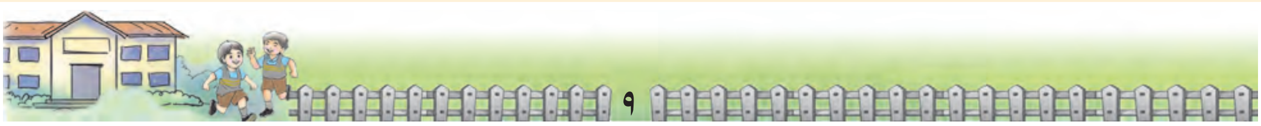

سوال ۳ : پہچانو اور لکھو۔

کبھی لڑتا ہے، کبھی ہنساتا ہے، کھیل کھیل میں مجھے رلاتا ہے۔ اسے امّی کے ہاتھوں کا بنا کھانا ملتا ہے، وہ ہے میرا	پیار کا درخت ، ممتا کی چھت، اس کے بغیر میرے سب کام چوپٹ، وہ ہے میری جنّت یعنی وہ میری	ابّو کی بہن میرا کرتی ہے دلار، میرے لیے لاتی ہیں کھلونے، مٹھائی بار بار، وہ ہیں میری	امّی کے بھائی کہتے ہیں گھومنے چلتے ہیں، مجھے ہنساتے میرے ساتھ کھیلتے ہیں، مجھے کھانے کی چیزیں دیتے ہیں، مجھے بے حد پسند ہیں۔ وہ ہیں میرے ....

سوال ۴ : ان سے تمھارا رشتہ لکھو۔

امّی کی جانب کے رشتے دار : ....

....

ابّو کے جانب کے رشتے دار : ....

....

سوال ۵ : درج ذیل سوالوں کے جواب دو تین جملوں میں لکھو۔

(الف) خاندانی شجرے سے تمھیں کون سی معلومات حاصل ہوتی ہے؟

(ب) خاندانی شجرہ کیسے بناتے ہیں؟

سرگرمی

- اپنے والدین کے ساتھ بات چیت کرکے اپنے ابّو کی جانب کے رشتے داروں کی تصویریں حاصل کرکے خاندانی شجرہ بناؤ۔
- امّی کی جانب کے رشتے داروں کے سرنیم (خاندانی نام) کی فہرست اپنے والدین کی مدد سے تیار کرو۔

***

۳۔ میرااسکول

ہم اسکول چلیں

لکھیں اور پڑھیں
کھیلیں اور کوُدیں
ذہین ہم سب بنیں
ہم اسکول چلیں

گانے گائیں ڈرامے کریں
تصویر بنائیں اور ناچیں گائیں
ذہین ہم سب بنیں
ہم اسکول چلیں

دوستوں سے مل کر
خوُب مستی کریں
بڑے ہوکر نام کمائیں
ملک کو آگے بڑھائیں
ہم اسکول چلیں

دل سے مجھے پسند ہے اپنا یہ اسکول
اس سے مجھے پیار ایسے جیسے بچے کے لیے ماں کا دلار

اسکول کا میدان رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا۔ اسکول کے سالانہ کھیلوں کے مقابلے جاری تھے۔ بچّوں کا شور شرابہ تھا۔ دوڑ کے مقابلے میں روہت اوّل آیا۔ روہت کے مدِمقابل سمیر نے روہت کو مبارک باد دی۔ اس کے بعد کبڈّی کے مقابلے شروع ہوئے۔ کبڈّی کے مقابلے میں سنیتا کی ٹیم میدان میں اُتری۔ بچّے چِلّا چِلّا کر ان کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔

لڑکیوں کی کبڈّی

بتاؤ تو بھلا!

- اسکول کے میدان میں تم کون کون سے کھیل کھیلتے ہو؟

اسکول کسے کہتے ہیں؟

اسکول ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں ہم تعلیم حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ جہاں ہم اُصول اور نظم و ضبط کی پابندی کرنا سیکھتے ہیں۔ وقت پر اسکول جانا، اسکول کا یونیفارم پہننا، پیشِ درس کے لیے قطار میں کھڑے رہنا جیسی سرگرمیوں کی وجہ سے ہم نظم و ضبط سیکھتے ہیں۔ اسکول میں مختلف گھروں کے بچّے تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ ہمارا ان سے دوستی کا رشتہ ہوتا ہے۔ ہم اپنے دوستوں/سہیلیوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں، ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔

ہم اپنے اساتذہ کی عزّت کرنا سیکھتے ہیں۔ استاد ہمیں اسکول میں الگ الگ مضامین سکھاتے ہیں۔ ہمارا ان کے ساتھ استاد - شاگرد کا رشتہ بن جاتا ہے۔ ہمیں اسکول میں سکھایا جاتا ہے کہ سماج میں لوگوں سے کس طرح برتاؤ کرنا چاہیے۔ اس تعلیم کے ذریعے ہم ایک اچھے شہری بنتے ہیں۔ ہماری زندگی میں خاندان کی طرح اسکول کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

اسکول کے یونیفارم کی وجہ سے طلبہ میں مساوات، نظم و ضبط اور یکجہتی جیسی قدریں پروان چڑھتی ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ میں اسکول کے لیے اپنائیت کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ طلبہ کا یونیفارم اسکول کی پہچان ہوتا ہے۔

مفت تقسیم کے لیے

درج ذیل تصویروں میں اسکول کے لیے ضروری وسائل دکھائے گئے ہیں۔ انھیں پہچانو اور تصویر کے نیچے ان کے نام لکھو۔

- **طبعی وسائل :** عمارت، تختۂ سیاہ، کھریا، ڈسٹر، بینچ، گھنٹا، کتابیں، بیاضیں، پنسل، ربر، سی سی ٹی وی کیمرا، شکایت باکس، تجربہ گاہ، میدان، حفاظتی دیوار، پینے کے پانی کا نظام، مارکر، وائٹ بورڈ، اسمارٹ بورڈ، تختیاں، ریمپ، کتب خانہ، کمپیوٹر روم، کیاریاں، ابتدائی طبّی امداد صندوق، لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیٰحدہ واش روم، ہینڈ واش اسٹیشن، اسکول بس وغیرہ۔

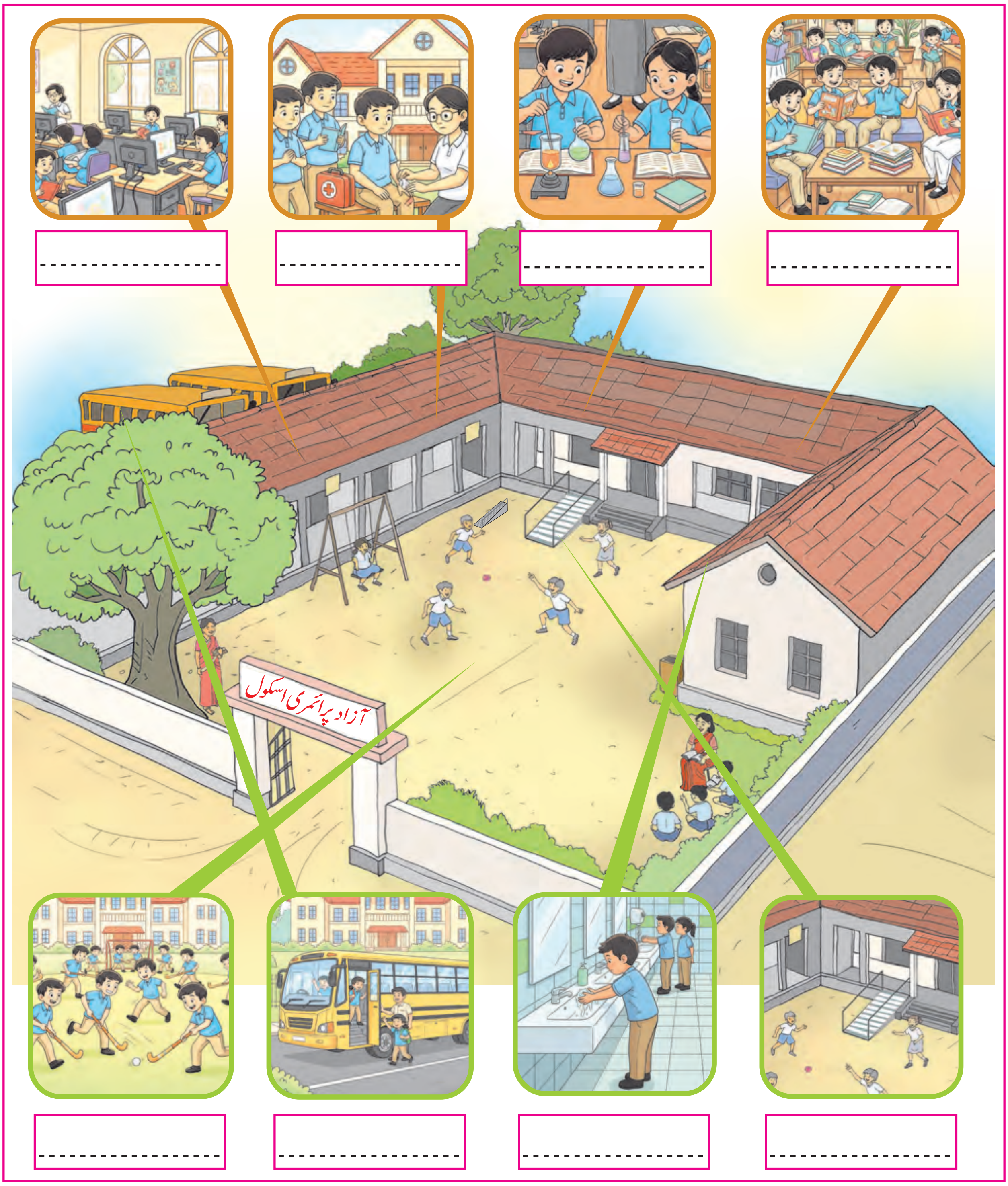

کیا تم جانتے ہو؟

اسکولوں میں زینوں کے قریب ایک ڈھلان تعمیر کی جاتی ہے جسے 'ریمپ' کہتے ہیں۔ اس ریمپ کی مدد سے معذور طلبہ و طالبات کو وہیل چیئر پر اسکول آنا جانا ممکن ہو جاتا ہے۔

- **انسانی وسائل :** طلبہ، سرپرست، اساتذہ، صدر مدرّس، غیر تدریسی عملہ، صفائی ملازمین، اسکولی غذائی پروگرام کے باورچی اور مددگار وغیرہ۔

اسکول وزرا کونسل

سراج کے اسکول میں اسکول وزرا کونسل (اسکول کابینہ) کے انتخابات تھے۔ وزیرِاعلیٰ، وزیر برائے نظم و نسق، وزیرِ صفائی، وزیرِ مطالعہ، وزیرِ ثقافت اور وزیر برائے کھیل اسکول وزرا کونسل کے لیے منتخب کیے جانے تھے۔ تمام طلبہ نے رائے دہی کے عمل میں حصّہ لیا۔ سراج وزیرِ ثقافت کے طور پر چُنا گیا۔ اس لیے وہ اب اسکول میں ہونے والے تمام ثقافتی پروگراموں کا ذمہ دار تھا۔

سرگرمی - اسکول میں 'صفائی ہفتہ' منایا جاتا ہے۔ اپنی جماعت کو تین گروہ میں تقسیم کر کے نیچے دی ہوئی جدول میں کاموں کا اندراج کرو۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'	کالم 'ج'
....	....	....
....	....	....

- طلبہ اپنے اسکول کے مختلف کام انجام دینے کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔
- اسکول میں ہم علم حاصل کرتے ہیں، مسائل حل کرنا سیکھتے ہیں، مل جل کر کام کرنا سیکھتے ہیں۔ اس لیے اسکول سماج کے لیے ایک انتہائی فائدہ مند ادارہ ہے۔
- اسکول میں بولنے، اظہارِ خیال کرنے اور دوسروں کی رائے سننے کی عادت پروان چڑھتی ہے۔ اسکول میں ہم جمہوری قدریں سیکھتے ہیں۔

ہمارے ملک کا کام کاج بھی اسی طرح چلتا ہے۔ اسی کو 'جمہوریت' کہتے ہیں۔

بتاؤ تو بھلا!

- تمھیں اپنے اسکول کی کون سی جگہ زیادہ پسند ہے؟ کیوں؟
- اگر تمھیں ایک دن کے لیے استاد بنایا جائے تو تم کیا تیاری کرو گے؟

کرکے دیکھو

حامد نے نقشے کا خاکہ تیار کیا ہے۔
تم اپنے گھر سے اسکول تک کا ایسا ہی نقشے کا خاکہ تیار کرو۔

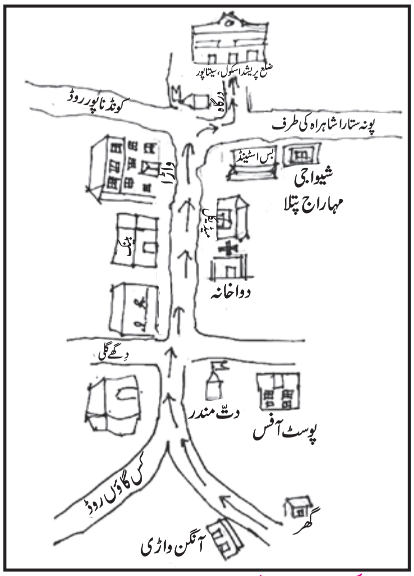

گھر سے اسکول - نقشے کا خاکہ

تعلیم کا حق : بھارت حکومت نے ’بچوں کی مفت اور لازمی تعلیم کا حق قانون - ۲۰۰۹‘ نافذ کیا ہے۔ اس قانون کے مطابق بھارت کے ہر لڑکے-لڑکی کو تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

समग्र शिक्षा Samagra Shiksha

کیا تم جانتے ہو؟

مہاتما جوتی راؤ پھلے

ساوتری بائی پھلے

مہاتما جوتی راؤ پھُلے اور ساوتری بائی پھُلے نے لڑکیوں کی تعلیم کے لیے بہت جدوجہد کی۔ مہاتما جوتی راؤ پھلے نے یکم جنوری ۱۸۴۸ء کو پونہ کی بِھڑے واڑی میں لڑکیوں کا اسکول شروع کیا۔ یہ اسکول لڑکیوں کے لیے مہاراشٹر کا پہلا اسکول تھا۔ شروع میں مہاتما پھُلے اور ساوتری بائی پھُلے نے لڑکیوں کے اس اسکول میں استاد کے طور پر کام کیا۔ ساوتری بائی پھلے بھارت کی پہلی معلّمہ تھیں۔

مشق

سوال ۱ : فہرست بناؤ۔

اسکول کی تمھاری پسندیدہ باتیں

سوال ۲ : ذیل میں دیے ہوئے وسائل کی درجہ بندی نیچے دی ہوئی جدول میں کرو۔

(عمارت، استاد، طہارت خانہ، صدر مدرّس، اسکولی غذائی پروگرام کے باورچی، کتب خانہ، طلبہ، تجربہ گاہ، ریمپ، سرپرست، میدان، شکایتی باکس، کمپیوٹر لیب)

طبعی وسائل	انسانی وسائل
....	....
....	....

سوال ۳ : ذیل میں دی ہوئی سرگرمی مکمل کرو۔

اسکول کے درج ذیل افراد کے کاموں کے بارے میں ایک ایک جملہ لکھو۔

سرپرست

کلاس ٹیچر

رفیقِ جماعت

اسکولی غذائی پروگرام کے باورچی

وزیرِ صفائی

صدر مدرّس

سوال ۴ : یہاں تم کیا کام کرتے ہو؟

گوشۂ مطالعہ

کھیل کا میدان

پائیں باغ

سوال ۵ : اسکول میں ہمیں کون سی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں؟

سرگرمی

- معذور طلبہ کے لیے کون سی سہولتیں ہونی چاہئیں؟ استاد کی مدد سے معلومات حاصل کر کے لکھو۔
- اسکولی تعلیم کے لیے ٹکنالوجی کے استعمال پر اپنے دوستوں کے ساتھ بات چیت کرو اور ٹکنالوجی کے فائدے لکھو۔

***

۴۔ بازار

بال آنند میلہ – بچّے مختلف چیزیں فروخت کر رہے ہیں، سرپرست خرید رہے ہیں۔

اسکول میں بچّوں کے لیے آنند میلہ لگایا جاتا ہے جس میں خرید و فروخت کے لیے لگائی گئی مختلف چیزوں کی دکانیں ایک طرح کا چھوٹا سا بازار ہی ہوتا ہے۔ زینب اور احمد نے اپنے تیار کیے ہوئے تہنیتی کارڈ (گفٹ کارڈ) فروخت کرنے کے لیے رکھے تھے۔ میلہ ختم ہونے کے بعد وہ حساب کرنے بیٹھ گئے۔

''ارے احمد، دیکھو تو! ہمیں زیادہ پیسے ملے یعنی ہمیں فائدہ حاصل ہوا۔'' زینب خوشی سے بولی۔

''اگلی بار ہم گفٹ کارڈ کے ساتھ ساتھ مٹّی کے رنگین کھلونے بھی فروخت کے لیے رکھیں گے۔''

بتاؤ تو بھلا!

- کیا تم نے کبھی آنند میلے میں شرکت کی ہے؟ اس میلے میں تم نے چیزیں فروخت کی ہیں یا خریدی ہیں؟
- اگلی بار آنند میلے میں تم کون سی چیزیں فروخت کرنا چاہو گے؟

بازار یعنی وہ جگہ جہاں مختلف چیزیں فروخت کی اور خریدی جاتی ہیں۔ چیزیں فروخت کرنے والے کو 'فروش' یا دکان دار کہتے ہیں۔ چیزیں خریدنے والے کو 'گاہک' یا خریدار کہتے ہیں۔ بازار کی جگہ کئی لوگ ایک ساتھ جمع ہوتے ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟

بازار کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ بازار شہر میں بھی ہوتے ہیں اور گاؤں میں بھی۔

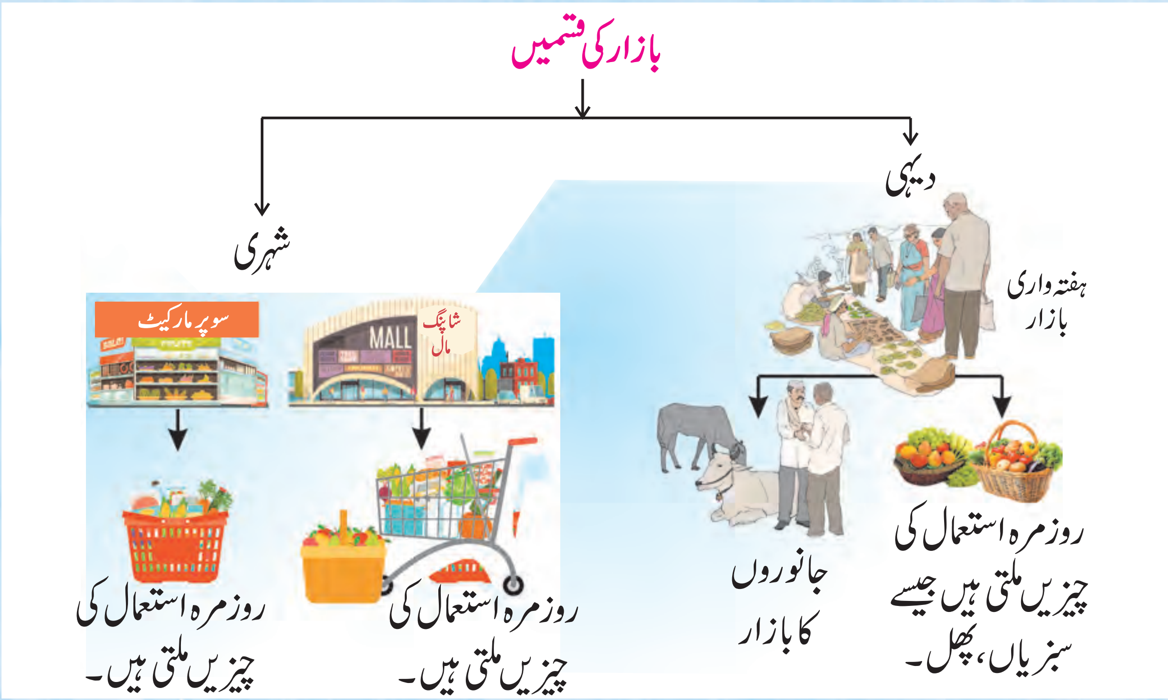

آؤ ہم پہلے گاؤں کے ہفتہ واری بازار کی سیر کریں۔

یہ اکرم اور ندا کے گاؤں کا بازار ہے۔ دونوں اپنے امّی ابّو کے ساتھ بازار آئے ہیں۔ یہ ہفتہ واری بازار ہے۔ ہفتہ واری بازار یعنی ایسا بازار جو ہفتے میں کسی ایک مقررہ دن لگتا ہے۔ اس گاؤں میں یہ بازار بدھ کے روز لگتا ہے۔ گاؤں کے لوگ بازار لگنے کا شدّت سے انتظار کرتے ہیں۔ آس پاس کے گاؤں اور دیہاتوں کے کسان اس بازار میں تازہ سبزیاں اور اناج فروخت کرنے کے لیے لاتے ہیں۔ کئی کاریگر اپنی بنائی ہوئی چیزیں بھی فروخت کرنے کے لیے لاتے ہیں۔ آج کل شہروں میں بھی ہفتہ واری بازار لگتے ہیں۔ یہاں دکان داروں اور گاہکوں میں اچھی جان پہچان بن جاتی ہے۔ ہفتہ واری بازار کے بہانے لوگوں کی ایک دوسرے سے ملاقاتیں ہو جاتی ہیں۔

ہفتہ واری بازار

گاؤں کے نزدیک کھلی جگہ میں ہفتہ واری بازار لگا تھا۔ بازار میں کئی دکان دار زمین پر چادریں بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ کئی دکان دار لکڑی کے بینچوں پر عارضی دکانیں لگائے ہوئے تھے۔ ہری ہری سبزیاں، رنگ برنگے پھول، تازہ پھل، مسالے دار چیزیں، پاپڑ، شیو چوڑا اور مٹھائیوں سے سارا بازار سجا ہوا تھا۔ سوتی دھوتیاں، ٹوپیاں، مٹّی اور دھات کے برتن، ٹوکرے، کھیتی باڑی کے اوزار جیسی کئی چیزیں دکانوں میں رکھی تھیں۔ گاہکوں کو متوجّہ کرنے کے لیے دکان دار زور زور سے آواز لگا کر اپنی چیزوں کی تشہیر کر رہے تھے۔ کئی جگہوں پر دکان دار اور گاہکوں کے بیچ چیزوں کی قیمت کو لے کر مول تول جاری تھی۔ کل ملا کر بازار کا ماحول جوش وخروش اور شور شرابے سے بھرا ہوا تھا۔

ابّو کی ہدایت کے مطابق اکرم نے گھر سے ہی خریدنے کے سامان کی فہرست تیار کر کے لائی تھی۔

ندا نے کپڑے سے بنی چند چھوٹی اور بڑی تھیلیاں اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔

غور کرو۔

بازار جاتے وقت ہمیں ہمیشہ کپڑے کی ہی تھیلیاں اپنے ساتھ کیوں رکھنی چاہئیں؟

دوسرے دن گھر میں چند لوگ روزہ رکھنے والے تھے، اس لیے افطار کے لیے کچھ پھل خریدنے تھے۔ تازہ پھلوں کی گاڑی بازار کے شروع میں ہی لگی تھی۔ گاڑی پر سارے پھل عمدہ قسم کے تھے۔

''السّلام علیکم چاچا! ایک درجن کیلے دیجیے۔'' اکرم بولا۔

''ابّو، امرود بھی لو نا!'' ندا ہرے ہرے امرود کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''ٹھیک ہے۔ بھائی، ایک کلو امرود بھی دے دیجیے۔'' ابّو نے ایک درجن کیلے کے ساتھ ایک کلو امرود بھی خرید لیے۔

سبزی خریدتے وقت ندا بولی، ''ابّو، کریلے اور سوئے کی سبزی کے علاوہ کچھ دوسرا لیجیے۔'' یہ سن کر ابّو ندا کو سمجھاتے ہوئے بولے، ''ندا، کچھ چیزیں پسند کی وجہ سے نہیں بلکہ ضرورت کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں۔ غذا کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہے۔ ہر سبزی میں کچھ مخصوص غذائی اجزا ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے جسم کو ملنا ضروری ہے۔ ہماری صحت اسی وقت اچھّی رہتی ہے جب ہمیں اپنی غذا میں میٹھا، کڑوا، تُرش، کھٹّا اور تیکھا جیسے ذائقے ملتے رہے۔ ہم تمھاری پسندیدہ بھنڈی اور اکرم کی پسندیدہ پالک بھی لیں گے۔''

اکرم نے سامان کی فہرست دیکھتے ہوئے ابّو سے کہا، ''اب ہمیں رحیم چاچا کی دکان سے ریوڑیاں اور میٹھے سیو لینے ہیں۔ دادی جان نے قندیل کی بتّی کے لیے کپاس لانے کو کہا ہے۔ ایک جھاڑو بھی لینی ہے۔ ہماری پڑوسی چاچی بازار نہیں جاسکتی تھیں اس لیے انھوں نے اچار کے لیے ایک کلو مرچ لانے کہا ہے۔''

خریداری مکمل ہوجانے کے بعد ابّو نے ندا کے لیے لاکھ کی لال اور ہری چوڑیاں اور احمد کے لیے لٹّو بھی خریدا۔

مفت تقسیم کے لیے

اچانک ندا کو سامنے رنگین کانچ کے منکوں سے بھری ٹوکری اور پیتل کا گھنٹا دکھائی دیا۔ وہاں ندا کی سہیلی فاطمہ اور اس کے دادا جان کچھ خرید رہے تھے۔

''اوہ! ان کا جانوروں کا طویلہ ہے، اس لیے وہ اپنے بیلوں اور گائے کے گلے میں پہنانے کے لیے رنگین منکوں کا ہار اور گھنٹا خرید رہے ہوں گے۔ بیل پولا کے موقع پر جانوروں کی سجاوٹ کے لیے یہ چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔'' ابّو نے کہا۔

کیا تم جانتے ہو؟

جس طرح زندگی کی ضروریات کے سامان کا بازار ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح جانوروں کا بھی بازار ہوتا ہے۔ سولا پور ضلع کے سانگولا کا ہفتہ واری بازار 'کِھلّار' نسل کی گائیوں اور بیلوں کے لیے مشہور ہے۔ اس بازار میں گائے، بیل، بھینس، بکریاں اور دُنبے خریدے اور فروخت کیے جاتے ہیں۔ یہ بازار اتوار کے دن لگتا ہے۔ کِھلّار نسل کے بیلوں کی سب سے زیادہ مانگ بیل گاڑی کی دوڑ کے مقابلوں کے لیے ہوتی ہے۔ دوسرے کئی گاؤں میں بھی اس قسم کے بازار لگتے ہیں۔

سانگولا کا جانوروں کا ہفتہ واری بازار

گرمیوں کے موسم میں پرندوں کے لیے پانی کا انتظام کرنے کے لیے اکرم کو مٹّی کے برتنوں کی ضرورت تھی۔ ضمیر چاچا کی دکان میں مٹّی کے بہت اچھے برتن ملتے ہیں۔ وہاں سے اکرم نے ایک بڑا طباق خریدا۔ طباق مٹّی کا پھیلا ہوا ایک برتن ہوتا ہے۔ بازار میں ابّو، امّی، اکرم اور ندا نے گنّے کا رس پیا۔ پھر سامان سے بھری ہوئی تھیلیاں لے کر وہ گھر آ گئے۔ ندا اور اکرم نے مل کر خرچ کا حساب جوڑا۔

سوپر مارکیٹ

امّی اور ابّو کبھی کبھی سوپر مارکیٹ جاتے ہیں۔ یہاں ایک ہی دکان میں کرانہ سامان، سبزیاں، پھل، بسکٹ، بریڈ، صابن، شیمپو، میک اَپ کا سامان، گھریلو استعمال کی چیزیں، اسٹیشنری جیسی روزمرہ استعمال کی چیزیں ملتی ہیں۔ ایسی دکان کو 'سوپر مارکیٹ' کہا جاتا ہے۔ عام طور پر سوپر مارکیٹ شہروں میں ہوتے ہیں۔

سوپر مارکیٹ

شاپنگ مال

شاپنگ مال

یہ ایک قسم کا بازار ہی ہوتا ہے۔ بڑے شہروں میں کئی منزلہ عمارت میں مختلف قسم کے سامانوں کی کئی دکانیں ہوتی ہیں۔ آنے جانے کے لیے ایسکلیٹر اور لفٹ ہوتے ہیں۔ مال میں سبزیاں، پھل اور اناج کے علاوہ کھلونے، کپڑے، فرنیچر، الیکٹرک اور الیکٹرانک مصنوعات اور گھریلو استعمال کی چیزیں یعنی ہر چیز ان دکانوں میں ملتی ہیں۔

یہاں لوگوں کے بیٹھنے کے لیے جگہ ہوتی ہے۔ کھانے پینے کی مختلف چیزوں کے اسٹال بھی ہوتے ہیں۔ یہاں سب کچھ ایک ہی چھت کے نیچے مل جاتا ہے۔

تمام مصنوعات پر قیمت کے اسٹیکر لگے ہوتے ہیں۔ خریداری کے بعد قیمت کی ادائیگی کے لیے اسٹیکر پر چھپے ہوئے بارکوڈ سسٹم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بارکوڈ اسکین کرکے قیمت دیکھی جاتی ہے۔ گاہک کو ادائیگی کی رسید دی جاتی ہے۔ خریدی ہوئی چیزوں کی قیمت نقد یا آن لائن طریقے سے ادا کی جاتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

عام طور پر جہاں روزانہ چیزیں خریدی اور بیچی جاتی ہیں اس جگہ کو بازار کہا جاتا ہے۔ کسی ایک مخصوص دن یا مدت میں لگائے جانے والے بازار کو 'ہاٹ' کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے 'بازار - ہاٹ' جیسا فقرہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ صرف برتن یا صرف کپڑے جیسی ایک ہی قسم کی چیز جہاں ملتی ہے اس بازار کو 'گنج' کہا جاتا ہے۔ مثلاً کپڑا گنج یا لکڑ گنج۔

بتاؤ تو بھلا!

- تمھارے گھر کے نزدیک کون سا بازار ہے؟ کیا تمھیں بازار جانا پسند ہے؟
- بازار سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

آؤ سمجھ دار گاہک بنیں۔

کھانے پینے کی چیزوں میں کی جانے والی ملاوٹ، بڑھتی ہوئی قیمتیں، وزن میں دھوکا دہی جیسے دھوکوں سے گاہکوں کی حفاظت کرنے کے لیے گاہک تحریک وجود میں آئی۔ گاہکوں کو چاہیے کہ وہ سامان خریدتے وقت چیزوں کا وزن اور قیمت وغیرہ کے بارے میں اطمینان کرلیں۔

مشق

سوال ۱ : نام لکھو۔

(الف) چیزیں فروخت کرنے والا ....

(ب) چیزیں خریدنے والا ....

(ج) چیزوں کی خرید وفروخت کی جگہ ....

سوال ۲ : بازار کی قسمیں اور ان میں فروخت کی جانے والی چیزوں کے لحاظ سے تصوّراتی خاکہ مکمل کرو۔

سوال ۳ : دکان میں خریدی گئی چیزوں کی رسید کی تصویر دیکھ کر نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو۔

(الف) دکان کس چیز کی ہے؟ ....

(ب) رسید کے مطابق خریدی ہوئی چیزوں کے نام لکھو۔ ....

(ج) رسید پر درج تاریخ لکھو۔ ....

(د) رسید کے مطابق دکان دار کو کتنے روپے دینے ہیں؟ ....

(ہ) کیا دکان دار نے کوئی رعایت دی ہے؟ اگر ہاں تو کتنے روپوں کی؟ ....

چیزیں خریدنے کا ٹیکس بیجک (ٹیکس اِنوائس)

GSTIN: 27ABCDE12345S1Z5

ٹائے این جوائے

رنکالا چوپاٹی، کولھاپور-۴۱۶۰۱۲

موبائل: ۹۹۹۹۹۰۰۰۰۰

ای میل: toynjoy@gmail.com

انوائس نمبر: 25-26/099 انوائس تاریخ: 1 جنوری 2026

قیمت معہ ٹیکس	GST				قابل ٹیکس قیمت	HSN نمبر	کھلونا
	SGST Rate		CGST Rate				
₹ 472	36	9%	36	9%	₹ 400	9503	بیٹری ٹرین
₹ 336	18	6%	18	6%	₹ 300	9504	ٹرائے سکل
₹ 808	کل قیمت						

سوال ۴ : درج ذیل جدول مکمل کرو۔ (مثلاً مقام اور وہاں ملنے والی چیز)

ہفتہ واری بازار	سوپر مارکیٹ	شاپنگ مال
....	....	....
....	....	....
....	....	....

سوال ۵ : ایسا کیوں ہوا ہوگا؟ وجہ کے ساتھ لکھو۔

(الف) بازار جاتے وقت ندا نے کپڑے سے بنی تھیلیاں ساتھ لیں۔

(ب) ابو نے ندا سے کہا کہ کچھ چیزیں پسند کی وجہ سے نہیں بلکہ ضرورت کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں۔

(ج) دکان دار زور زور سے آواز لگا کر اپنی چیزوں کی تشہیر کر رہے تھے۔

(د) اکرم نے گھر سے ہی خریدنے کے سامان کی فہرست تیار کر کے لائی تھی۔

سوال ۶ : درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھو۔

(الف) ندا کے ابو نے بازار سے کون کون سی چیزیں خریدیں؟

(ب) چیزیں خریدتے وقت ہمیں کون سی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ ان کی فہرست (ہدایت نامہ) بناؤ۔

(ج) بارکوڈ سسٹم کا استعمال کس لیے کیا جاتا ہے؟

سرگرمی

- آس پاس کے بازار میں جا کر وہاں کی سرگرمیوں کی معلومات لکھو۔
- تمھارے آس پاس کے جانوروں کے بازار کی معلومات جمع کر کے لکھو۔
- سوپر مارکیٹ، شاپنگ مال کی سیر کر کے اپنا تجربہ لکھو۔

***

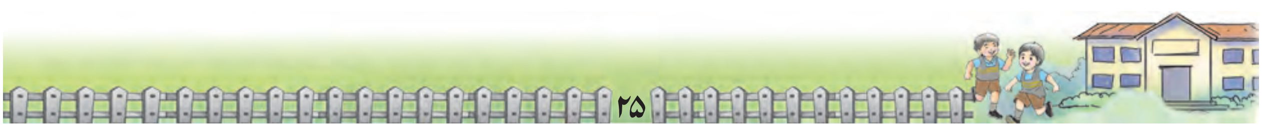

۵۔ ہماری ضرورتیں اور مسائل

اوپر دی ہوئی تصویر کا مشاہدہ کرو۔

روزانہ زندگی گزارنے کے لیے انسان کو کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اوپر دی ہوئی تصویر میں غذا اور پانی دکھائے گئے ہیں۔ غور کرو کہ انسان کو ان دو چیزوں کے علاوہ کون سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ چوکون میں لکھو۔

صبح جاگنے سے لے کر رات سونے تک تم روزانہ کیا کیا کرتے ہو، یاد کرو۔ اس کے لیے کون کون سی چیزیں ضروری ہوتی ہیں، اس کے بارے میں سوچو۔ ان چیزوں کو 'ضرورت' کہتے ہیں۔

جن چیزوں کے بغیر انسان کا زندگی گزارنا مشکل ہو انھیں انسان کی 'بنیادی ضرورتیں' کہا جاتا ہے۔

* **بنیادی ضرورتیں** : روٹی، کپڑا، مکان، صحت، تعلیم

غور کرو۔

اگر تمھارے گھر کے نل میں تین دن تک پانی نہ آئے تو کیا ہوگا؟

ضرورت اور پسند :

کیا ان دونوں میں کوئی فرق ہے؟

ہاں ! بالکل ہے۔ضرورت یعنی ایسی چیزیں جن کے بغیر ہمارا زندگی گزارنا مشکل ہو۔مثلاً غذا اور پانی کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ جب کہ پسند کی چیزیں ہماری زندگی کو مزید سکون بخش اور آرام دہ بناتی ہیں۔ البتہ اگر پسند کی چیزیں نہ ہوں تب بھی زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

عامر کو مٹھائی بہت پسند ہے۔ وہ روزانہ مٹھائی کھاتا ہے۔ کیا یہ مناسب ہے؟

ضرورت کی ساری چیزیں ہمیں پسند ہوں، ایسا ممکن نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ پسند کی تمام چیزیں ہماری ضرورت ہوں۔

مختصر یہ کہ ضرورت کو ہر حال میں پورا کرنا ہوتا ہے جب کہ پسند پر روک بھی لگائی جاسکتی ہے۔

ذیل میں سے ضرورت اور پسند طے کرو۔ جو چیز ضرورت ہے اس کے سامنے ضرورت لکھو اور جو پسند ہے اس کے سامنے پسند لکھو۔

۱۔ اناج	۲۔ ویفرس/ چاکلیٹ ....
۳۔ مشروب	۴۔ مکان ....
۵۔ پانی	۶۔ کھلونے ....
۷) کپڑے	۸) کتابیں ....

اب ہم اپنی بنیادی ضرورتوں کی معلومات حاصل کریں گے۔

پانی : پانی ہماری پیاس بجھاتا ہے۔ پانی انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں ، پرندوں اور نباتات کے لیے بھی ضروری ہے۔ پانی نہ ملے تو ان کا بھی زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اسی لیے پانی کو 'زندگی' کہا جاتا ہے۔

بارش پانی کا سب سے اہم ماخذ ہے۔ پانی عوامی ملکیت ہے۔ پانی پر سب کا برابر کا حق ہے۔

کر کے دیکھو۔

تمھارے گھر میں پانی کہاں سے اور کیسے آتا ہے، تصوّراتی خاکے کی مدد سے چوکون میں لکھو۔

بارش

↓

اہم ماخذ

↓

پانی کا ماخذ - مختلف آبی ذخیرے

(ندی، بند، کنواں، پشتے، جھرنا، چشمہ، نہر وغیرہ)

↓

کہاں ذخیرہ کیا گیا؟

(بند، پانی کی ٹنکی، کنواں وغیرہ)

↓

گھر تک کیسے آیا؟

(کنواں، ہینڈ پمپ، نل، عوامی نل، آب مصفا مرکز وغیرہ)

غذا : انسان کو زندہ رہنے کے لیے پانی کے ساتھ ساتھ غذا یعنی کھانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ تمام لوگوں کو بھرپور اور غذائیت سے مالا مال غذا ملنی چاہیے۔ اسی طرح یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ کھانا ضائع نہ ہو۔

بتاؤ تو بھلا!

- تم روزانہ کھانے میں کون سی چیزیں کھاتے ہو؟
- یہ چیزیں تمھیں کہاں سے ملتی ہیں؟
- گھر کے تمام افراد کے لیے اناج کافی ہو، اس کے لیے کون سی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

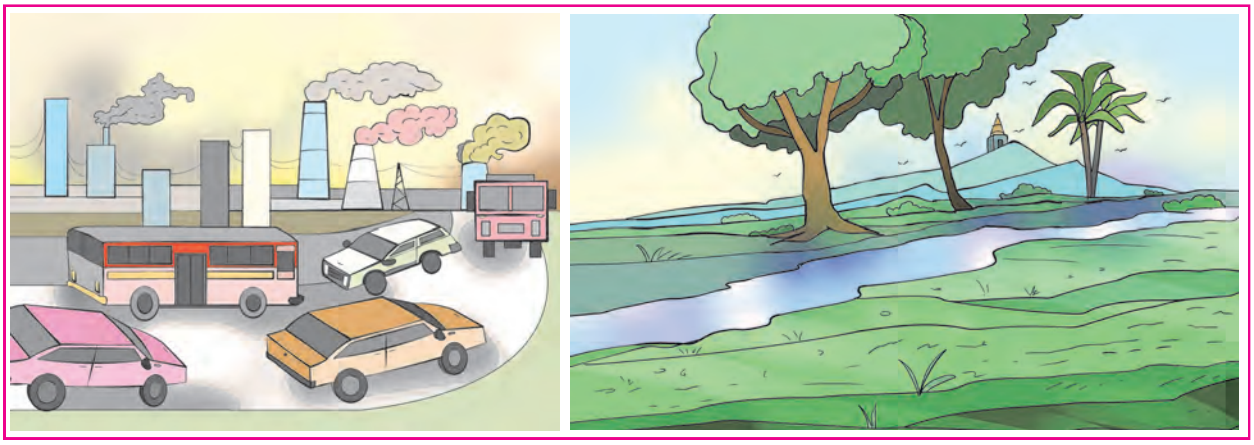

اوپر بتائی ہوئی جگہوں میں سے تم کس جگہ رہنا پسند کروگے؟ کیوں؟

ہوا : تندرستی اور صحت کے لیے صاف ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ صاف ہوا میں سانس لینے کی وجہ سے جسم اور دل صحت مند رہتے ہیں۔ بھاگ دوڑ کرنے اور چلنے پھرنے جیسے روزمرہ کے کاموں میں جوش رہتا ہے۔ کبھی کبھی ہوا میں گاڑیوں کا دھواں، کارخانوں کا دھواں اور دھول کے ذرّات شامل ہوجاتے ہیں۔ اس وجہ سے ہوا آلودہ ہوجاتی ہے۔ آلودہ ہوا کی وجہ سے ہماری صحت کے لیے خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

بتاؤ تو بھلا!

- کیا تمھارے اطراف کی ہوا صاف ہے؟
- ہوا کو صاف رکھنے کے لیے کون سے اقدامات کیے جاتے ہیں؟

لباس : گرمی، ہوا اور بارش سے بچنے کے لیے کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مختلف موسموں میں ہم الگ الگ قسم کے لباس پہنتے ہیں۔ تمام لوگوں کو ضرورت کے مطابق کپڑا ملنا ضروری ہے۔

مکان : ہر ایک کے لیے محفوظ مکان ضروری ہوتا ہے۔ مکان ہمیں تحفّظ فراہم کرتا ہے۔ رہنے کی جگہ کو مکان کہتے ہیں۔ ہمارا مکان یعنی ہمارا گھر۔ ہم گاؤں میں رہیں یا شہر میں، ہم جہاں رہتے ہیں وہاں کی آب و ہوا کیسی ہے، وہاں کون سے وسائل دستیاب ہیں، ان باتوں پر منحصر ہوتا ہے کہ ہمارا گھر کیسا ہو۔

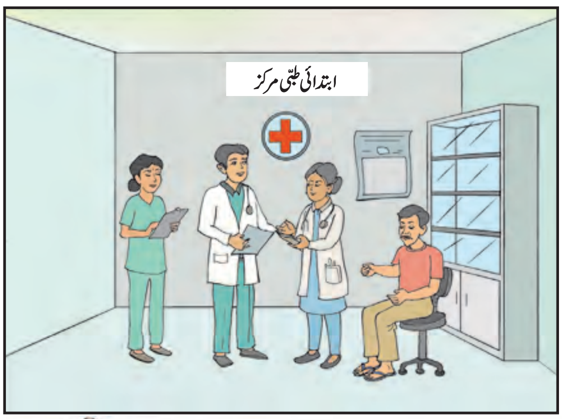

صحت : اچھی عادتوں اور اچھی غذا کی وجہ سے اچھی صحت برقرار رہتی ہے۔ پابندی کے ساتھ ورزش اور یوگا کی وجہ سے ہمیں تندرست رہنے میں مدد ملتی ہے۔ اچھی صحت اور تندرستی کی وجہ سے ہی ہم روزمرہ کے کام کر سکیں گے اور اپنا اور اپنے خاندان کے لوگوں کا خیال رکھ سکیں گے۔ مختلف وجوہات کی بنا پر لوگ بیمار پڑتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں صحیح علاج اور دوائی نہایت ضروری ہوتی ہیں۔ اس لیے ہر گاؤں میں ابتدائی طبّی امداد مرکز

ہوتا ہے۔شہروں میں چھوٹے بڑے دواخانے ہوتے ہیں۔تمام لوگوں کا ان کی ضرورت کے مطابق علاج کیا جاتا ہے۔

تمھیں کیا لگتا ہے؟

اچھی صحت کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

تعلیم : سماج کے تمام لوگوں کے لیے 'تعلیم' ایک اہم ضرورت ہے۔تعلیم کو تمام لوگوں تک پہنچانے کے لیے حکومت مختلف منصوبے بناتی ہے۔تعلیم کی وجہ سے ہمیں بہت سی باتوں کا علم ہوتا ہے۔تعلیم کی وجہ سے غور وفکر، حل تلاش کرنا، نئی چیزیں تیار کرنا جیسے مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

غذا، کپڑا، مکان، صحت اور تعلیم انسان کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ زندگی بہتر طریقے سے گزارنے کے لیے بنیادی ضرورتوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔

بتاؤ تو بھلا!

- اپنا، اپنے خاندان کا اور آس پاس کا جائزہ لو۔غور کرنے پر کیا تمھیں مزید کچھ ضرورتوں کا احساس ہوتا ہے؟
- تعلیم اور صحت کے بارے میں اقوالِ زریں بیان کرو۔

صفائی ملازمین، ڈاکٹر، معلم، کسان، پولس، فوجی
کی وجہ سے ہماری کون کون سی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں؟

قدرتی وسائل : ہمارے آس پاس موجود اُن اجزا کو وسائل کہا جاتا ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں اور جن کا استعمال کرکے ہم زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

ضرورت پوری کرنے کے لیے وسائل درکار ہوتے ہیں۔ہم قدرتی طریقے سے ملنے والے اور ہمارے آس پاس موجود چیزوں کا استعمال اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ ان چیزوں کو 'قدرتی وسائل' کہا جاتا ہے۔مثلاً پانی ایک قدرتی وسیلہ ہے جس کا استعمال ہمیں کفایت شعاری اور احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے۔

انسان کے پیدا کردہ وسائل میں پیسا، جائداد، نقل وحمل کے ذرائع، مشینیں وغیرہ شامل ہیں۔

انسان کے پیدا کردہ اور قدرتی وسائل پہچانو۔

مفت تقسیم کے لیے

ہمارے مسائل

ہم نے اپنی ضرورتوں کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اب ہم اپنے مسائل کے بارے میں جانیں گے۔ مسئلہ یعنی ہماری روزمرہ زندگی میں پیش آنے والی رکاوٹ۔ اچھی زندگی گزارنے کے لیے ضروری چیزیں جب انسان کو آسانی سے نہ ملے تو مسئلہ پیش آتا ہے۔

اسلم کے گاؤں میں پانی کی قلّت ہے۔ پانی کی ٹنکی میں پانی نہیں ہے۔ ندیاں سوکھ چکی ہیں۔ کنویں بھی سوکھ گئے ہیں۔ بند میں پانی کی سطح نیچے جا چکی ہے۔ گاؤں کے لوگوں کو روزمرہ استعمال کے لیے بھی پانی نہیں مل پا رہا ہے۔ اسلم کے گاؤں میں ضرورت کے مطابق پانی نہ ملنا ایک مسئلہ ہے۔

غذا کی قلّت ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں جیسے گیلا قحط (سیلاب کی وجہ سے ہونے والا قحط)، خشک سالی، قابلِ کاشت زمین کی کم شرح، مہنگائی، جنگ وغیرہ۔

غور کرو۔

تمھارے آس پاس کون سے مسائل ہیں؟ ان مسائل کے حل کے لیے کون سے اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟

اوپر دی ہوئی تصویروں میں تمھیں کون کون سے مسائل دِکھائی دیتے ہیں؟ ان مسائل کی وجہ سے ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں کون سی رکاوٹیں پیش آتی ہیں؟

سماجی مسائل اور سہولتیں

پیدائشی طور پر، بیماری کی وجہ سے یا حادثے کی وجہ سے ہم سے کئی لوگ جسمانی معذوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عوامی جگہوں پر چلنے پھرنے کے دوران انھیں کئی مشکلات اور رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ اس لیے ایسے لوگوں کو خاص سہولتوں، خدمات اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

بتاؤ تو بھلا!

سفید چھڑی ہاتھ میں لیے ایک نابینا شخص سڑک پر چل رہا ہے۔ اس وقت تم کیا کرو گے؟

سفید چھڑی کی مدد سے کوئی نابینا انسان عوامی جگہ پر آسانی کے ساتھ چل پھر سکتا ہے۔ بریل رسم الخط کی مدد سے وہ پڑھ لکھ سکتا ہے اور ریاضی کے عمل بھی کر سکتا ہے۔

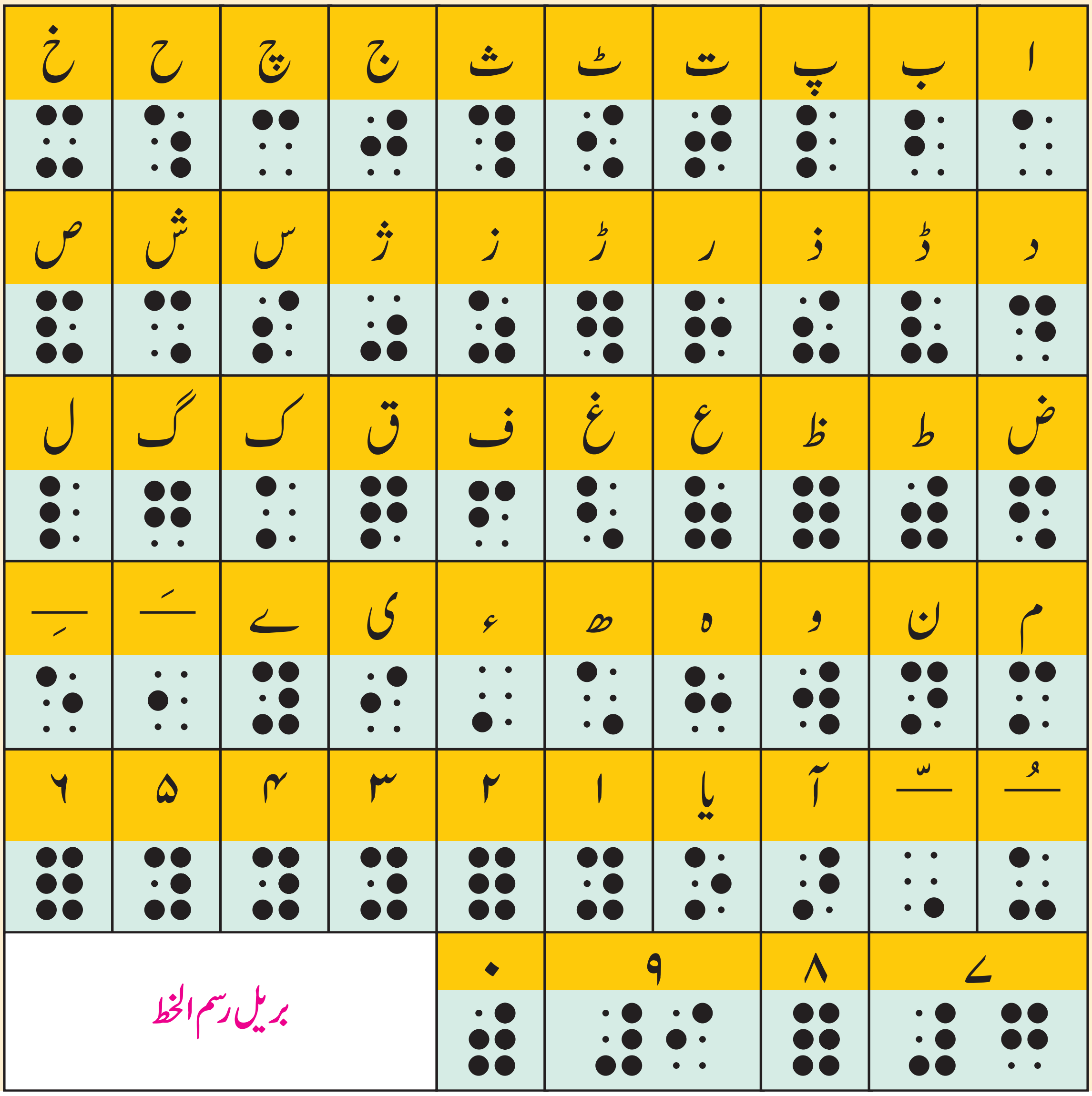

بتاؤ تو بھلا!

اسکول کے زینے کے قریب ریمپ کس لیے بنایا جاتا ہے؟

پیدائشی یا حادثاتی طور پر معذور شخص کا پیر کچھ وقت کے لیے بے کار ہو جاتا ہے۔ اس شخص کے لیے زینہ چڑھنا اُترنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس لیے ریمپ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ریمپ کی وجہ سے پہیوں والی کرسی استعمال کرنے والے لوگوں کے لیے کسی عمارت کے اندر آنا جانا ممکن ہو جاتا ہے۔ پہیوں والی کرسی استعمال کرنے والے لوگوں کے لیے خاص قسم کے بیت الخلا کی سہولت بھی بعض مقامات پر دکھائی دیتی ہے۔

بتاؤ تو بھلا!

کیا تم اشاراتی علامات کی زبان جانتے ہو؟

گونگے اور بہرے لوگوں کے لیے اشاراتی علامات کی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ بولنے والوں کے ہونٹوں کی حرکات وسکنات اور چہرے کے تاثرات کے ذریعے وہ بات سمجھ جاتے ہیں۔ دوردرشن پر گونگوں اور بہروں کے لیے اشاراتی علامات کی زبان پر مشتمل خصوصی خبریں دکھائی جاتی ہیں۔

معذور لوگوں کے لیے ایسا ماحول بنانا ضروری ہے جو ہر قسم کی رکاوٹ سے پاک ہو۔ حکومت ان لوگوں کے لیے مختلف سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ اسکول، مختلف دفتروں، عوامی عمارتوں، دواخانوں، تفریح گاہوں جیسے مقامات میں آسانی کے ساتھ آجا سکیں۔

الف	ب	پ
ت	ٹ	ث
ج	چ	ح
خ	د	ڈ
ذ	ر	ڑ
ز	ژ	س
ش	ص	ض
ط	ظ	ع
غ	ف	ق
ک	گ	ل
م	ن	و
ہ	ء	ی
ے	اشاراتی علامات کی نشانیاں	

- درسی کتاب کے آغاز میں دیے ہوئے QR کوڈ میں دی ہوئی لنک کے ذریعے اشاراتی علامات کی زبان کو سمجھو۔

کیاتم جانتے ہو؟

مرلی کانت پیٹکر: ان کا تعلق سانگلی سے ہے۔۱۹۷۲ء میں جرمنی کے شہر ہیڈل برگ میں پیرا اولمپک منعقد ہوئے تھے۔ اس مقابلے میں انھوں نے عالمی ریکارڈ قائم کیا اور ملک کے لیے طلائی تمغہ بھی حاصل کیا۔ انھیں ۲۰۱۸ء میں ’پدم شری‘ اعزاز سے نوازا گیا۔ مرلی کانت پیٹکر بھارتی فوج میں ملازم تھے۔ ۱۹۶۵ء کی بھارت پاکستان جنگ میں انھیں گولیاں لگیں جس سے وہ زخمی ہوگئے اور جسمانی طور پر معذور ہوگئے۔ اس کے باوجود انھوں نے مُکّے بازی، نیزہ اندازی، گولا پھینک جیسے کھیلوں میں مہارت حاصل کی۔

شیتل دیوی : شیتل دیوی کا تعلق ریاست جموں اور کشمیر سے ہے۔ انھوں نے معذوروں کے لیے منعقدہ کئی مقابلوں میں تیر اندازی میں اپنے پیروں کے ذریعے تیر اندازی کرکے طلائی تمغے حاصل کیے۔ ان کی اس خاص کارکردگی کے لیے حکومت ہند نے انھیں ’ارجن ایوارڈ‘ سے نوازا۔

مشق

سوال ۱ : مناسب متبادل چن کر خالی جگہ پُر کرو۔

(الف) پینے کے پانی کی صفائی...................... میں کی جاتی ہے۔

(۱) بورویل (۲) آب مصفا مرکز

(۳) پانی کی ٹنکی (۴) کارخانے

(ب) گاؤں میں علاج معالجہ................... میں ہوتا ہے۔

(۱) گرام پنچایت (۲) بینک

(۳) ابتدائی طبّی مرکز (۴) اسکول

(ج) ہمیں قدرتی وسائل کا................... استعمال کرنا چاہیے۔

(۱) جیسا چاہے ویسا (۲) بھرپور

(۳) کبھی کبھی (۴) کفایت شعاری سے

سوال ۲ : وجہ لکھو۔

(الف) ملک میں کبھی کبھی غذا کی قلّت ہوسکتی ہے۔

(ب) اپنی پسند ناپسند پر قابو رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

(ج) پانی کو 'زندگی' کہا جاتا ہے۔

سوال ۳ : ذیل کے بیانات پڑھ کر ان کے فائدے لکھو۔

(الف) ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ غذا کو ضائع ہونے نہ دیں۔

(ب) تمام لوگوں کے لیے محفوظ مکان ضروری ہے۔

(ج) تمام لوگوں کے لیے تندرستی نہایت ضروری ہے۔

(د) سماج کے تمام لوگوں کو تعلیم ملنی چاہیے۔

سوال ۴ : درج ذیل تصوّراتی خاکہ مکمل کرو۔

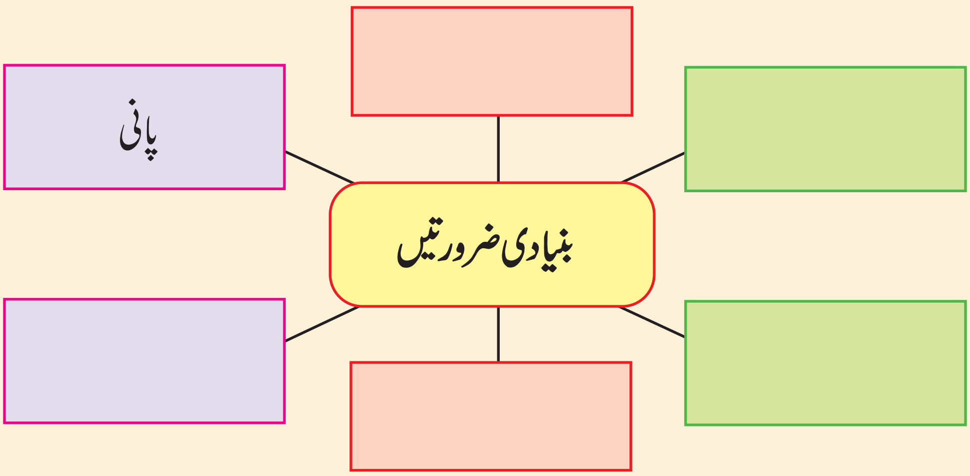

سوال ۵ : درج ذیل موقع پر تم کیا کروگے؟

(الف) شادی کی تقریب میں لوگ اناج ضائع کررہے ہیں۔

(ب) معذوٗر شخص راستہ پار کررہا ہے۔

(ج) تمھارا پڑوسی راجو اسکول پابندی سے نہیں جاتا۔

(د) زرینہ ہمیشہ نہایت شوق سے کولڈ ڈرنک پیتی ہے۔

سوال ٦ : تمھارے اسکول میں بین الاقوامی یوگا دن کیسے منایا جاتا ہے؟ بتاؤ۔

سرگرمی

- الگ الگ موسموں میں جو کپڑے پہنے جاتے ہیں ان کی تصویریں حاصل کرو اور انھیں چسپاں کر کے ان کے نیچے ان کے ناموں کی فہرست بناؤ۔
- معذور افراد کو حکومت کی جانب سے ملنے والی سہولتوں کے بارے میں اپنے والدین کی مدد سے معلومات لکھو۔
- قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں ہندوستانی معذور کھلاڑیوں کے کارناموں کی معلومات انٹرنیٹ کی مدد سے حاصل کرو۔

۲۱ جون - بین الاقوامی یوگا دن

***

٦۔ آب خواندگی

بوند بوند پانی کا یہاں
زمین میں جذب ہوجائے
پانی ہی اصل دولت
سبق یہ سب کو مل جائے

آب یعنی پانی۔آب خواندگی یعنی پانی کی اہمیت کوسمجھنا، پانی کی بچت کرنا، زمین کے نیچے پانی کی سطح میں اضافے کی کوشش کرنا۔

سنت گیانیشور نے اپنی کتاب ’گیانیشوری‘ میں پانی کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا ہے،

سنت گیانیشور

“नगरे चि रचावी। जलाशये निर्मावी।
महावने लावावी। नानाविधे॥”

اس کا مطلب ہے شہر اگر ہو بسانا ، پانی کے ذخیرے تعمیر کریں۔ درخت اُ گائیں تاکہ شہر بس جانے کے بعد پانی کی دشواری پیش نہ آئے۔

ہمیں زندہ رہنے کے لیے پانی کی ضرورت ہے۔ پانی کا سب سے اہم ماخذ بارش ہے۔ بارش ہر جگہ ایک جیسی مقدار میں نہیں ہوتی۔ کہیں زیادہ بارش ہوتی ہے تو کہیں کم۔ کئی مقامات پر موسلا دھار بارش کی وجہ سے سیلاب آجاتے ہیں۔ جب کہ کئی مقامات پر بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی آجاتی ہے۔ سب لوگوں کو پانی فراہم کرنے کے لیے پانی کی منصوبہ بندی کرنی پڑتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

لاتور شہر میں پانی کی شدید قلّت پیدا ہوگئی تھی۔ اُس وقت حکومت کی جانب سے فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کے ذریعے شہر میں لوگوں تک پانی پہنچایا گیا تھا۔

بھارت میں ہر سال بارش کا ایک عرصہ متعین ہوتا ہے۔ اسے برسات کا موسم کہا جاتا ہے۔ بارش کے پانی کو روک کر پانی ذخیرہ کرنے اور اسے استعمال میں لانے کے لیے ندیوں پر بند تعمیر کیے جاتے ہیں۔ بند کے پانی کو صاف کرکے اسے نلوں کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا جاتا ہے۔

بتاؤ تو بھلا!

- پانی کی بچت کے لیے تم کیا کرتے ہو؟

بھارت میں قدیم زمانے سے آب انتظامیہ کو اہمیت دی گئی ہے۔ سندھ کی تہذیب میں گھروں کے صحن میں ہی کنویں ہوا کرتے تھے۔ ان کنوؤں کے ذریعے پینے کا پانی حاصل کیا جاتا تھا۔ آگے چل کر گوتم بدھ کے زمانے میں بھکشوؤں کی رہائش کے لیے کئی مسکن (وِہار) تعمیر کیے گئے۔ کئی دفعہ سفر کے دوران آرام کرنے اور بارش کے موسم میں چند دنوں تک ٹھہرنے کے لیے غاروں کا استعمال کیا۔ غاروں میں پینے کے لیے پانی ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ اسے 'پان پوڑھی' (زمینی ٹنکی/حوض) کہا جاتا تھا۔ مہاراشٹر میں جُنّر کے قریب کھودے ہوئے مسکنوں میں اس قسم کی زمینی ٹنکیاں پائی جاتی ہیں۔ سمراٹ اشوک نے کنویں کھود کر مسافروں کے لیے پانی کی سہولت فراہم کی تھی۔

شیونیری قلعے میں پان پوڑھی

شکھر شنگنا پور میں شیوتیرتھ تالاب

ضلع ستارا کے تعلقہ مان میں شکھر شنگنا پور مقام پر شمبھو مہادیو کا مندر جس پہاڑی پر واقع ہے وہاں پانی کی سہولت نہیں تھی۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کے دادا مالوجی راجے بھوسلے نے یہاں ایک بڑا تالاب کھدوایا۔

گنگا ساگر تالاب - رائے گڑھ قلعہ

شیواجی مہاراج کہا کرتے تھے کہ پہاڑ پر قلعہ تعمیر کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ وہاں پانی دستیاب ہے یا نہیں۔ شیواجی مہاراج نے رائے گڑھ قلعے پر پانی کے لیے چھوٹے بڑے کئی تالاب کھدوائے تھے۔ بارش کا پانی ان تالابوں میں جمع رکھنے کا مکمل انتظام کیا گیا تھا۔ انھوں نے آبی ذخائر کی صفائی اور پانی کی بچت کے لیے بھی ہدایات دی تھیں۔

پونیہ شلوک اہلیا بائی ہولکر نے کنویں کھود کر پانی کی کافی سہولت فراہم کیں۔ پانی کی سبیلیں قائم کر کے راہ گیروں کے لیے بھی پانی کا انتظام کیا۔ مثلاً اگت پوری کی ٹوپ باوڑی، جیجوری کا ملہار گوتمیشور تالاب وغیرہ۔

اِگت پوری میں ٹوپ باوڑی

جیجوری میں گوتمیشور تالاب

زیرزمین پانی کی ذخیرہ اندوزی : گھر کی چھتوں، عمارتوں کی چھتوں، پہاڑوں اور زمین پر بارش کا پانی برستا ہے۔ اسے ضائع نہ کرتے ہوئے کسی خاص طریقے سے ٹنکیوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے یا زمین میں گڑھے بنا کر اسے محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے زیرزمین پانی کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے۔ پانی کی وجہ سے کنویں بھرتے ہیں۔ زمین میں نمی یا گیلا پن اور ماحول کا توازن برقرار رہتا ہے۔ شجرکاری اور درختوں کی نگہداشت کی وجہ سے زمین پر دھوپ کی شدت میں کمی آتی ہے۔ درختوں کی جڑوں کی وجہ سے زمین کے اندر پانی جذب ہونے میں مدد ملتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

سابق مرکزی وزیر موہن دھاریا نے پونہ میں ایک رضا کار تنظیم 'ون رائی' قائم کی۔ اس تنظیم کے ذریعے پشتے تعمیر کیے جاتے ہیں۔ یہ پشتے کم خرچ میں تعمیر ہوجاتے ہیں۔ کسی چھوٹی ندی یا نالے میں پانی کو روک کر زیرزمین پانی کی سطح میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ زراعت (کھیتی) اور گھریلو کاموں میں اس پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

پانی کی بچت : زمین پر میٹھے پانی کے ذخائر محدود ہیں۔ بارش ہر جگہ یکساں نہیں ہوتی۔ اس کی مقدار ہر جگہ کم زیادہ ہوتی ہے۔آبادی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔اس لیے پینے کے لیے پانی کی طلب میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ایسے وقت پانی کا استعمال کفایت شعاری سے کرنا نہایت ضروری ہے۔اس کے علاوہ پانی کے ذخائر اور منبع کو صاف رکھنا اور آلودگی سے پاک رکھنا بھی ضروری ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

پانی کو دوبارہ استعمال کے لائق بنانا وقت کی اہم ضرورت : ضلع ستارا کے جکات واڑی میں حمام اور غسل خانوں سے خارج ہونے والے پانی کو چھان کر اور اسے صاف کر کے باغبانی اور پائیں باغ کے ساتھ ساتھ صفائی کے لیے دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے۔اس طریقے سے پانی کو بار بار استعمال کیا جاسکتا ہے۔پانی کو دوبارہ استعمال کے لائق بنانے کا عمل شہروں میں زیادہ پیمانے پر دکھائی دیتا ہے۔

غور کرو۔

اپنے گھر میں استعمال شدہ پانی کو دوبارہ کیسے استعمال کریں گے؟

پانی بچانے کے لیے اچھی عادتیں -

* جتنی ضرورت ہے اتنا ہی پانی استعمال کیا جائے۔
* نلوں کو کھلا نہ چھوڑا جائے۔ رِسنے والے نلوں کو درست کرلیا جائے۔

پانی آلودہ ہونے کی وجوہات

آب صفائی یعنی پانی کو صاف کرنا۔ پانی کئی وجوہات سے آلودہ ہوجاتا ہے۔یعنی پانی میں نقصان دہ اجزا کی ملاوٹ ہوجاتی ہے۔ آلودہ پانی کو اگر ذاتی استعمال یا زراعت (کھیتی) کے لیے استعمال کیا جائے تو ہماری صحت کے لیے مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔اس لیے پانی کو صاف کرنا ضروری ہوتا ہے۔

غور کرو۔

- پانی کے آلودہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟
- پانی کو صاف کرنے کے طریقے بتاؤ۔

ڈاکٹر راجندر سنگھ

واٹر مین آف انڈیا : راجستھان کے علاقے مارواڑ میں بارش نہایت کم ہوتی ہے۔ لوگوں کو روزمرہ استعمال اور زراعت (کھیتی) کے لیے پانی نہیں ملتا۔ ڈاکٹر راجندر سنگھ اسی علاقے میں پلے بڑھے۔ پانی کے لیے ہونے والی بھاگ دوڑ کا انھیں ذاتی تجربہ تھا۔ اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے انھوں نے 'جوہڑ' تعمیر کرنا شروع کیا۔ مٹی کے پشتے کو جوہڑ کہتے ہیں۔ ان پشتوں میں پانی کو روکا جاتا ہے۔ جہاں یہ اسکیم عمل میں لائی گئی اس کے آس پاس کا علاقہ سرسبز ہوگیا۔ اس کارنامے کی وجہ سے راجندر سنگھ کو 'واٹر مین آف انڈیا' کہا جانے لگا۔

پوپٹ راؤ پوار

مہاراشٹر کے ضلع اہلیانگر کے گاؤں رالے گن سدّھی میں انا ہزارے اور ہیورے بازار میں پوپٹ راؤ پوار نے گاؤں میں پانی کی سطح میں اضافے کے لیے مختلف کوششیں کیں۔

انا ہزارے

کیا تم جانتے ہو؟

- مہاراشٹر میں ۱۰ مئی کو 'یومِ آب' منایا جاتا ہے۔

پانی جانداروں کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس لیے آبی تحفظ اور پانی کی ذخیرہ اندوزی ہم سب کی ذمہ داری ہے۔
'آب خواندہ ہوکر پانی بچاؤ۔'

مشق

سوال ۱ : وجہ لکھو۔

(الف) ندی پر بند باندھے جاتے ہیں۔
(ب) لاتور شہر میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کے ذریعے پانی فراہم کیا گیا۔
(ج) چھترپتی شیواجی مہاراج نے رائے گڑھ قلعے میں آب رسانی کا انتظام کیا۔
(د) ڈاکٹر راجندر سنگھ نے جوہڑ تعمیر کیے۔

سوال ۲ : درج ذیل سوالوں کے دو تین جملوں میں جواب لکھو۔

(الف) اپنے آس پاس کے آلودہ پانی کے بارے میں سرپرستوں کے ساتھ بات چیت کرکے ان مسائل کا حل لکھو۔

(ب) ڈاکٹر راجندر سنگھ کو 'واٹر مین آف انڈیا' کیوں کہا جاتا ہے؟

سوال ۳ : سامنے کی تصویر دیکھ کر ذیل کے سوالوں کے جواب لکھو۔

(الف) تصویر میں دیے ہوئے ناپ کے مطابق بوتل میں کتنا پانی سماتا ہے؟

(ب) اس بوتل کی قیمت کتنی ہے؟

سوال ۴ : زیرِ زمین پانی کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں دی ہوئی عبارت پڑھو اور سوالوں کے جواب لکھو۔

زیرِ زمین پانی کی ذخیرہ اندوزی : گھر کی چھتوں، عمارتوں، پہاڑ کی چوٹیوں اور زمین پر بارش کا پانی برستا ہے۔ اس پانی کو ضائع نہ کرتے ہوئے ایک خاص طریقے سے اسے ذخیرہ کیا جاتا ہے یا پھر زمین میں گڑھے کھود کر اسے جذب کرایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے زیرِ زمین پانی کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے۔ کنویں بھر جاتے ہیں۔ زمین کی نمی برقرار رہتی ہے۔ ماحول کا توازن برقرار رہتا ہے۔ شجرکاری اور درختوں کے تحفّظ کی وجہ سے زمین کی جھجھ رک جاتی ہے۔ درختوں کی جڑیں زمین کے اندر پانی کو روکے رکھنے میں مدد کرتی ہیں۔

(الف) بارش کا پانی کہاں کہاں برستا ہے؟

(ب) زیرِ زمین پانی کی سطح میں اضافہ کیسے ہوتا ہے؟

(ج) بارش کے پانی کو زمین میں جذب کرنے کے لیے کیا کیا جاتا ہے؟

(د) اس عبارت پر مبنی کوئی دو نعرے لکھو۔

سرگرمی

چَودار تالاب کا ستیہ گرہ

- ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے پانی کے مسئلے کے حوالے سے جو کام کیا ہے، استاد کی مدد سے اس کی معلومات حاصل کرو۔
- 'سیراب کھیت' اور 'ہر گھر جل' اسکیموں کے بارے میں اپنے سرپرستوں کی مدد سے معلومات حاصل کرو اور ان اسکیموں کے فائدے مختصراً لکھو۔
- آس پاس ہونے والی بارش کس طرح ناپی جاتی ہے؟ اس کے آلات کا اپنے استاد کی مدد سے مشاہدہ کرو۔
- مہاراشٹر کے بند کی تصویریں جمع کرکے البم میں چسپاں کرو۔

***

۷۔ بھارتی روایات اور ثقافتی رنگارنگی

درج ذیل تصویر میں تمھیں اپنے ملک کی کون سی رنگارنگی دکھائی دیتی ہے؟

کثرت میں وحدت

ہمارا ملک مختلف ثقافتوں سے سجا ہوا خوب صورت ملک ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔

بھارت کی مختلف زبانیں، ادب، فنون، تہوار اور مذاہب بھارتی ثقافت کے اجزا ہیں۔ بھارت کے مختلف حصّوں میں رہنے والے تمام لوگ بھارتی ہیں۔

ثقافت کسے کہتے ہیں؟

معاشرے کے لوگوں کی مخصوص طرزِ زندگی کو ثقافت کہتے ہیں۔ اس میں اس معاشرے کے لوگوں کی زبانیں، لباس، غذائیں، تہوار، مذاہب، عبادت کے طریقے، فنون کی مہارتیں، ادب، تہوار۔تقریب وغیرہ جیسے عوامل شامل ہوتے ہیں۔

تہوار

بھارت کے مختلف حصّوں میں مختلف تہوار منائے جاتے ہیں۔ بیشتر تہواروں کا تعلق زراعت اور موسموں سے ہے۔ زراعت ہمارے ملک کا اہم پیشہ ہے۔ اسی لیے ہمارے ملک کو 'زرعی ملک' کہا جاتا ہے۔

بھارت کے مختلف تہوار

بیل پولا

بیل پولا بھارتی ثقافت کا ایک اہم تہوار ہے۔ اس تہوار میں کسان بیلوں کی پوجا کرتے ہیں کیوں کہ بیل زراعت کے علاوہ دوسرے کاموں میں بھی کسانوں کے لیے بہت مددگار ہوتے ہیں۔

بیل پولا کا تہوار مہاراشٹر کے علاوہ مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، کرناٹک، تلنگانا، آندھرا پردیش اور تمل ناڈو جیسی ریاستوں میں بھی منایا جاتا ہے۔ ہر ریاست میں یہ تہوار مختلف ناموں، طریقوں اور مختلف دنوں میں منایا جاتا ہے۔

مہاراشٹر میں اسے 'بیل پولا' کہتے ہیں۔ مراٹھواڑہ میں شراون مہینے کی اماوس کو یہ تہوار منایا جاتا ہے۔ مغربی مہاراشٹر میں بھادر پد مہینے کی اماوس کو یہ تہوار مناتے ہیں۔ ناگپور جیسے چند مقامات پر 'بڑا پولا' اور اس کے دوسرے دن 'چھوٹا پولا' یعنی دو دنوں تک یہ تہوار منایا جاتا ہے۔ چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں اسے 'پولا'، کرناٹک میں 'بیندور' یا 'بھینڈی'، تلنگانا اور آندھرا پردیش میں 'اِرّواک پورنیا'، تمل ناڈو میں 'مٹّو پونگل' جیسے مختلف ناموں سے منایا جاتا ہے۔ شمالی اور مغربی بھارت کے کچھ مقامات پر اس تہوار کو 'گوردھن' یا 'گودھن' بھی کہا جاتا ہے۔

آؤ جان لیں۔

- مہاراشٹر - بیل پولا/ بڑا پولا/ چھوٹا پولا
- چھتیس گڑھ/ مدھیہ پردیش - پولا
- شمالی اور مغربی بھارت - گووردھن/ گودھن
- کرناٹک - بیندور/ بھینڈی
- تمل ناڈو - مٹّو پونگل
- تلنگانا/ آندھرا پردیش - اِرّواک پورنیا

اس تہوار میں گھروں کے دروازوں پر جھالر لگاتے ہیں اور سامنے رنگولی بنائی جاتی ہے۔ بیلوں کو نہلا دھلا کر صاف ستھرا کیا جاتا ہے۔ انھیں رنگ دیا جاتا ہے۔ ان کے جسم پر نقشی کام کی ہوئی جھولیاں ڈالی جاتی ہیں۔ سینگوں پر ملمع کاری کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے سر پر سہرا، گلے میں کوڑیوں یا گھنگھروؤں کے ہار ڈالے جاتے ہیں۔ گاؤں سے مختلف باجے بجاتے ہوئے بیلوں کا جلوس نکالا جاتا ہے۔ گھر کے سامنے واپس آنے کے بعد بیلوں کی آرتی اُتاری جاتی ہے۔ ان کی پوجا کی جاتی ہے اور انھیں پورن پولی کھلائی جاتی ہے۔ اس دن بیلوں کو دن بھر آرام دیا جاتا ہے۔

دِیوں کی سجاوٹ کے ذریعے منائی جانے والی 'دیوالی' بھارت کا سب سے بڑا تہوار ہے۔ دیوالی کو خاندانی ایکتا اور نہایت خوشی کا تہوار مانا جاتا ہے۔ گنیش اُتسو اور دسہرہ بھی ہندوؤں کے بڑے تہوار ہیں۔

بدھ مذہب کے ماننے والوں کے لیے 'بدھ پورنیا' اور جین مذہب کے ماننے والوں کے لیے 'مہاویر جینتی' اور 'پریوشن پرو' اہم تہوار ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کے بڑے تہوار ہیں۔ 'کرسمس' عیسائیوں کا تہوار ہے۔ پارسی لوگ 'نوروز' اور سکھ لوگ 'گرونانک جینتی' تہوار مناتے ہیں۔ تہوار اور تقریب کسی بھی مذہب کی ہو، سارے بھارتی مل جل کر خوشی خوشی ان میں شامل ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔

مختلف مذاہب اور ان کے تہوار

مذہب	تہوار
ہندو	دیوالی، گنیش اُتسو، دسہرہ
بدھ	....
جین	مہاویر جینتی، پریوشن پرو
اسلام	....
عیسائی	کرسمس
پارسی	....
سکھ	گرونانک جینتی

یومِ آزادی اور یومِ جمہوریہ قومی تہوار ہیں جسے ملک بھر میں تمام شہری بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔

تہواروں کی وجہ سے تمام لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ ان میں یکجہتی اور اتحاد کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ تہواروں میں گانے، ناچ، رنگولی، کھیل، مقابلے وغیرہ کی چہل پہل ہوتی ہے۔ مختلف فنون سے بھی لطف اندوز ہوا جاتا ہے۔ بھارت کے مختلف علاقوں میں گاؤں گاؤں میلے لگتے ہیں۔ مقامی دیوتاؤں کے ان تہواروں میں گاؤں کے لوگ اور مختلف وجوہات کی بنا پر گاؤں سے باہر بس جانے والے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔

غذا میں رنگا رنگی

بھارت کے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی غذائیں بھی الگ الگ ہیں۔ آب و ہوا اور فصلیں اس رنگا رنگی کی اہم وجہ ہیں۔ پنجابی لوگوں کی غذا میں خاص طور پر سرسوں کا ساگ اور مکئی کی روٹی ہوتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی غذا کا اہم حصّہ مچھلی اور چاول ہے۔ اسی طرح کچھ علاقوں کے کچھ خاص پکوان مشہور ہیں۔ مثلاً مہاراشٹر کی پورن پولی، جنوبی ہند کا اِڈلی سانبر وغیرہ۔

لباس میں رنگارنگی

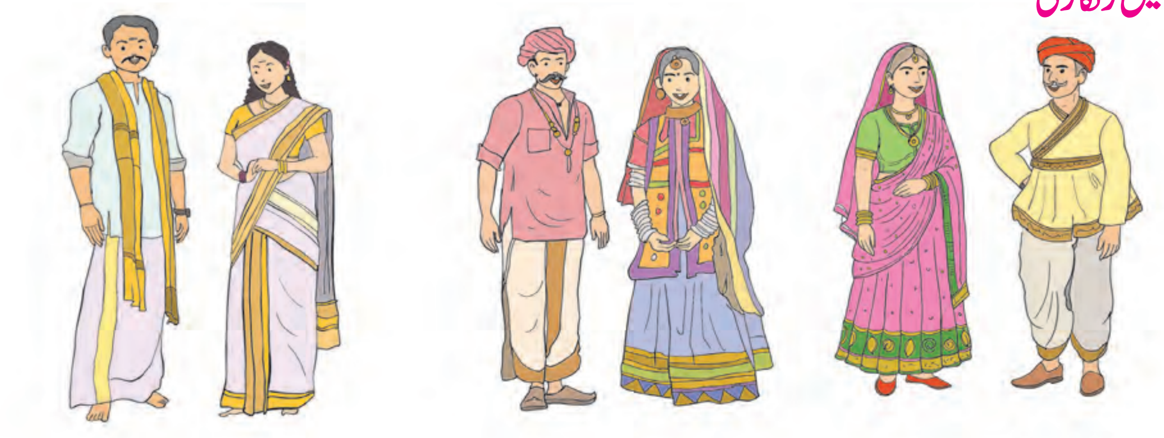

بھارت کے الگ الگ حصوں میں رہنے والے لوگوں کا لباس الگ الگ ہے۔ کشمیر اور پنجاب میں عورتیں شلوار قمیص اور دوپٹا استعمال کرتی ہیں۔ راجستھان میں عورتیں رنگ برنگی چولی - گھاگھرا اور چُنری استعمال کرتی ہیں۔ ناگالینڈ اور میزورم جیسی شمال مشرقی پہاڑی ریاستوں میں عورتیں لمبے گاؤن پہنتی ہیں۔ بھارت میں عورتوں کے لباس کے طور پر ساڑی خاص طور پر مشہور اور رائج ہے۔

مردوں کے لباس میں بھی رنگارنگی نظر آتی ہے۔ کوئی پاجامہ پہنتا ہے تو کوئی دھوتی۔ کوئی لنگی پہنتا ہے تو کوئی اِزار۔ شرٹ، کرتا، جُبّہ، صدری، جیکٹ یا کوٹ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ سر پر پگڑی باندھتے ہیں تو کچھ لوگ دستار۔ کچھ لوگ ٹوپیاں پہنتے ہیں۔ الگ الگ علاقوں میں پگڑیوں اور ٹوپیوں کی بھی مختلف قسمیں نظر آتی ہیں۔

آج کے دور میں روایتی لباس کے ساتھ ساتھ لوگ مختلف قسم کے کپڑے استعمال کرتے ہیں۔

کھیل

بھارت میں کئی قسم کے کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ لگوری، گلّی ڈنڈا، کُشتی، آٹیا پاٹیا، کبڈّی اور پُھگڑی جیسے روایتی کھیل آج بھی مقبول ہیں۔ ملکھامب جیسے کھیل سے جسم چاق و چوبند اور پھرتیلا ہو جاتا ہے اور دل کی یکسوئی میں مدد ملتی ہے۔ شطرنج جیسا

ذہانت کو فروغ دینے والا کھیل بھارت میں قدیم زمانے سے ہی کھیلا جاتا ہے۔

اپنی زندگی میں کھیلوں کو اہم مقام حاصل ہے۔ کیوں کہ کھیلوں سے اتحاد، باہمی مدد جیسی خوبیاں پروان چڑھتی ہیں۔ قیادت کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔ کھیلوں میں ہار- جیت سے زیادہ اہم جدوجہد اور جوش ہوتا ہے۔ کھیلوں کے خاص اُصول ہوتے ہیں۔ ان اُصولوں پر کھلاڑیوں کو عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

بھارتی کھیل کبڈی کو اب عالمی سطح پر تسلیم کرلیا گیا ہے۔ ڈھاکا میں ہوئے عالمی سطح کے کبڈی مقابلے میں بھارت کی خاتون ٹیم نے جیت حاصل کی۔

عالمی سطح پر کامیاب بھارتی خاتون کبڈی ٹیم ۲۰۲۵ء

کیا تم جانتے ہو؟

کھاشابا جادھو

- کھاشابا جادھو کا تعلق ستارا سے تھا۔ وہ بھارت کے فری اسٹائل کُشتی باز تھے۔ انھوں نے ۱۹۵۲ء میں ہیل سنکی اولمپک میں کانسے کا تمغہ حاصل کیا تھا۔ آزاد بھارت کو اولمپک تمغہ دلانے والے وہ پہلے بھارتی تھے۔

کونیرو ہمپی

- آندھرا پردیش کی رہنے والی کونیرو ہمپی نے بھارت کی سب سے کم عمر خاتون گرینڈ ماسٹر کا خطاب حاصل کیا۔ انھوں نے شطرنج کے کھیل میں مہارت حاصل کی ہے۔

دِویا دیشمکھ

- ۱۹/ سالہ دِوّیا دیشمکھ کا تعلق ناگپور سے ہے۔ وہ شطرنج کی کھلاڑی ہیں۔ انھوں نے ۲۰۲۵ء میں شطرنج کے کھیل میں خواتین کے زمرے میں عالمی خطاب حاصل کیا۔ دِوّیا دیشمکھ ایشیا ٹک، عالمی جونیئر کپ، یوتھ شطرنج کپ جیسے مقابلوں میں طلائی تمغہ جیت چکی ہیں۔

عوامی فنون

عوامی فنون ہمارا ثقافتی ورثہ ہے۔ ان فنون کے ذریعے ہمیں لطف اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ آسانی کے ساتھ ہمیں عوامی تعلیم ملتی ہے اور ثقافت کا تحفظ ہوتا ہے۔

راشٹر سنت گاڑگے بابا نے اپنی کیرتن سے لوگوں کے دلوں میں تعلیم اور صاف صفائی کی اہمیت نقش کیا کرتے تھے۔
عوامی شاعر انا بھاؤ ساٹھے، شاعر امر شیخ اور ڈی۔ این۔ گوانکر نے اپنی شاعری کے ذریعے عوامی بیداری پیدا کی۔

صوفی سنتوں نے عوام کو مساوات کا پیغام دیا۔ انھوں نے لوگوں کو رحم، عدم تشدد، حسن سلوک، خدمتِ خلق، بھائی چارہ اور مساوات وغیرہ خوبیوں کی تعلیم دی۔ شری چکردھر سوامی، سنت نام دیو، سنت گیانیشور، سنت چوکھا میلا، سنت ایکناتھ، سنت تکارام، سنت گوروبا، سنت نرہری، سنت مکتا بائی، سنت جنا بائی، سنت سوئیرا بائی، سنت کانھوپاترا، سنت بہینا بائی شیؤرکر نے اپنے کیرتن، ابھنگ اور بھاروڈ کے ذریعے عوامی بیداری پیدا کی۔

پنجاب کا بھانگڑا، کرناٹک کا یکشگان، گوا کا گھوڑے موڑنی رقص، ناگالینڈ اور میگھالیہ کا بانس رقص، گجرات کا گربا اور دانڈیا، راجستھان کا گھومر رقص، آسام کا بیہو رقص، مہاراشٹر کا لاؤنی رقص ان ریاستوں کی خاص پہچان ہے۔ مختلف ریاستوں میں مصوری، سنگ تراشی، فن تعمیر کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔

مہاراشٹر کے مختلف عوامی فنون

لاؤنی

پوواڑا

دشاوتار

بھجن، کیرتن

بھاروڈ

گوندھل

تماشا

کولی رقص

پنجاب - بھانگڑا

کرناٹک - یکشگان

گوا - گھوڑے موڑنی رقص

ناگالینڈ/میگھالیہ بانس رقص

گجرات - گربا اور ڈانڈیا

راجستھان - گھومر

آسام - بیہو

مہاراشٹر - لاؤنی

مختلف ریاستوں کے رقص

اپنے ملک میں فنون، غذا، زبان، لباس، تہوار، روایات میں رنگارنگی ہے۔ یہی رنگارنگی اور کثرت میں وحدت ہمارے ملک کی خصوصیت اور پہچان ہے۔

مشق

سوال ۱ : تصوراتی خاکہ مکمل کرو۔

ثقافت یعنی کیا؟

- زبان
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

مفت تقسیم کے لیے

سوال ۲ : ریاست کے سامنے وہاں منائے جانے والا تہوار لکھو۔

ریاست	تہوار
(الف) مہاراشٹر	....
(ب) آندھرا پردیش	....
(ج) تمل ناڈو	....
(د) کیرالا	....

سوال ۳ : درج ذیل جدول مکمل کرو۔

ریاست	لباس	غذا
پنجاب	....	....
....	....	پورن پولی
راجستھان	....	....

سوال ۴ : مہاراشٹر میں کون کون سے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

(۴) ....

سرگرمی

- اپنے گھر کے بڑوں کی مدد سے آس پاس پائے جانے والے عوامی فنون، لباس، غذا اور کھیلوں کی معلومات تصویروں کے ذریعے حاصل کرو۔
- مہاراشٹر کے مختلف عوامی فنون پر مشتمل ویڈیو انٹرنیٹ کی مدد سے تلاش کرو۔

***

۸۔ نقل وحمل

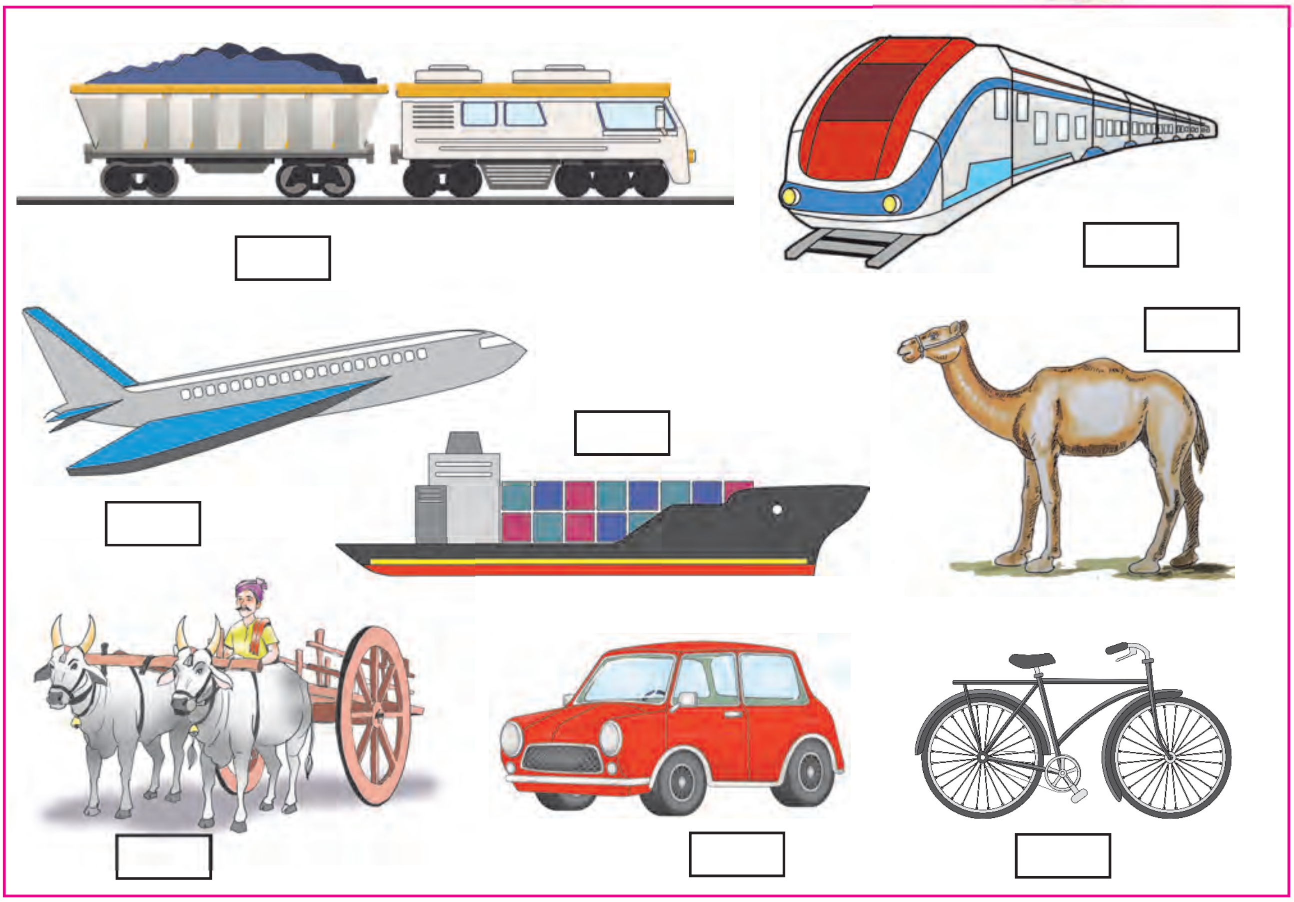

بچّو! اوپر دی ہوئی تصویروں کوغور سے دیکھو۔ اپنی دیکھی ہوئی یا استعمال کی ہوئی سواری تلاش کرو اور تصویر کے چوکون میں ✓ کا نشان بناؤ۔

- زمین پر دور دراز کا سفر کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی سواریوں کو پہچانو۔ اس تصویر کے چوکون میں ◯ کا نشان بناؤ۔
- بقیہ سواریاں تم نے کہاں دیکھی ہیں؟ اندازہ لگاؤ کہ یہ سواریاں کس زمانے میں استعمال کی جاتی ہوں گی؟ ان کے بارے میں اپنے دوستوں اور اساتذہ سے بات چیت کرو۔

اوپر دی ہوئی سرگرمی سے تم سمجھ گئے ہوں گے کہ الگ الگ زمانوں میں ہم کہیں آنے جانے کے لیے مختلف ذرائع کا استعمال کرتے تھے۔ آج کے زمانے میں ہم آمد و رفت کے جن ذرائع کا استعمال کرتے ہیں وہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ تیز رفتار اور محفوظ ہیں۔

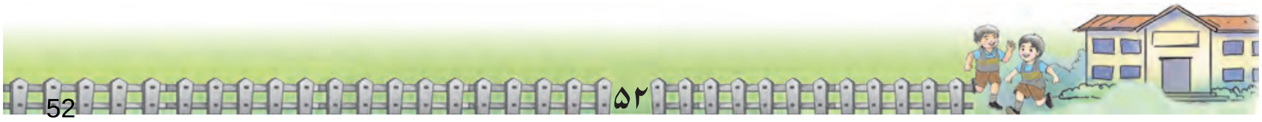

آمدورفت

آؤ سمجھیں کہ آمدورفت کس طرح تھی۔

پرانے زمانے میں انسان کہیں آنے جانے کے لیے جانوروں کا استعمال کرتا تھا۔ پھر پہیے کی ایجاد ہوئی۔ پہیے کی گاڑی بنا کر کسی جانور کے ذریعے اسے کھینچا جانے لگا۔ آج بھی کئی جگہوں پر جانوروں کے ذریعے گاڑی کھینچی جاتی ہے۔

ٹکنالوجی کی ترقی کے بعد جانوروں کی جگہ مشینوں نے لے لی۔ موٹر گاڑی کے ذریعے سفر کرنا آسان، آرام دہ اور تیز رفتار ہوگیا۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہاورکرافٹ - پانی اور زمین پر چلنے والی سواریاں

کرکے دیکھو۔

آمدورفت اور نقل وحمل کے راستے

- زمینی راستے
  - سڑکیں
  - ریل کا راستہ
- آبی راستے
  - اندرون ملک
  - سمندری
- ہوائی راستے
  - اندرونِ ملک ہوائی راستہ
  - بین الاقوامی ہوائی راستہ

....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

درج ذیل ذرائع کے نام مناسب ستون میں لکھو۔

بس، کار، ہیلی کاپٹر، فیری بوٹ، رکشا، ہوائی جہاز، کشتی، سائیکل، میٹرو، ریل گاڑی، ناؤ، آبی جہاز۔

درج ذیل سرگرمی مکمل کرو۔

سگنل پر دیے ہوئے رنگین روشنی کا مطلب لکھو۔

(۱) ....

....

(۲) ....

....

(۳) ....

....

راستوں پر دکھائی دینے والی علامتوں، نشانات اور ان کے مفہوم کی مناسب جوڑیاں لگاؤ۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
	یہاں گاڑیاں پارک نہ کریں۔
	ہارن نہ بجائیں۔
	رفتار شکن
	مزدور کام کر رہے ہیں۔
	آگے اسکول ہے

مال برداری

چیزیں، اجناس یا خام مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے عمل کو مال برداری کہا جاتا ہے۔ بڑے بڑے سامان سے لے کر کانچ کے نازک سامان تک مختلف چیزوں کی مال برداری کی جاتی ہے۔ ان سامان کی ضرورت کے مطابق ٹرک، ریل گاڑی، بحری یا ہوائی جہاز سے مال برداری کی جاتی ہے۔ مال لے جانے والی ریل گاڑی کو 'مال گاڑی' کہتے ہیں۔

بڑے شہروں میں پانی، گیس جیسی اشیا کو پائپ کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔

سرپرستوں کی مدد سے معلوم کرو۔

- جن گاڑیوں کو کسی ایندھن کی ضرورت نہیں ہوتی، ان کے نام لکھو۔
- مشکل پہاڑی علاقوں میں سفر کرنے کے لیے کون سے جانوروں کا استعمال کیا جاتا ہے؟

جدید زمانے کی الیکٹرانک سواریاں (EV)

جہاں راستے اور سڑکیں تعمیر کرنا مشکل ہو وہاں 'روپ وے' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً پہاڑی اور مشکل حصّے میں یا کان کنی کی جگہوں تک پہنچنے کے لیے 'روپ وے' کا استعمال کیا جاتا۔ مثلاً رائے گڑھ روپ وے۔

پرانے زمانے میں لوگ سفر کے لیے پالکی یا ڈولی استعمال کرتے تھے۔

میٹرو

غور کرو۔

تمھیں چندر پور میں واقع تاڑوبا ٹائیگر مامن کی سیر کرنا ہے۔ تمھیں وہاں دو دن تک ٹھہرنا ہے۔ اس سفر کے لیے تم کس طرح تیاری کروگے؟

- سفر پر کب نکلوگے ....
- سفر کے ذرائع ....
- سفر کے لیے درکار وقت ....
- سفر کے لیے ضروری ساز وسامان ....
- راستے کے اہم مقامات ....

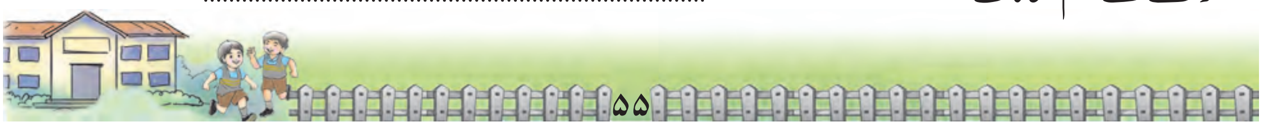

کیا تم جانتے ہو؟

- ۱۶/اپریل ۱۹۵۳ء کو بھارت کی پہلی ٹرین ممبئی سے تھانہ کے درمیان چلی۔ اس کا انجن کوئلے سے چلتا تھا۔
- بھارت کی پہلی میٹرو ٹرین کولکاتا میں شروع ہوئی۔
- سیلاب جیسے حالات میں کسی ذریعے سے وہاں پہنچنا ممکن نہ ہو تو پیراشوٹ کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ پیراشوٹ کی مدد سے ضروریاتِ زندگی پہنچائی جاسکتی ہیں۔

پیغام رسانی

معلومات اور پیغامات کے لین دین کو 'پیغام رسانی' کہا جاتا ہے۔

غور کرو۔

تمھارا دوست کسی دوسرے شہر میں رہتا ہے اور تم اسے سالگرہ کی مبارکباد دینا چاہتے ہو۔ دیے ہوئے طریقوں میں سے کون سا طریقہ تمھارے لیے آسانی سے ممکن ہے؟

- فوراً اس کے گھر پہنچنا۔
- اسے ڈاک کے ذریعے خط یا مبارک بادی کارڈ بھیجنا۔
- ٹیلی فون کے ذریعے اس سے رابطہ کرنا۔
- اسے موبائل کے ذریعے مبارک باد کا پیغام بھیجنا۔
- ای-میل کرنا۔
- کبوتر کے پیروں میں چٹھی باندھ کر وہ کبوتر اس کے پاس بھیجنا۔

کیا تم جانتے ہو؟

پرانے زمانے میں کبوتروں کے ذریعے پیغامات بھیجے جاتے تھے۔ اس کام کے لیے کبوتروں کو پال کر انھیں خاص تربیت دی جاتی تھی۔ پرانے وقتوں میں بادشاہوں کے قاصد گھوڑوں یا اونٹوں پر سوار ہو کر پیغامات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا کرتے تھے۔ اس کام میں بہت محنت لگتی تھی اور خطرات بھی بہت ہوتے تھے۔ بعد میں ڈاک کا نظام قائم ہو گیا۔

ڈاک : ڈاک کے ذریعے ہم ملک بھر میں خط اور چیزیں بھیج سکتے ہیں۔ ضروری پیغامات یا خطوط جلد از جلد پہنچانے کے لیے 'اسپیڈ پوسٹ' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک چیزیں بھیجنے کے لیے بس، ریل گاڑی، بحری جہاز اور ہوائی جہاز جیسے ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں۔

کیا تم کبھی ڈاک خانے گئے ہو؟ وہاں تم نے کیا کیا دیکھا، بتاؤ۔

ٹیلی فون : ٹیلی فون کی ایجاد سے دنیا میں ایک انقلاب آیا۔ اس کی وجہ سے دور بیٹھے لوگوں سے آسانی سے بات چیت کرنا ممکن ہوگیا۔ دنیا قریب آ گئی۔ موبائل فون اسی کی جدید ترین شکل ہے۔

ڈرون

پیغام رسانی اور معلومات کی ترسیل کے دیگر ذرائع

ریڈیو، ٹی وی، رسائل، اخبارات، ڈرون وغیرہ کے ذریعے پیغام رسانی کی جاتی ہے اور مختلف قسم کی معلومات عوام تک پہنچائی جاتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

بِرسا منڈا

- ڈاک کے ٹکٹ ہمیں بہت سی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان پر اہم واقعات اور مشہور شخصیات کی تصویریں چھپی ہوتی ہے۔ مثلاً بِرسا مُنڈا ایک عظیم انقلابی تھے۔ انھوں نے آزادی کی جدوجہد میں حصّہ لیا تھا۔ یہ ڈاک ٹکٹ ان پر شائع ہوئی۔
- کچھ لوگ ملک اور بیرونِ ملک کی ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔
- بھارت کا پہلا ڈاک خانہ ۱۷۷۴ء میں کولکاتا میں شروع ہوا تھا۔
- بھارت کی پہلی شہری ہوائی خدمات فراہم کرنے والی کمپنی 'ٹاٹا ایئر لائنز' ۱۹۳۲ء میں ممبئی میں قائم ہوئی۔
- دنیا بھر میں پیغام رسانی کے لیے سیٹلائٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

سیٹلائٹ

تلاش کرو۔

- ٹیلی فون کس نے ایجاد کیا؟
- کمپیوٹر کس نے ایجاد کیا؟

مشق

سوال ۱ : نام لکھو۔

(الف) سڑکوں پر چلنے والی سواریاں ....

(ب) آبی راستوں پر چلنے والی سواریاں ....

(ج) ریل کے راستے پر چلنے والی سواریاں ....

(د) ہوائی راستے پر چلنے والی سواریاں ....

سوال ۲ : تصوّراتی خاکہ مکمل کرو۔

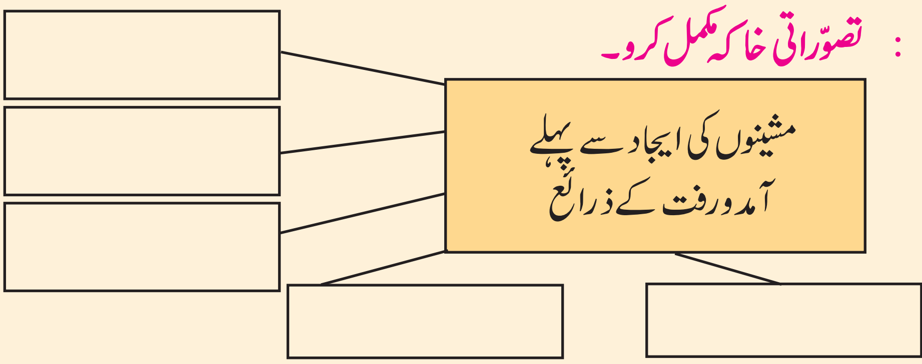

سوال ۳ : صحیح متبادل کے گرد دائرہ بناؤ۔

(الف) مال بردار ٹرین – (میٹرو، مال گاڑی، لوکل ٹرین)

(ب) مشکل علاقوں اور کانوں میں استعمال ہونے والی گاڑی کی قسم – (ڈولی ، رکشا ، روپ–وے)

(ج) جلد از جلد خط پہنچانے کی سہولت – (ڈاک، اسپیڈ پوسٹ، ٹیلی گرام)

(د) پرانے زمانے میں پیغام رسانی کے لیے استعمال کیا جانے والا پرندہ – (چیل، کبوتر، طوطا)

سوال ۴ : کتاب کے آغاز میں QR کوڈ میں دیے ہوئے مہاراشٹر کا سیاحتی نقشہ سامنے رکھ کر تمھیں اپنے ٹھکانے سے اپنی پسند کا کوئی بھی سیاحتی مقام دیکھنے جانا ہے۔

(الف) کون سی سواری کا استعمال کریں گے؟

(ب) راستے میں کون سے بڑے گاؤں ملیں گے؟

(ج) وہاں خاص طور پر کیا دیکھنے کو ملے گا؟

سوال ۵ : موبائل فون پر اپنی جماعت میں بات چیت کرو اور اس کے فائدے اور نقصانات لکھو۔

فائدے	نقصانات
....	....
....	....
....	....

سرگرمی

- پرانے زمانے میں آمد و رفت کے لیے استعمال کیے جانے والے ذرائع کی تصویریں حاصل کرکے البم میں چسپاں کرکے نام لکھو۔
- عوامی آمد و رفت کے انتظام میں معذور افراد کے لیے کون سی سہولتیں ہوتی ہیں؟ سرپرستوں کی مدد سے معلومات حاصل کرکے لکھو۔

***

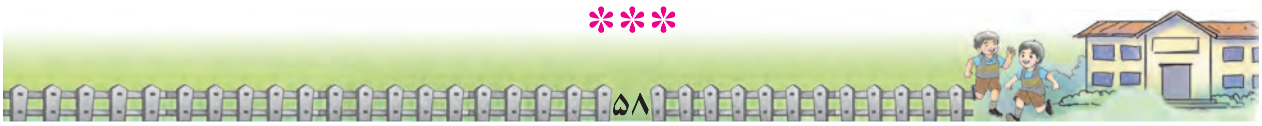

۹۔ تاریخی عمارتیں

مولانا آزاد اُردو اسکول میں چھُٹّیاں ختم ہونے کے بعد دوسری میقات شروع ہوئی۔ ٹیچر جماعت میں آئیں اور بچّوں سے پوچھا، ''بچّو! تم نے چھُٹّیوں میں کیا کیا؟ تم میں سے کون کون شہر سے باہر گیا تھا؟'' کچھ بچّوں نے جواب دینے کے لیے ہاتھ اوپر اُٹھائے۔ ٹیچر بولیں، ''تم جہاں بھی گئے تھے، وہاں کے غار، قلعے، پرانی حویلیاں، بڑے لوگوں کی جائے پیدائش، میوزیم یا یادگار وغیرہ کی تصویریں تم نے نکالی ہو تو مجھے موبائل پر بھیجو۔ اگلے ہفتے ہم ان تصویروں کی ایک نمائش لگائیں گے۔''

غور کرو۔

تم چھٹیوں میں کون کون سی نئی سرگرمیاں کر سکتے ہو؟

ٹیچر جماعت میں آئیں اور انھوں نے تمام بچّوں کو آنکھیں بند کرنے کو کہا۔ وہ بولیں، ''کوئی اپنی آنکھیں نہیں کھولے گا اور شور بھی نہیں کرے گا۔'' پھر انھوں نے تختۂ سیاہ پر کچھ کاغذ چسپاں کیے۔ بچّوں کو کاغذ چسپاں کرنے کی آواز سنائی دی۔ ہدایت ملتے ہی بچّوں نے آنکھیں کھولیں تو انھیں بڑی حیرت ہوئی۔ وہ ایک آواز میں بول اُٹھے، ''واہ! وا!''

سامنے تختۂ سیاہ پر دو تین بڑے بڑے کاغذوں پر کچھ عمارتوں اور چیزوں کے پوسٹرز لگے تھے جنھیں بچّوں نے چھٹّیوں میں دیکھا اور تصویریں کھینچی تھیں۔ خود کھینچی ہوئی تصویروں کو دیکھ کر بچّے خوش ہوگئے۔ ٹیچر نے کہا، ''اب ایک ایک کر کے سب اپنی اپنی تصویر کے بارے میں معلومات دیں گے۔ سب سے پہلے کون معلومات دے گا؟''

کر کے دیکھو۔

تم نے جس تاریخی عمارت کی سیر کی ہے، اس کی تصویروں کی جدول بناؤ اور جماعت میں اس کی نمائش کرو۔

زینب نے ہاتھ اوپر اُٹھایا اور بولی، ''میڈم! میں اپنے امّی ابو کے ساتھ **شیونیری** قلعے پر گئی تھی۔ یہ وہی قلعہ ہے جہاں شیواجی مہاراج پیدا ہوئے تھے۔ میرے والدین نے مجھے یہ بات بتائی۔ وہاں میں نے غاریں، سبیل، شیوائی دیوی کا مندر، قلعے کی اونچی دیواریں، فصیلیں، قلعے کی چوٹی اور برج دیکھے۔ میں یہ سیر کبھی نہیں بھول سکتی۔''

چھترپتی شیواجی مہاراج کی جائے پیدائش - شیونیری قلعہ

رام ٹیک قلعے میں شری رام مندر

رام ٹیک قلعہ

اتنے میں شکیل کھڑا ہوگیا۔ وہ بولا، ''میں ودربھ کے رام ٹیک شہر گیا تھا۔ یہ شہر ناگپور ضلع میں واقع ہے۔ وہاں بھگوان شری رام کا مندر ہے اور رام نومی پر بڑا میلہ لگتا ہے۔ وہیں پہاڑی پر ایک قلعہ بھی ہے۔ مشہور شاعر کالی داس نے اپنی کتاب 'میگھ دوت' یہیں لکھی تھی۔'' سب بچے دلچسپی کے ساتھ تصویریں دیکھ رہے تھے۔

مہاتما پھلے واڑا - کنواں

ٹیچر نے ایک تصویر دکھا کر پوچھا، ''اس واڑے کی سیر کس نے کی؟'' شگفتہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور بولی، ''ہم چھٹیوں میں پونہ گئے تھے۔ وہاں ہم نے مہاتما پھلے اور ساوتری بائی پھلے کا گھر دیکھا۔ اس گھر کے صحن میں ایک چھوٹا کنواں ہے جہاں مہاتما پھلے نے اس زمانے میں تمام ذات کے لوگوں کو پانی بھرنے کی اجازت دی تھی۔ اب حکومت مہاراشٹر نے **پھلے واڑا** کو تاریخی ورثہ قرار دے دیا ہے۔''

امّی نے مجھے بتایا، ''پھلے خاندان کی وجہ سے لوگ تعلیم حاصل کر پا رہے ہیں۔ امّی نے مجھے ان کی کہانی بھی سنائی۔ پھر ہم نے پونہ میں ان کے نام سے موسوم **ساوتری بائی پھلے پونہ یونیورسٹی** دیکھی۔ یونیورسٹی کا کیمپس دیکھتے دیکھتے ہم تھک گئے۔ عجائب گھر، باغیچے، پتلے (مجسّمے)، تجربہ گاہیں، کتب خانہ، زیرزمین راستے سب دیکھے۔''

اس کے بعد ہم سیناپتی باپٹ روڈ پر **بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر میوزیم** دیکھنے گئے۔ بابا صاحب امبیڈکر نے کتنا زیادہ مطالعہ کیا اور اس سے وہ کس طرح عظیم انسان بنے، امّی نے بتایا۔ اس میوزیم میں انھیں ملنے والا 'بھارت رتن'

مفت تقسیم کے لیے

اعزاز بھی رکھا ہوا ہے۔ میرے لیے یہ معلومات نئی تھی۔ وہاں سے ہم قریب ہی واقع **'بال بھارتی'** کی عمارت دیکھنے گئے جہاں ہماری درسی کتابیں تیار ہوتی ہیں۔''

بھارت رتن اعزاز

جعفر نے بتایا، ''میں بلڈانہ گیا تھا۔ وہاں میں نے **'لونار جھیل'** دیکھی جو آسمان سے گرے ہوئے شہابِ ثاقب سے بنی ہے۔ میرے ابّو نے بتایا کہ اس جھیل کا پانی پینا نہیں چاہیے۔ یہ جان کر مجھے حیرت ہوئی۔ واپسی پر میں نے راج ماتا جیجاؤ کی جائے پیدائش **سندکھیڑ راجا** گاؤں بھی دیکھا۔''

لونار جھیل

فاطمہ نے کہا، ''میں ممبئی گئی تھی اور زندگی میں پہلی بار سمندر دیکھا۔ وہاں میں نے حاجی علیؒ کی درگاہ اور **گیٹ وے آف انڈیا** کی شاندار کمان بھی دیکھی۔''

امرین نے بتایا، ''میں کوکن گئی تھی۔ وہاں میں نے **'سندھودرگ'** دیکھا جو سمندر کے بیچ بنا ہوا قلعہ ہے۔ وہاں جانے کے لیے ہمیں کشتی سے سفر کرنا پڑا۔ کشتی جھکولے کھا رہی تھی۔ میں نے پہلی بار کوئی سمندری قلعہ دیکھا ہے۔ اس قلعے میں میٹھے پانی کا کنواں موجود ہے۔

سندھودرگ

اس کے بعد ہم 'روپ وے' کی مدد سے رائے گڑھ گئے۔ روپ وے دیکھا اور اس میں بیٹھے۔ رائے گڑھ بہت بڑا قلعہ ہے جہاں شیواجی مہاراج کی تاج پوشی ہوئی تھی۔ سوراجیہ کی راجدھانی یہ قلعہ مجھے بہت پسند آیا۔ اسی قلعے پر شیواجی مہاراج کی سمادھی بھی ہے۔''

رائے گڑھ قلعہ

بتاؤ تو بھلا!

- تم نے جن تاریخی مقامات کی سیر کی ان کے بارے میں مختصر معلومات دو۔
- تاریخی مقامات کی سیر کرتے وقت کون سی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
- اپنے سرپرستوں کی مدد سے عالمی ثقافتی ورثے والے مہاراشٹر کے قلعوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور جماعت میں بتاؤ۔

ٹیچر نے کہا، ''دیکھا بچّو! ہمیں کتنی ساری معلومات حاصل ہوئی! پرانی عمارتوں کو دیکھنا اور ان کے بارے میں جاننا، ان کی سیر کرنا 'وِرثے کی سیر' کہلاتا ہے۔ آج ہم نے صرف تصویروں کے ذریعے وِرثے کی سیر کی ہے۔ ایسے تاریخی مقامات کے لیے کئی ورثہ سیر کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ سیر کی وجہ سے پرانی چیزوں اور عمارتوں کے بارے میں بہت سی معلومات ملتی ہے۔ ہمیں ایسے مقامات کی سیر ضرور کرنی چاہیے۔

ہمیں ان مقامات کی حفاظت کرنی چاہیے، ہے نا؟ ان تاریخی مقامات پر اپنا نام نہیں لکھنا چاہیے۔ یہاں کچرا بھی نہیں پھینکنا چاہیے۔ پلاسٹک کی بوتلیں نہیں پھینکنی چاہیے۔ یہ مقامات ہمارا قومی ورثہ ہے، ہمیں انھیں سنبھال کر رکھنا چاہیے۔''

مشق

سوال ۱ : تصوّراتی خاکہ مکمل کرو۔

(الف) شیونیری
- غار
-
-
-
-

(ب) سندھودرگ
- آبی قلعہ
-
-

(ج) رائے گڑھ
- شیواجی مہاراج کی تاج پوشی
-
-
-

سوال ۲ : مناسب جوڑیاں لگاؤ۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
(الف) رام ٹیک مندر	(۱) سندکھیڑ راجا
(ب) راج ماتا جیجاؤ کی جائے پیدائش	(۲) سیناپتی باپٹ روڈ، پونہ
(ج) ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر میوزیم	(۳) ناگپور

سوال ۳ : مناسب جواب لکھو۔

(الف) ساوتری بائی پھلے کے نام سے موسوم یونیورسٹی - ____________

(ب) درسی کتاب کی اشاعت کا مرکز - ____________

سوال ۴ : درج ذیل جملے درست کر کے لکھو۔

(الف) سندھودرگ پہاڑی قلعہ ہے۔

(ب) شیونیری قلعے پر روپ-وے سے جاتے ہیں۔

سوال ۵ : تم کیا احتیاط کرو گے؟

سرگرمی

- اپنے آس پاس کی کسی تاریخی عمارت کی سیر کرو اور اس کے بارے میں معلومات لکھو۔
- قلعوں کی تصویریں حاصل کر کے انھیں اپنے البم میں چسپاں کرو۔
- مہاتما پھلے پر ماہنامہ 'کشور' میں شائع کہانی حاصل کرنے کے لیے درسی کتاب کے آغاز میں دیے ہوئے QR کوڈ کے ذریعے لنک دیکھو۔

***

۱۰۔ داستان : بہادری اور انقلاب کی

چھترپتی شیواجی مہاراج

مہاتما جوتی راؤ پھلے

ساوتری بائی پھلے

مہاراجا سیاجی راؤ گائیکواڑ

راجرشی شاہو مہاراج

پنڈتا رما بائی

مہرشی دھونڈو کیشو کروے

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر

ڈاکٹر پنجاب راؤ دیشمکھ

کرکے دیکھو۔

تصویروں میں دی ہوئی عظیم شخصیتوں کی معلومات انٹرنیٹ سے حاصل کرو۔ کرم ویر بھاؤ راؤ پاٹل کی مثال نیچے دی ہوئی ہے۔

کرم ویر بھاؤ راؤ پاٹل

'رعیت شکشن سنستھا' بھارت کا ایک پرانا اور وسیع پیمانے پر کام کرنے والا تعلیمی ادارہ ہے۔ اس ادارے کے بانی کرم ویر بھاؤ راؤ پاٹل نے تمام مذاہب اور ذات پات کے طلبہ کی تعلیم کے لیے کوششیں کیں۔ انھوں نے طلبہ کے لیے ہاسٹل (اقامت گاہ) شروع کیے اور 'کماؤ اور سیکھو' اسکیم جاری کی۔

ٹیچر جماعت میں آئیں۔ تمام طلبہ کھڑے ہو گئے۔ ٹیچر نے کہا، ''آج میں تمھیں چند عظیم شخصیتوں کے بارے میں بتاؤں گی۔'' وہ بتانے لگیں۔

شِریش کمار

انگریز حکومت بھارتیوں پر ظلم کر رہی تھی۔ انگریزوں کی حکومت بھارتی عوام کا استحصال کر رہی تھی۔ بھارتی عوام نے انگریزوں کے خلاف لڑائی چھیڑ دی تھی۔ 'جیتیں گے یا مریں گے' کا نعرہ ہر طرف لگایا جا رہا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں مہاتما گاندھی نے انگریزوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، 'چلے جاؤ۔'

شریش کمار

ہمارے ملک میں انگریز مخالف ماحول گرم ہو گیا تھا۔ ملک بھر میں تحریکیں شروع ہو گئیں۔ اسکولی طلبہ بھی اس تحریک میں پیچھے نہیں تھے۔ خاندیش کے نندر بار کے ۱۶/ سالہ طالب علم شریش کمار نے انگریزوں کے خلاف جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا۔ وہ اور ان کے ساتھی ششی دھر، لال داس، گھنشیام اور دھن سکھ لال نے انگریزوں کے خلاف مورچا نکالا۔ نندر بار کے 'جھنڈا چوک' میں اسکولی بچوں کی قیادت والا یہ جلوس پُرامن طریقے سے جا رہا تھا۔ پولس نے شریش کمار اور ان کے دوستوں کو جلوس ختم کرنے کا حکم دیا۔ شریش کمار اور ان کے ساتھیوں نے یہ حکم نہیں مانا۔ ۹ ستمبر ۱۹۴۲ء کو اس مورچے پر پولس نے گولی باری کی۔ اس گولی باری میں یہ طالب علم اپنے ملک کے لیے شہید ہو گیا۔

تلاش کرو۔

استاد لہوجی سالوے، راج گرو اور کرانتی سنگھ نانا پاٹل کے کارناموں کی معلومات دینے والی کتابیں تلاش کرو اور پڑھو۔

شانتی گھوش اور سُنیتی چودھری:

شانتی گھوش

سُنیتی چودھری

یہ کہانی بنگال کے اسکول میں پڑھنے والی دو لڑکیوں کی ہے: شانتی گھوش اور سُنیتی چودھری۔ دونوں ہم جماعت تھیں۔ شانتی کے والد دیویندر ناتھ پروفیسر تھے۔ انھوں نے اپنی بیٹی کی حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ پرورش کی۔ اسکولی عمر میں شانتی کو بس اتنی بات سمجھ میں آئی کہ انگریز ہمارے دشمن ہیں، انھیں ہرا کر ہمیں آزادی حاصل کرنی چاہیے۔ ۱۹۳۱ء میں ان دونوں کو نیتا جی سبھاش چندر بوس کی تقریر سننے کا موقع ملا۔ دونوں اس سے بہت متاثر ہوئیں۔ انھوں نے اپنی کاپی پر نیتا جی سبھاش چندر بوس کے دستخط (آٹوگراف) لیے۔

آگے چل کر وہ 'یوگانتر' نامی انقلابی تنظیم سے جڑ گئیں۔ اسی دوران بنگال کے 'کومیلا' علاقے کا انگریز افسر اسٹیونز بھارتیوں پر ظلم کر رہا تھا۔ وہ جلوس نکالنے والوں پر لاٹھیاں برساتا تھا۔ لوگوں کے سر پھٹنے تک انھیں مارتا پیٹتا تھا۔ ان دونوں نے فیصلہ کیا کہ ہم یہ ظلم برداشت نہیں کریں گے اور اس ظالم انگریز افسر کو سبق سکھائیں گے۔

اسٹیونز کو اپنی جان کا ڈر تھا۔ اس نے اپنے گھر پر ہی دفتر بنا لیا تھا۔ گھر کے چاروں طرف پہرہ بٹھا دیا تھا۔ شہری اس سے مل نہیں سکتے تھے۔ ان دونوں لڑکیوں نے اس سے ملنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ دونوں کو پستول چلانے کی تربیت دی گئی تھی۔ دونوں بغیر ڈرے اسٹیونز کے گھر گئیں۔ وہ خود ان دونوں سے ملنے باہر آیا۔ بات چیت ہونے کے بعد سُنیتی نے چُھپا کر لائی ہوئی پستول نکالی اور اس پر گولیاں چلا دیں۔ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ دونوں کو پکڑ لیا گیا اور انھیں عمر قید کی سزا ہوئی۔ بعد میں ۱۹۳۹ء میں انھیں رہا کر دیا گیا۔

یہ جان لو۔

۱۸۱۸ء میں انگریزوں کے بھارت فتح کر لینے کے بعد، مہاراشٹر میں اوّلین انقلابی اُما جی نائیک نے انگریزوں کے خلاف لڑائی شروع کی۔ اُما جی نے انگریزوں کے خلاف لڑنے اور انگریزوں کی حکومت اُکھاڑ پھینکنے کی اپیل کی۔ پونہ، ستارا، اہلیانگر (احمد نگر) وغیرہ علاقوں میں ان کا کام پھیل گیا۔

آگے چل کر ان کی وراثت کو انقلابی رہنما واسودیو بلونت پھڑکے اور چاپیکر برادران نے جاری رکھا۔ چاپیکر برادران سے ترغیب لے کر سواتنتر ویر وِنایک دامودر ساورکر نے آزادی کی جنگ میں شامل ہوئے۔

کیا تم جانتے ہو؟

بابو گینو

ضلع پونہ کے تعلقہ آمبے گاؤں کے گاؤں 'مہالنگے' کا ایک نوجوان بابو گینو سَید۔ وہ ممبئی کی ایک کپڑا مِل میں کام کرتے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں ممبئی میں غیر ملکی سامان کے بائیکاٹ کی تحریک چل رہی تھی۔ اس تحریک میں بابو گینو سب سے آگے تھے۔ ایک بار ایک مال بردار ٹرک کے ذریعے غیر ملکی کپڑا چوری چھپے لے جایا جا رہا تھا۔ اس وقت بابو گینو ہاتھ میں ترنگا جھنڈا لے کر اس ٹرک کے سامنے لیٹ گئے۔ ٹرک چلانے والے نے گاڑی بابو گینو کے جسم کے اوپر سے گزار دی۔ اس طرح بابو گینو ملک کے لیے شہید ہو گئے۔

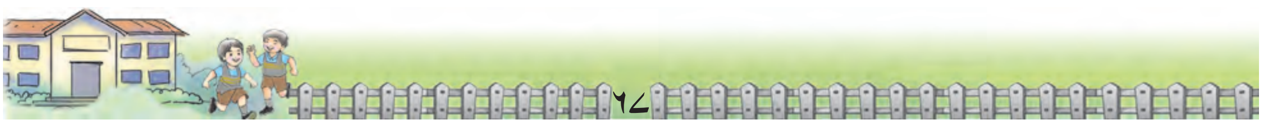

یہ جان لو۔

دستور ساز مجلس کے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد کو
بھارتی دستور کا مسودہ پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر

۹ دسمبر ۱۹۴۶ء کو دستور ساز مجلس کا قیام ڈاکٹر راجندر پرساد کی قیادت میں عمل میں آیا۔ ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو بھارت کو آزادی ملی۔ اس کے بعد ۲۱/ اگست ۱۹۴۷ء کو مسودہ کمیٹی کا قیام ہوا۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر اس مسودہ کمیٹی کے صدر تھے۔ ان کی قیادت میں دستور کا حتمی مسودہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو دستور ساز مجلس کو پیش کیا گیا۔ ۲۶/ جنوری ۱۹۵۰ء سے دستور نافذ کیا گیا۔ اس وجہ سے ۲۶ نومبر کو 'یومِ دستور' کے طور پر منایا جاتا ہے۔

مشق

سوال ۱ : نیچے دی ہوئی شخصیات سے متعلق جگہوں کے نام قوسین سے چن کر لکھو۔

(نندربار، کومیلا، پونہ، مہالنگے)

(الف) بابو گینو سید ....

(ب) شِریش کمار ....

(ج) اسٹیونز ....

(د) اوّلین انقلابی اُماجی نائیک ....

سوال ۲ : درج ذیل سوالوں کے ایک جملے میں جواب لکھو۔

(الف) شریش کمار کے مورچے میں کون کون شامل تھے؟

(ب) شانتی گھوش اور سُنیتی چودھری کس انقلابی تنظیم سے جڑی ہوئی تھیں؟

(ج) رعیت شکشن سنستھا کس نے قائم کی؟

سوال ۳ : لکھو۔

(الف) گاندھی جی کا انگریزوں کے خلاف نعرہ -

(ب) شانتی گھوش میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنے والے -

(ج) چاپیکر برادران سے ترغیب لے کر آزادی کی جنگ لڑنے والے -

(د) کرم ویر بھاؤ راؤ پاٹل کی شروع کردہ اسکیم -

سوال ۴ : نام لکھو۔

(الف) ڈاکٹر راجندر پرساد کی قیادت میں قائم کمیٹی ....

(ب) مسودہ کمیٹی کے صدر ....

سوال ۵ : تین چار جملوں میں معلومات لکھو۔

(الف) شریش کمار

(ب) بابو گینو سید

سرگرمی

- آپ کے اسکول میں جن عظیم شخصیات کی تصویریں آویزاں ہیں، ان کی فہرست بناؤ۔
- تحریک آزادی میں حصّہ لینے والی خواتین کی معلومات حاصل کر کے ان کی فہرست بناؤ۔
- اپنے علاقے کی کسی عظیم شخصیت کی زندگی کا کوئی متاثر کن واقعہ لکھو۔ ممکن ہو تو اس شخصیت کی فوٹو چسپاں کرو۔

***

۱۱۔ ماحول کا تحفّظ: میری ذمہ داری

۲/اکتوبر کو مہاتما گاندھی جینتی منانے کے لیے تمام طلبہ میدان میں موجود تھے۔ صدر معلّمہ کی ہدایت کے مطابق اسکول کی صفائی مہم شروع ہوئی۔ اسلم صاف ستھرے کپڑے پہن کر پہلی قطار میں کھڑا تھا۔ اسلم کو کام سے جی چرانے کی عادت تھی۔ اس لیے اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پیٹ درد کا بہانہ کیا اور ایک طرف جا کر بیٹھ گیا۔ صدر معلّمہ سمجھ گئیں کہ اسلم کے صفائی میں حصّہ نہ لینے کی اصل وجہ کیا ہے۔ انھوں نے اسلم کو اپنے دفتر میں بلایا اور اپنے پاس بٹھایا۔ اسے کچھ تصویری کارڈ دکھا کر سوال پوچھے۔ اسلم تصویروں کا مشاہدہ کرنے لگا۔

کر کے دیکھو۔

ترتیب لگا کر تصویر کو مناسب نمبر دو۔

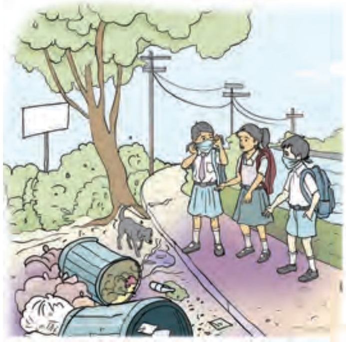

بتاؤ تو بھلا!

تمام لوگ خوشی سے فٹ پاتھ پر کیوں چلنے لگے؟

اسلم نے صدر معلّمہ سے پوچھا، ''صفائی کا کیا مطلب ہے اور یہ کیوں کرنی چاہیے؟''

صدر معلّمہ بتانے لگیں، ''صفائی کا مطلب صحت برقرار رکھنے اور بیماریوں کو پھیلنے سے روکنے کے لیے کی جانے والی احتیاط ہے۔ اس کے لیے ہمیں خود کی، عوامی مقامات اور ماحولیات کی صفائی برقرار رکھنا اہم ہوتا ہے۔ ذاتی صفائی کے ساتھ ساتھ گھر اور آس پاس کی صفائی میں کچرا صحیح جگہ ڈالنا، گندے پانی کی صحیح نکاسی کرنا جیسی باتوں کا شمار ہوتا ہے۔ اس سے ہر طرف صفائی نظر آتی ہے۔ صفائی کی وجہ سے ہر جگہ خوشگوار اور پُرمسرت ماحول رہتا ہے۔''

سوچو اور بتاؤ۔

- اگر جسم کی صفائی باقاعدگی سے نہ کی جائے تو کیا ہوگا؟
- اگر آس پاس کچرا اور بدبو ہو تو کیا ہوگا؟
- ہمارے گھر، اسکول، محلے، گاؤں اور شہر کی صفائی کون کرتا ہوگا؟

اسلم کے ذہن میں کئی سوالات آرہے تھے۔ اسلم نے بولنا شروع کیا، ''ہم ہر سال ۲/ اکتوبر کو مہاتما گاندھی جینتی کی مناسبت سے صفائی مہم چلاتے ہیں۔ تو کیا اس سے پہلے صفائی کی اہمیت نہیں تھی؟ کیا صفائی کے لیے کسی نے کام نہیں کیا؟''

صدر معلّمہ اسلم کو صفائی کے بارے میں بتانے لگیں۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہمارے ملک بھارت میں صفائی کی روایت بہت پرانی ہے۔ پرانے زمانے کے لوگوں کو بھی صفائی اہم لگتی تھی۔ ہزاروں سال پہلے بھارت میں موہنجوداڑو اور ہڑپا جیسے خوبصورت شہر تھے۔ ان قدیم شہروں میں بہترین سڑکیں، گندے پانی کی نکاسی کا نظام اور عوامی غسل خانے تھے۔ لوگ اپنے گھر، سڑکیں اور پانی کی جگہیں صاف رکھتے تھے۔

کیا تم جانتے ہو؟

راشٹر سنت گاڈگے بابا

راشٹر سنت گاڈگے بابا کی پیدائش ضلع امراوتی کے شین گاؤں میں ہوئی۔ ان کا نام ڈیبوجی جھنگراجی جانُرکر تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے پاس ایک جھاڑو رکھتے تھے۔ جسم پر پھٹی پرانی گدڑی اور ہاتھ میں مٹی کا برتن (گاڈگے) ان کا روپ تھا۔ اسی لیے لوگ انھیں 'گاڈگے بابا' کہتے تھے۔ وہ جس گاؤں میں جاتے وہاں جھاڑو لگا کر صاف کرتے۔ ریاست مہاراشٹر میں راشٹر سنت گاڈگے بابا کے نام سے 'سنت گاڈگے بابا گرام سوچھتا ابھیان' چلایا جاتا ہے۔ اس مہم میں صاف اور محفوظ پینے کا پانی، اپنے گھر، اپنی اور آس پاس کی صفائی کے ساتھ ساتھ گندے پانی کا انتظام اور کچرے کے نکاسی وغیرہ کی توقع ہوتی ہے۔

''صفائی کا آغاز خود کی صفائی سے ہوتا ہے۔ اسی طرح آس پاس اور عوامی مقامات کی صفائی بھی اتنی ہی اہم ہوتی ہے۔ خود کو اور اپنے آس پاس کو صاف ستھرا رکھنے کی ذمہ داری ہر فرد کی ہے۔''

باہر تمام طلبہ میدان کی صفائی کر رہے تھے۔ کچھ بچّے میدان میں اُگی ہوئی گھاس پھوس نکال رہے تھے، تو کچھ بچّے درختوں کے گرے ہوئے سوکھے پتّے جمع کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر اسلم نے کہا، ''ہمارے میدان میں بہت سے درخت ہیں۔ بڑے درختوں کے پتّے گر کر کچرا ہوتا ہے۔ ہم اس سے کھاد تیار کرتے ہیں۔''

صدر معلّمہ نے کہا، ''ہم ہر سال جون کے مہینے میں شجرکاری کرتے ہیں۔'' اسلم نے پوچھا، ''میڈم، شجرکاری کا کیا مطلب ہے؟'' معلّمہ نے کہا، ''شجرکاری کا مطلب نئے درخت لگانا ہے۔ اس سال تم نے کہاں اور کتنے نئے درخت لگائے؟'' اسلم نے کہا، ''میں نے گھر کے پیچھے پائیں باغ میں دو درخت لگائے۔''

بتاؤ تو بھلا!

- سال بھر ہرے بھرے رہنے والے درخت کون سے ہیں؟
- اگر درخت نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟

کر کے دیکھو۔

- چھوئی موئی کے پودے کے پتوں کو دھیرے سے چھو کر دیکھو۔
- ایک گملے میں پودا لگا کر اس کا مشاہدہ کرو۔

صدر معلّمہ بتانے لگیں، ''درختوں میں بھی جان ہوتی ہے۔ انھیں زندہ رہنے کے لیے پانی، ہوا اور سورج کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر جگدیش چندر بوس نامی بھارتی سائنسداں نے دنیا میں پہلی بار یہ ثابت کیا کہ درختوں میں جان ہوتی ہے۔ ان میں بھی ہماری طرح احساسات ہوتے ہیں۔ یعنی انھیں خوشی ہوتی ہے، دکھ ہوتا ہے، سردی گرمی محسوس ہوتی

ہے اورانھیں چھوُنے کا بھی احساس ہوتا ہے۔ہمیں نئے درخت لگانے چاہئیں اوران کی نشوونما کرنی چاہیے۔درختوں کی کٹائی روکنی چاہیے کیونکہ درخت ہمیں بہت کچھ دیتے ہیں۔‘‘

سوچواورلکھو۔

درخت ہمیں کیا دیتا ہے؟

درخت ہمیں کیا دیتے ہیں؟

ہم درختوں کو کیا دیتے ہیں؟

کیا تم جانتے ہو؟

- **چِپکو تحریک ۱۹۷۳ء:** جنگل بچانے کی لڑائی۔ ہمالیہ کے دامن میں بڑے پیمانے پر درخت کاٹے جانے والے تھے۔اس کے خلاف چندی پرساد بھٹ اورسندر لال بہوگنا نے تحریک چلائی۔درخت کاٹے نہ جائیں اس لیے خواتین نے درختوں کے گرد گھیرا ڈال کران سے چمٹ کران کا بچاؤ کیا۔
- ہرسال ۵ جون کو عالمی یومِ ماحولیات منایا جاتا ہے۔

یہ جان لو۔

ہندوستانی تہذیب میں ’دیورائی‘ کا مطلب ہے دیوتا کے نام پر چھوڑا گیا مقدس جنگل۔دیورائیاں قدرتی اورثقافتی لحاظ سے اہم ہیں۔ حیاتیاتی تنوّع کو برقرار رکھنے کے لیے ان کی حفاظت ضروری ہے۔یہاں درخت کاٹنے پر پابندی عائد ہے۔ ضلع اہلیانگر کے سنگم نیر میں پیم گیری قلعے کے پاس ایک بڑا برگد کا درخت ہے۔ یہ درخت ’مہاوٹ ورکش‘ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اسے ریاست مہاراشٹر کا سب سے بڑا درخت مانا جاتا ہے۔عوامی تعاون سے اس درخت کی نگہداشت کی گئی ہے۔سوراجیہ کے بانی شہاجی راجے نے پیم گیری قلعے پر سوراجیہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

مہاوٹ ورکش-پیم گیری

سالومردا تھمکا

سالومردا تھمّکا: یہ ریاست کرناٹک کی ماحولیاتی کارکن ہیں۔ انھوں نے ۱۰۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ 'سالومردا' کا مطلب ہے درختوں کی قطار۔ انھوں نے پوری زندگی درخت لگائے۔ شروع میں انھوں نے برگد کے ۳۸۵ درخت لگائے اور ان کی نشوونما کی۔ انھوں نے پیپل، گولر جیسے ہزاروں درخت لگائے۔ وہ کہتی تھیں کہ درخت ہی میری اولاد ہیں۔ حکومت ہند نے انھیں شجرکاری کے سلسلے میں 'پدم شری' اعزاز سے نوازا۔

سنت تکارام

سنت تکارام نے اپنے ابھنگ میں کہا ہے:

"درخت اور بیلیں ہمارے رشتہ دار ہیں،
پرندے بھی سریلی آواز میں گاتے ہیں۔"

صدر معلّمہ اسلم سے بات کرتے ہوئے چوتھی جماعت کے کمرے میں گئیں۔ وہاں چوتھی جماعت کی کتاب نکال کر اس میں موجود چھترپتی شیواجی مہاراج کا حکم نامہ دکھاتے ہوئے اسلم سے بولیں، "چھترپتی شیواجی مہاراج کے حکم نامے میں درختوں کے تحفظ کی پالیسی بتائی گئی ہے۔ درختوں کی وجہ سے ہوا صاف رہتی ہے، زمین کی جھیج رُکنے میں مدد ملتی ہے، آلودگی کم ہوتی ہے، بارش کا پانی جذب ہوتا ہے۔ ہمیں پھل، سبزیاں، ادویاتی پودے، لکڑی جیسی کئی چیزیں ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف جانوروں اور پرندوں کو پناہ ملتی ہے۔ شجرکاری اور درختوں کی حفاظت ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔"

یہ سب سن کر اسلم نے کہا، "میں صفائی کے کام سے جی چراتا تھا، لیکن اب مجھے صفائی کی اہمیت سمجھ میں آ گئی ہے۔ ساتھ ہی شجرکاری کے فائدے بھی سمجھ میں آ گئے۔ اب سے میں ذاتی صفائی کے ساتھ ساتھ آس پاس کی صفائی اور شجرکاری کے کاموں میں سب سے آگے رہوں گا۔"

مشق

سوال ۱ : مناسب لفظ لکھ کر جملہ مکمل کرو۔

(الف) ۲/ اکتوبر کو .... جینتی منائی جاتی ہے۔

(ب) ہزاروں سال پہلے بھارت میں موہنجوداڑو اور .... جیسے خوبصورت شہر موجود تھے۔

(ج) راشٹر سنت گاڈگے بابا کی پیدائش ضلع امراوتی کے .... میں ہوئی۔

(د) بھارت حکومت نے .... کو شجرکاری کے سلسلے میں پدم شری اعزاز دیا۔

سوال ۲ : جدول مکمل کرو۔

صفائی

انفرادی صفائی	عوامی صفائی
(۱)	....
(۲)	....
(۳)	....
(۴)	....
(۵)	....

سوال ۳ : مناسب جوڑیاں لگاؤ۔

کالم 'الف'	جواب	کالم 'ب'
(۱) عالمی یومِ ماحولیات		(الف) شجرکاری
(۲) دیورائی		(ب) حکم نامہ
(۳) چھترپتی شیواجی مہاراج		(ج) ۵ جون
(۴) سالومرداتھمکا		(د) دیوتا کے نام پر جنگل

سوال ۴ : آس پاس کے درختوں کی مثالیں لکھو۔

پودے

- پھل دار
- ادویاتی
- پھول دار
- سبزی ترکاری

سرگرمی

- بیج ماتا راہی بائی پوپیرے کے بارے میں سرپرستوں کی مدد سے معلومات حاصل کرو۔
- اپنے آس پاس کے صفائی ملازمین سے ملاقات کرکے ان کا انٹرویو لو۔
- مہاراشٹر کی دیورائیوں اور مامن کی معلومات حاصل کرو۔
- اپنے استعمال کے اناج اور بیج حاصل کرکے ان سے پودے تیار کرو۔

***

۱۲۔ قومی یکجہتی

منظر ۱

ایک دن کچھ یوں ہوا کہ الگ الگ رنگ ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے۔ لال رنگ بولا، ’’میں ہی سب سے زیادہ خوب صورت ہوں۔ میرا رنگ جاسمین کی طرح، طلوع ہوتے ہوئے سورج جیسا ہے۔‘‘ سفید رنگ بولا، ’’نہیں، میں ہی خوب صورت ہوں۔ میرا رنگ امن کا پیغام ہے۔‘‘ ہرا رنگ بولا، ’’ہرگز نہیں! میرا رنگ درختوں کا رنگ ہے، پتّوں کا رنگ ہے۔ میرے بغیر تم زمین کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔‘‘ نیلا رنگ بولا، ’’ارے واہ! تو کیا تم آسمان کے بغیر، سمندر کے بغیر دنیا کا تصوّر کر سکتے ہو؟‘‘

اتنے میں بہتی ہوا کے جھونکے نے ان سے کہا، ’’بھائیو، ایسے جھگڑا مت کرو! ہمارے ملک بھارت کے قومی پرچم کو دیکھو، الگ الگ رنگ کیسے مل جل کر رہتے ہیں۔ ان سے کچھ تو سیکھو! بھارت کا قومی پرچم ہمارے ملک کے اتّحاد، آزادی اور خود مختاری کی علامت ہے۔‘‘

ہمارے ملک کی مختلف علامتیں ہیں۔ یہ علامتیں ہم میں یکجہتی کا جذبہ بیدار رکھنے میں مدد کرتی ہیں۔ ہمیں اپنے ملک کی قدریں یاد دلاتی ہیں۔ قومی پرچم کی طرح ہی قومی یکجہتی کی علامت ہمارا ’راشٹر گیت‘ ہے۔ بھارت کا راشٹر گیت ’جن گن من‘ ہے۔ ہم سب الگ الگ زبانیں بولتے ہیں اس کے باوجود یہ گیت ہم سب کو یاد ہے۔ راشٹر گیت شروع ہوتے وقت سب کو ’ساودھان‘ کی حالت میں کھڑے ہو کر راشٹر گیت کا احترام کرنا چاہیے، یہ ہم سب کا فرض ہے۔ اسی طرح ’وندے ماترم‘ ایک راشٹریہ گیت ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

بھارت کے قومی پرچم کے رنگوں کے معنی تلاش کرو اور لکھو۔

زعفرانی – ....

سفید – ....

ہرا – ....

اشوک چکر ترقی اور رفتار کی علامت ہے۔ اس میں ۲۴ لکیریں ہیں۔

ہمارے ملک بھارت میں الگ الگ لوگ الگ الگ ریاستوں میں رہتے ہیں۔ الگ الگ زبانیں بولتے ہیں، الگ الگ لباس پہنتے ہیں۔ الگ الگ تہوار مناتے ہیں۔ ہم سب ایک ہیں اور ایک ہی ملک کے شہری ہیں۔

منظر ۲

قومی یکجہتی کے بارے میں بتاتے ہوئے ٹیچر نے کہا، ''جماعت میں اپنے آس پاس دیکھو۔ ہم ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں۔ پھر بھی اس جماعت میں ایک ساتھ علم حاصل کر رہے ہیں۔ کہانیاں سنا رہے ہیں، گیت گا رہے ہیں۔ کبھی کبھار ہمارے درمیان جھگڑے بھی ہوتے ہیں لیکن ہم انھیں سُلجھا لیتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں، ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔ اس جماعت کی طرح ہی ہمارا ملک بھارت 'رنگا رنگی سے سجا ہوا' ہے۔ اس طرح الگ الگ ہونے کے باوجود ایک ملک میں ہنسی خوشی رہنا، اور 'بھارتی' ہونا، ہماری پہچان ہے۔ اسی کو 'قومی یکجہتی' کہتے ہیں۔

پڑھو۔

مختلف اعضا سے مل کر بنتا ہے ایک انسان
کئی رنگوں سے مل کر بنتا ہے قوسِ قزح کا نشان
کئی پھولوں سے سجا ہے یہ گلدان
گانوں میں ہمارے ہوتی ہے مختلف زبان
کئی تہذیبیں ، کئی تہوار، مختلف ہمارے بھیس
کئی لوگ مل کر بناتے ہیں اپنا بھارت دیس

بتاؤ تو بھلا!

منظر ۳

تصوّر کرو کہ اسکول کا نیا سال شروع ہوا ہے۔ تمھاری جماعت میں ایک نئی طالبہ نے داخلہ لیا ہے۔ اس کی مادری زبان بنگالی ہے۔ تم اس سے کیسے بات کرو گے؟ اس کی مدد کیسے کرو گے؟ اسے جماعت میں شامل کرنے کے لیے کیا کرو گے؟ اساتذہ کی مدد سے اس پر بات چیت کرو۔

تصویر میں رنگ بھرو۔

قومی پرچم	قومی پرندہ

قومی پھل	قومی پھول
	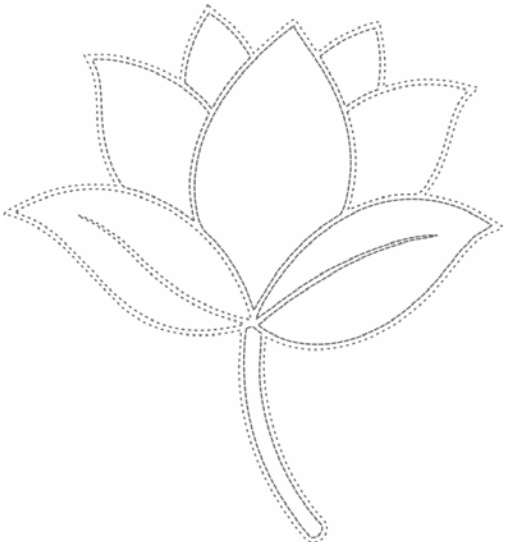

تلاش کرو۔

ریاستی پرندہ، ریاستی پھل، ریاستی جانور اور ریاستی پھول کی معلومات انٹرنیٹ کی مدد سے تلاش کرو۔

یکم مئی ۱۹۶۰ء کو ریاست مہاراشٹر کا قیام عمل میں آیا۔ یکم مئی کا دن مہاراشٹر میں ’یومِ ریاست‘ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جس طرح ریاست کا یومِ ریاست ہوتا ہے اسی طرح ریاست کا راجیہ گیت، ریاستی پرندہ، ریاستی پھل، ریاستی جانور اور ریاستی پھول وغیرہ ہوتے ہیں۔

قومی یکجہتی کے لیے جس طرح مختلف نشانات اور علامتیں اہم ہیں، ویسے ہی مختلف قومی تہوار اہم ہیں۔ ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمیں آزادی ملی، اس لیے ۱۵/ اگست کا دن ہم ’یومِ آزادی‘ کے طور پر مناتے ہیں۔ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء سے بھارت کا آئین نافذ کیا گیا، اس لیے ۲۶ جنوری کا دن ہم ’یومِ جمہوریہ‘ کے طور پر مناتے ہیں۔ یہ سبھی دن ہم تمام بھارتی ایک ساتھ مل کر مناتے ہیں۔ اس دن ملک بھر میں مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

راکیش شرما: ۱۹۸۴ء میں راکیش شرما بھارت کے پہلے خلاباز بنے۔ ان سے اس وقت کی وزیرِ اعظم اندرا گاندھی نے پوچھا، ’’خلا سے بھارت کیسا دکھائی دیتا ہے؟‘‘ راکیش شرما نے جواب دیا، ’’سارے جہاں سے اچھا!‘‘

(درسی کتاب کے آغاز میں دیے ہوئے QR کوڈ میں دی گئی لنک کی مدد سے راکیش شرما کی video دیکھو۔)

مشق

سوال ۱ : درج ذیل سوالوں کے جواب لکھو۔

(الف) بھارتی قومی جھنڈے کی وضاحت کرو۔

(ب) بھارت کے پہلے خلاباز کا نام کیا ہے؟

(ج) قومی پھول کون سا ہے؟

سوال ۲ : مناسب متبادل چن کر لکھو۔

(الف) ترنگا جھنڈے پر موجود چکر ....

(۱) سدرشن چکر (۲) اشوک چکر (۳) پرم ویر چکر (۴) جل چکر

(ب) ۱۵ ؍اگست ....

(۱) یومِ آزادی (۲) یومِ آئین (۳) یومِ مہاراشٹر (۴) یومِ جمہوریہ

سوال ۳ : جوڑیاں لگاؤ۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
(الف) قومی پرندہ	(۱) جن گن من
(ب) قومی پھل	(۲) وندے ماترم
(ج) راشٹریہ گیت	(۳) آم
(د) راشٹر گیت	(۴) مور

سوال ۴ : اپنی مادری زبان کا نام لکھ کر، مہاراشٹر کے پڑوسی ریاستوں کی زبانوں کے نام لکھو۔

سوال ۵ : درسی کتاب کے سرورق کا مشاہدہ کر کے بھارت کی رنگارنگی کی وضاحت کرو۔

سرگرمی

- قومی نشانات کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور ان کی تصویریں جمع کرو۔
- حب الوطنی پر مبنی گیت اکٹھا کرو اور انھیں اپنے البم میں چسپاں کرو۔
- تم جہاں رہتے ہو اس ضلع کی سرحد سے جڑے ہوئے دو تین ضلعوں میں کون سی بولیاں بولی جاتی ہیں؟ انٹرنیٹ کی مدد سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔

***

۱۳۔ آؤ سنیں، بولیں اور سمجھیں

تصویر میں کیا نظر آ رہا ہے، بتاؤ۔

- تمھارے اسکول میں پرچم کشائی کون کون سی تاریخ کو ہوتی ہے؟
- تم پرچم کشائی کے لیے کیا کیا تیاریاں کرتے ہو، اس پر اپنے اپنے گروپ میں تبادلۂ خیال کرو۔
- دس روپے کا نوٹ لو۔ اس پر چھپی ہوئی تصویر کے بارے میں اپنے والدین، اساتذہ اور دوسرے افراد سے بات چیت کرو۔

پیارے دوستو! ، ہمیں اپنے والدین، اساتذہ اور دوسرے لوگوں کی بات سکون سے سننا چاہیے۔ ہمیں اپنے خیالات خوداعتمادی کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں۔ اپنے خیالات پیش کرتے وقت دوسروں کی رائے کا احترام کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس سے ہماری قیادت کرنے کی صلاحیت نشو ونما پاتی ہے۔

مفت تقسیم کے لیے

آؤ سنیں اور بولیں۔

- 'راجیہ گیت' سنو اور اسے سُر تال کے ساتھ گاؤ۔
- پرچم کشائی کی تقریب کے دوران تم کون کون سے نعرے لگاتے ہو، بتاؤ۔

درج ذیل حالات میں تم کیا کرو گے؟

- تمھارا دوست بیمار ہے۔
- دوست کی دادی کو کم نظر آتا ہے۔ انھیں سڑک پار کرنا ہے۔
- تمھارے گھر کا ایک فرد بار بار موبائل دیکھتا ہے۔

آؤ سمجھیں۔

اتحاد کی طاقت

چڑیا اور شکاری

ننّھے دوستو، کیا تم نے یہ کہانی سنی ہے؟

ایک گھنے جنگل میں برگد کے ایک بڑے درخت پر بہت سی چڑیاں رہتی تھیں۔ اس درخت پر سرخ رنگ کے پھل لگتے تھے۔ چڑیاں انھیں شوق سے کھاتی تھیں۔ اس لیے وہاں بہت ساری چڑیاں ہوتی تھیں۔ ان چڑیوں میں ایک ہوشیار اور تجربہ کار چڑیا تھی جو ہمیشہ سب کو مل جل کر رہنے کی تاکید کرتی۔

ایک دن جنگل میں ایک شکاری آیا۔ اس نے برگد کے درخت کے پاس بہت سی چڑیاں دیکھیں۔ اس نے سوچا کہ میں ان چڑیوں کو پکڑوں گا۔ اس نے ایک ترکیب سوچی۔ اس نے درخت کے نیچے چڑیوں کے لیے بہت سارا دانہ ڈالا اور جال پھیلا دیا۔ پھر وہ خود قریب ہی چڑیوں کا انتظار کرتے ہوئے چُھپ کر بیٹھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں چڑیاں دانہ چُگنے کے لیے نیچے آئیں۔ وہ سب دانہ چُگنے میں مگن ہوگئیں اور انجانے میں شکاری کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس گئیں۔ ارے! اب کیا کیا جائے؟ انھیں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ چڑیوں نے جال سے نکلنے کے لیے جدوجہد شروع کر دی لیکن سب بے کار! وہ سب ڈر گئیں اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

چڑیوں کی کوشش جاری تھی لیکن انھیں کامیابی نہیں مل رہی تھی۔ آخرکار ہوشیار چڑیا سب سے بولی، ''ہم سب مل کر اپنی چونچ سے جال کو پکڑیں گے اور ایک ساتھ اُڑیں گے۔'' اس کی بات سب کو پسند آئی۔ سب نے طاقت لگائی اور جال لے کر سب ایک ساتھ ہوا میں اُڑنے لگیں۔

شکاری چکرا گیا۔ وہ جال پکڑنے کے لیے ان کے پیچھے بھاگا لیکن چڑیاں اس کے ہاتھ نہ آئیں۔ وہ دوڑتے ہوئے

نیچے گر گیا۔ چڑیاں تھوڑی دوری پر موجود اپنے دوست چوہے کے پاس گئیں۔ وہ انھیں مدد کے لیے پکارنے لگیں۔ انھیں دیکھ کر چوہے اپنے دوستوں کے ساتھ مدد کو آ گئے۔ انھوں نے سارا جال کتر دیا اور مصیبت میں پھنسی ان چڑیوں کو چند لمحوں میں آزاد کر دیا۔ تمام چڑیوں نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا۔

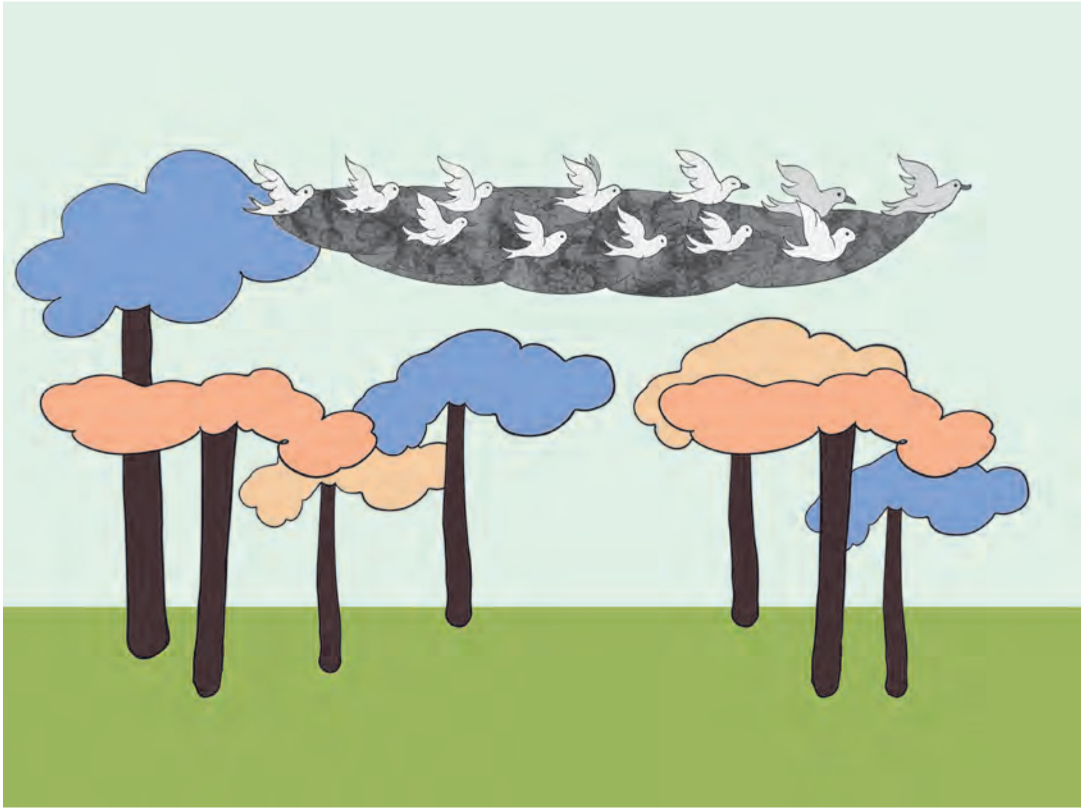

بتاؤ تو بھلا!

ہم نے اس کہانی سے کیا سیکھا؟

اساتذہ کی مدد سے اس تصویر کو سمجھو۔

کھدریشور مندر میں مجسّمہ

یہ تصویر کولھاپور کے قریب کھدریشور مندر کی ہے۔ دو ہنسوں نے ایک لکڑی اپنی چونچ میں پکڑی ہوئی ہے۔ ایک کچھوے نے اس لکڑی کو اپنے منہ سے پکڑ رکھا ہے۔ کیا تم ان نکات کی مدد سے کہانی سنا سکتے ہو؟ اساتذہ اور والدین کی مدد سے کہانی تیار کرو۔

یہی بات ہم پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ اپنے ملک میں اگر ہم سب اتحاد اور یکجہتی سے رہیں، تو بہت سے ناممکن کام ہم آسانی سے اور جلدی کر سکتے ہیں، ہے نا؟

کیا تم جانتے ہو؟

۱۹ سال سے کم عمر کی عالمی فاتح خواتین کرکٹ ٹیم

بھارت نے خواتین کا کرکٹ ورلڈ کپ ٹائٹل جیت لیا۔

عالمی نابینا ورلڈ کپ کرکٹ مقابلہ- فاتح بھارتی خاتون ٹیم

۲۰۲۵ء میں عالمی سطح پر خواتین کے کرکٹ ورلڈ کپ کے مختلف مقابلوں میں ان ٹیموں نے شاندار کارکردگی دکھا کر جیت حاصل کی ہے۔ یہ ہمارے ملک بھارت کے لیے فخر کی بات ہے۔ کرکٹ جیسے گروہی کھیل میں مل جل کر کامیابی حاصل کر کے اپنے ملک کا سر فخر سے بلند کیا جا سکتا ہے، یہ اس کی مثالیں ہیں۔ اسی کے ساتھ کرکٹ کھیلتے ہوئے نابینا خواتین کی کارکردگی بہت ہی قابلِ تعریف ہے۔

مشق

سوال ۱ : درج ذیل حالات میں تمھارا طرزِ عمل کیا ہوگا، لکھو۔

(الف) اپنے خیالات پیش کرتے وقت - ....

(ب) جب بڑے بزرگ ہماری رہنمائی کریں - ....

(ج) اسکول میں راشٹر گیت شروع ہوتے وقت - ....

(د) بسکٹ چاکلیٹ کھانے کے بعد ان کے ریپر تمھارے پاس ہوں - ....

(ہ) تمھارے رابطے میں کوئی معذور شخص آئے تو - ....

سوال ۲ : نیچے دی ہوئی تصویروں میں کیا نظر آرہا ہے، اس پر اپنی رائے لکھو۔

کچرا

(الف) گیلے اور سوکھے کچرے کے ڈبوں کے آس پاس کچرا جمع ہے۔

....

....

شجرکاری

(ب) لڑکا شجرکاری کررہا ہے۔

....

....

معذور طالبہ

(ج) معذور طالبہ کو اس کے دوست وہیل چیئر پر لے جارہے ہیں۔

....

....

سرگرمی

- بھارتی خاتون کھلاڑیوں کی تصویریں حاصل کرکے اپنے البم میں چسپاں کرو اور ان کے نام لکھو۔
- اپنے والدین اور اساتذہ کی مدد سے ایسپ نیتی اور پنچ تنتر کی کہانیاں حاصل کرو اور جماعت میں سناؤ۔
- اخلاقی تربیت کے پروگرام میں اپنے پسندیدہ واقعے کے بارے میں معلومات لکھو۔

***

پیارے طالب علم دوستو اور سہیلیو!

اگر آپ کو کسی نے نامناسب طریقے سے چھوا تو آپ بے چین ہو گئے ہوں گے، اس پر آپ بالکل خاموش نہ رہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے، تو آپ کو درج ذیل کام کرنے چاہئیں۔

1) اپنے آپ کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں۔

2) آپ کو جس پر بھروسہ ہے اسے اس واقعے کے بارے میں بتائیں۔

3) آپ پوکسو ای-باکس کے ذریعے آپ کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم کردہ قومی کمیشن کو بھی مطلع کر سکتے ہیں۔

جب کوئی آپ کو نامناسب طریقے سے چھوتا ہے تو آپ کو بُرا لگ سکتا ہے، آپ اُلجھن محسوس کر سکتے ہیں، آپ بے بسی محسوس کر سکتے ہیں، لیکن 'بُرا' محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ یہ آپ کی غلطی بالکل نہیں ہے۔

اس بٹن کو دبائیں۔

POCSO یہ e-box ویب سائٹ : ncpcr@gov.in پر دستیاب ہے۔

اگر آپ کی عمر 18 سال سے کم ہے اور آپ کو ہراساں کیا گیا ہے، آپ اُلجھن میں ہیں، پریشان ہیں یا تناؤ کا شکار ہیں، یا کسی ایسے بچّے کے بارے میں جانتے ہیں جسے ہراساں کیا گیا ہے، تو 1098 پر رابطہ کریں۔ اس طرح آپ کی اور دوستوں کی زندگی بدل سکتی ہے۔

چائلڈ لائن 1098: یہ ایک 24 گھنٹے والی ٹول فری قومی فون سروس ہے۔ یہ چائلڈ لائن فاؤنڈیشن کی طرف سے شروع کی گئی ایک پہل ہے، جسے وزارت برائے ہنگامی حالات برائے خواتین اور بچوں کی ترقّی نے متاثرین کے لیے شروع کیا ہے۔

नए समाज की ओर
Towards a new dawn

- ہدایت: طلبہ کو محفوظ اور غیر محفوظ لمس کے تعلق سے معلومات دیں۔

समग्र शिक्षा
Samagra Shiksha

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل،
پونہ-۴۱۱۰۰۴

مفت تقسیم کے لیے

आपल्या सभोवतालचे जग भाग-२
इयत्ता तिसरी (उर्दू माध्यम)

सा विद्या या विमुक्तये
महाराष्ट्र राज्य पाठ्यपुस्तक निर्मिती व अभ्यासक्रम संशोधन मंडळ